عنوان	جینا ہی تو ہے
لکھاری	زاروم رومی ملک
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایاایک سنہری موقع

اگرآپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچاناچاہتے ہیں، تواپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یاجو بھی آپ کے ذہن میں ہواور آپ لکھناچاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگرآپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دیناچاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیاکر رہاہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

جینا ہی تو ہے

زارومی ملک کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

وہ کبھی اپنے ہاتھ میں اُٹھائے وجود کو دیکھتا کبھی لیبر رُوم کے بند دروازے کو جہاں سے نرس ابھی اُسے یہ خبر سنا کر گئی تھی،اُس نے تو بیٹے کے لئے اپنی بیٹیوں سے اُنکی ماں الگ تھی اور دوسری شادی کی اب اُس کے ہاں اولاد تو پیدا ہوئی تھی مگر نہ وہ لڑکا تھا نہ لڑکی، اُدھر ہی پڑی کُرسی پر بیٹھ گیا اور گھر خبر سنانے کے لیے موبائل نکالا،،

ایک ہی دن میں خبر پورے خاندان میں آگ کی طرح پھیل چکی تھی،،

مجھے نہیں پتہ مگر مجھے یہ بچہ نہیں پالنا تُم اسے کہیں چھوڑ آؤ،،درمیانی عمر کی وہ خاتون بار بار ایک ہی بات کہے جا رہی تھیں،موبائل سے نظر اٹھاتے دوبارہ دہرائی

زمین تُم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو،ایسے کیسے چھوڑ آؤں جیسی بھی ہے ہماری اولاد ہے میں اسے کہیں نہیں چھوڑ کر آؤں گا،،بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھ کر صادان نے کہا

تمھارا یہی فیصلہ ہے تو خود پالو ویسے بھی یہ تمھارے نصیب سے پیدا ہوا ہے مگر مُجھ سے

کوئی اُمید نہ رکھنا، میں اپنی امی کی طرف جا رہی ہوں مجھے سکون چاہیے تھوڑی دیر،،
موبائل پٹکتی بولی

تُم اتنی پتھر دل تو نہیں تھی، تمہیں کیا ہو گیا ہے اب،،اُس کی طرف جاتے کہا

مجھے کچھ نہیں سننا ، تمہاری ان باتوں میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے میں کبھی بھی اس بچے کے لیے اپنی جوانی نہیں خراب کروں گی،سنا تُم نے اب ہٹو میرے راستے سے،،بیگ اٹھاتی وہ کمرے سے نکل چکی تھی،صادان شاہ میر کے رونے کی آواز پر مڑا چلتا اس کے پاس آگیا اور اُسے گود میں اٹھالیا،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اپنی ماں کو سنبھال لو بلال میری برادشت اب ختم ہو گئی ہے میں اب مزید نہیں رہ سکتی ان کے ساتھ پاگل ہو گئی ہیں وہ،،عدیلہ کی آواز اتنی اونچی تھی کہ کمرے کے باہر بھی صاف

سنائی دے رہی تھی

پاگل وہ ہو گئی ہیں یہ تُم میں اُنکا واحد سہارا ہوں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا،، بلال کی آواز آئی

ٹھیک ہے ایسا ہے تو ایسے ہی سہی میں اپنے بچوں کو لے کر کہیں چلی جاتی ہوں جہاں کم ز کم میں سکون سے تو رہوں گی، میرا ابھی بیٹا ہے مجھے بھی تمہاری ضرورت نہیں ہے مگر یاد رکھنا اپنی اس ہونے والی اولاد کا منہ تک نہیں دیکھنے دوں گی تمہیں،،

کیوں اپنا گھر برباد کرنے پر بضد ہو میں تھکا ہارا کام سے واپس آتا ہوں تمھاری یہ چک چک شروع ہو جاتی ہے، کہاں سمبھالوں میں اپنی ماں کو کہیں اولڈ ہوم میں چھینک آؤں ایک جوان بیٹے کے ہوتے ہوئے بھی، سرد باتے کہا

مجھے نہیں پتہ جو کرنا ہے کرو مگر مجھے نہیں رہنا اب سب کے ساتھ مجھے اپنی اولاد کی تربیت کرنی ہے وہ تو میرے ہاتھ میں ہی نہیں ہے، تمھاری ماں نے سب کو اپنی انگلیوں کے

اشاروں پر لگایا ہوا ہے،،

تمہاری اولاد نہ میری اور نہ ہی میری ماں کے ہاتھ میں ہے بیٹا تُم نے ہوسٹل میں چھوڑا ہوا ہے، بیٹیوں کا تمہیں کچھ پتا نہیں ہے زندگی تُم نے ساری اپنی مرضی اور عیاشیوں میں گزار لی ہے اب بھی تمہیں یہی گلے ہیں تو میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا،، اُس کے بعد دروازہ بند ہونے کی آواز آئی وہ خود کو واشروم میں بند کر چُکے تھے،،

ہاں ہاں میں ہی بری ہوں میں ہی سب کے ساتھ بُرا کر رہی ہوں نہیں ضرورت مجھے کسی کی نہ تمھاری نہ کسی اور کی میرا بیٹا ہے، کافی ہے میرے لیے وہ۔ معاف نہیں کروں گی میں تُم سب کو،، عدیلہ چلائی جارہی تھیں،

باہر کھڑا پندرہ سالہ لڑکا اپنے والدین کی لڑائی پر سر نفی میں ہلاتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

------------ Jeena he tou hai by Zarom -----------

ہاں بریحا ہو گئی تمھاری میٹنگ کیسی رہی،، ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے دوسرے سے گاڑی کا لاک بند کرتی شاہ نور نے اپنی سہیلی اور بزنس پارٹنر سے پوچھا

ہاں یار اچھا ہو گیا ہے سب شُکر ہے حسنین کو ہمارا پلان پسند آیا ہے اور وہ ہمیں موقع دینے کے لیے تیار ہیں،، پُرجوش آواز آئی

اوہ واؤ الحمدُللہ فائنلی ہمیں دو سال بعد ایک بڑا پراجیکٹ پر کام کرنے کو ملے گا،، آفس میں داخل ہوتے بولی آفس میں موجود لوگ احتراماً کھڑے ہوئے اور سلام کیا وہ سر ہلا کر اُنہیں جواب دیتی اندر داخل ہو گئی

ہاں مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کے بتا نہیں سکتی،، گاڑی چلاتے وہ اُسے اب میٹنگ کا احوال بتا رہی تھی

اچھا تمھارے آنے تک میں ٹیم کو بُلا کر اناؤس کر دیتی ہوں اور کاریگروں سے مل لیں گے جا کر شام میں،،

ہاں ٹھیک ہے اللہ حافظ،،

خیر سے آؤ، کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی چہرے پے خوشی کے آثار نمایاں تھے،،

شاہ نور اور بریحا نے دو سال پہلے اپنے بیچلر ڈگری کے تیسرے سال اپنی سیونگز ملا کر کاروبار شروع کیا تھا جس میں وہ ہاتھ سے بنے انٹیریئر اور انٹیک چیزیں کچھ ہنر مند لوگوں سے خرید کر اُسے مزید نکھار کر آنلائن سیل کرتی تھیں جس سے پہلے تو اتنی کمائی ہو جاتی تھی کہ اُنکی پاکٹ منی نکل آتی تھی، آہستہ آہستہ سیمسٹر کی فیس دینے کے قابل ہو گئی تھی مگر اب ڈگری کے مکمل ہونے پر اُن کے پاس اتنی سیونگز ہو چکی تھی کہ اُنہوں نے اپنے لیے ورکنگ پلیس کرائے پر لے لیا تھا، ایک ٹیم بھی ہائر کی جو آرڈرز پر کام کر رہی تھی

حسنین کا اُنہیں کسی دوست کے توسط سے معلوم ہوا تھا، شاہ نور کو اپنے والد کو ڈاکٹر کے لے کر جانا تھا اس لیے میٹنگ پر جانے اٹینڈ کی تھی حسنین ایک فیسٹیول کا چیف آرگنائزر تھا جو مختلف برانڈز اور سیلف میڈ کاروباری اداروں کو اپنا کام لوگوں تک پہنچانے کا موقع دیتا تھا ،جس کی وجہ سے اب انہیں بھی اس فیسٹیول میں حصہ لینے کا موقع مل گیا تھا وقت کم تھا اور کام زیادہ، پہلی بار بڑی سطح پر کام پیش کرنا تھا۔

NovelHiNovel.Com

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بس کر دیں ماما اب تو بھول جائیں پُرانی باتیں کیوں بغض رکھا ہوا ہے دل میں جو آپ کو سکون نہیں کرنے دیتا،، یشفع اپنے دو سالہ بیٹے کو گود میں اٹھاتی ماں کی باتوں پر چڑتی بولی

شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ امریکا سیٹل ہو گئی تھی پہلے ایک بار پاکستان آئی تھی مگر اب بچے کے بعد پہلی بار آئی تھی اُس سے ملنے اُسکی پھوپھیاں گھر آئی ہوئی تھیں اور ہمیشہ کی طرح اُسکی ماں تپ چکی تھی

میں بغض پال کر بیٹھی ہوں اپنی پھوپھو کو نہیں دیکھتی کیسے تمھارے باپ کو مٹھی میں کیا ہوا تھا اور اب تمہارا بھائی بھی انہی کے نقشے قدم پر چل رہا ہے ایک تمھاری کمی تھی تُم بھی شروع ہو جاؤ مجھے غلط ثابت کرنے پر،،

دیکھیں ماما بابا کو ہم سب کو چھوڑ کر گئے اب بارہ سال ہونے والے ہیں، دی جان کی کیا حالت ہے آپ کے سامنے ہے اب تو باز آ جائیں ہم آپ کی اولاد ہیں مگر جو غلط ہے وہ غلط ہے پھوپھو لوگ مجھ سے ملنے آئے ہیں ایک دو روز میں چلے جائیں گے آپ پلیز مجھے تھوڑی دیر اُن کے پاس سکون سے بیٹھنے دیں، میں تھک چکی ہوں اب آرام کروں گی تھوڑا،، کہتی واک آؤٹ کر گئی پیچھے وہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑ بڑانے لگی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بس ایک آخری نوالا اور، یہ ایک نابی کے منہ میں اور ایک آمنہ کے منہ میں،، وہ اُنہیں بہلا

کے کھلا رہی تھیں

ہاں ہاں کھلاؤ کھلاؤ، ہم گدھے ہیں ناں کما کر لائیں اور تُم اُس شخص کی اولاد پر نچھاور کرتی جاؤ جس نے تمہیں اپنے گھر سے باہر نکال دیا تھا

اولاد ہے میری بھائی آپ ایسے انہیں کچھ نہیں کہیں، اور ویسے بھی کھانا میں نے باہر سے منگوایا ہے اپنے پیسوں کا آپ پر بوجھ نہیں ہے اپنی ماں کا کھا رہی ہے،، اُنہیں کھلاتی اپنے بھائی کی آواز پر چونکی اور حیران ہوئے بغیر سکون سے جواب دیا وہ عادی تھی ان سب باتوں کی،،

تُم ان لڑکیوں کے لیے مجھے باتیں سناؤ گی مجھے جس کے گھر میں تُم رہ رہی ہو،، چلائے تھے

آپ بار بار ایک ہی بات پر کیوں بحث کرنا چاہتے ہیں، یہ گھر میرے باپ کا ہے اور اُن کے جیتے جی آپ یہ کوئی اور مجھے ادھر سے نہیں نکال سکتا،، دھیمے اور ٹھہرے لہجے میں جواب

دیا

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا ابھی میں کام سے جا رہا ہوں، غصے سے لال ہوتی آنکھوں سے ان چاروں کو گھورتے ہوئے کہا

اُن کے نکلتے ہی وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں، آنکھوں میں اب آنسو تھے اپنی اولاد کے لیے وہ پل پل ترستی تھیں اور جب بھی اُنہیں اپنے پاس لاتی بھائیوں سے ایسی ہی باتیں سننے کو ملتی تھیں،،

آپ روئیں نہیں مما پلیز ویسے بھی ہم تھوڑی دیر میں چلے جائیں گے ناں ،، نور اُنکو روتا دیکھ کر اُن کے پاس آکر بولی

نور میری جان اپنی بہنوں کا خیال رکھنا ماں آپ کو ملنے آئیں گی،، تینوں کو خود میں بھینچتے آنسوں کے درمیان بولی

میرب اور صادان کی پسند کی شادی تھی جو دونوں خاندانوں کی رضامندی سے ہوئی تھی مگر بیٹیوں کی پیدائش کے بعد سے میرب کے لیے حالات خراب ہوتے گئے نور آٹھ سال کی اور آمنہ چار سال کی تھی جب اُس کے ہاں تیسری بیٹی نابی پیدا ہوئی، ساس اور نندوں کے زور پر اور خود اپنی رضامندی سے صادان نے نرمین سے دوسری شادی کی تھی اور شادی کے ایک مہینے کے بعد ہی اُس نے میرب کو طلاق دے دی تھی، مگر دونوں بڑی بیٹیاں اپنے ساتھ ہی رکھی تھیں، نرمین اگر بچیوں کے ساتھ اچھی نہیں تھی تو بری بھی نہیں تھی نور اپنا اور آمنہ کے کام اور ضروریات کا خیال خود ہی رکھتی تھی، آٹھ سال کی عمر میں ہی اُس نے بہت سی ذمہداریاں اٹھالی تھیں، میرب ایک ڈاکٹر تھی جس نے پہلے تو اولاد اور گھر کے لیے پریکٹس کرنا چھوڑ دیا تھا مگر طلاق کے بعد ہی اُس نے جوب دوبارہ شروع کر دی تھی اور اپنے باپ اور بھائیوں کے ساتھ رہ رہی تھی بچیوں کو وہ اکثر ملنے لے آیا کرتی تھی۔ صادان کے ہاں شادی کے دو سال بعد اب اولاد کی خبر کا سن کر اُسے نہ افسوس ہوا تھا نہ ہی خوشی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اچھا دی جان میں نکل رہا ہوں،،ڈائننگ ٹیبل کی سر براہی کُرسی پر بیٹھی معمر خاتون کے ماتھے پر بھوسہ دیتے کہا اپنا کوٹ اٹھاتا وہ آفس کے لئے نکل رہا تھا

خیر سے جاؤ، اللہ کی امان،،دی جان نے بھی دعا دی

پھوپھو آپ نے شام کو واپس جانا ہے ناں،،کچھ یاد آتے مڑا

جی بیٹا تمھارے انکل کو کہا ہے وہ ڈرائیور بھیج دیں گے تو شام تک جاؤں گی،،

میں بھی بابا کی قبر پر جاؤں گا آپ انکل کو منع کر دیں میں چھوڑ آؤں گا،،

ہاں ایک ماں کم ہے جواب تُم اُنکی بیٹیوں کو بھی لے کر گھومو گے،،ڈائننگ ہال میں داخل ہوتی اُس کی ماں نے طنز کیا،،

نہیں بیٹا انکل تمھارے خفا ہونگے میں چلی جاؤں گی اُس کے ساتھ تُم خیر سے جاؤ آفس،،
اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتا پھوپھو فوراً بولیں،،

ہاں ہاں ٹھیک ہے بہی پہلے میرے بیٹے سے اپنی مرضی کی باتیں کرواؤ اور پھر میرے سامنے معصوم بن جاؤ خوب سمجھتی ہوں میں تُم ماں بیٹی کے ڈرامے،، فوراً سے جواب آیا،،

مام مجھے اپنے کام سے جانا ہے اور پھوپھو میرے ساتھ جائیں گی ابھی مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے پلیز بحث مت کریں، پھوپھو شام کو تیار رہنا میں ڈرائیور بھیجوں گا آفس سے آپ کو پک کرنے، کہتا باہر نکل گیا

زایان علی خان اسلام آباد سے دو گھنٹے کے سفر پر ہزارہ ڈویژن کی ایک تحصیل سے تعلق رکھنے والے ایک اونچے خاندان کا چشم و چراغ تھا علاقے بھر میں اُسکے باپ دادا کی ایک عزت اور احترام تھا، وہ بھی خاندان بھر کا لاڈلا مانا جاتا تھا، اُس کے لڑکپن میں ہی والد کا

انتقال ہو گیا تھا جس کے بعد وہ پورا خاندان اسلام آباد شفٹ ہو گئے، اُس چھوٹی عمر میں ہی باپ دادا کا کاروبار بہت اچھی طرح نہ صرف سمبھالا تھا بلکہ اُسے اور ترقی کرائی دادا کے بنائے ایک ہوٹل سے شروع ہوئے ان ہوٹلز کی اب ایک چین مختلف شہروں میں موجود تھی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

گاڑی تیز رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی، پاس سے گزرتی چیزیں دندھلی دکھائی دے رہی تھی وجہ اُس کی آنکھوں میں موجود آنسو تھے، بظاھر تو شیشے کے پار موجود چیزوں کو تک رہی تھی مگر دماغ میں مختلف سوچیں گردش کر رہی تھیں جب وہ سب ساتھ رہتے تھے اور اُن کی زِندگی میں کوئی دوسری ماں نہیں آئی تھی،،

دماغ کے پردے پر ایک منظر نمایاں ہوا،،

نور آمنہ جلدی کرو مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے،، ناشتا کرتے صادان نے آواز لگائی

آ رہی ہیں صادان، تیار ہو رہی تھیں آپ تو ہوائی گھوڑے پر ہی سوار رہتے ہیں ہر وقت،،

میرب ہاتھ میں نور اور آمنہ کا بیگ لیے اُس کے پاس آتی بولی پیچھے ہی وہ دونوں بھی

آنکھیں رگڑتی اندر داخل ہوئی

آؤ میرا بیٹا آپ کا پسندیدہ آملیٹ بنایا ہے میں نے آج،، آمنہ کو اٹھا کر کُرسی پر بٹھاتی میرب

نے بچکایا

صادان نے بھی میرب کو اپنے ساتھ والی کُرسی پر بیٹھا کر بریڈ کے سلائس پر جام لگا کر دیا،،

ایک آنسو بہ کر نیچے گرا اور منظر بدلا

نہیں آمنہ تُم غلط کلر کر رہی ہو، چھ سالہ نور اپنے سے چار سال چھوٹی بہن کو کلر کرنا سیکھا

رہی تھی،،

نووو،آمنہ کو اُسکا ٹو کنا پسند نہیں آیا تھا

مما اِسے دیکھیں ناں،،پاس بیٹھی میرب کو اُسے سمجھانے کے لیے پکارا، تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور صادان گھر کے اندر داخل ہوئے دونوں ہی بابا بابا کہتی اُنکی طرف لپٹی صادان نے دونوں کو باری باری پیار کیا اور سب چلتے میرب کے پاس آ گئے،،

آپی،،آمنہ کے ہلانے پر وہ حال میں آئی اُنکا گھر آ گیا تھا جہاں وہ اپنے باپ اور سوتیلی ماں کے ساتھ رہ رہی تھیں،زندگی کے بدلتے رنگ اُس دس سالہ لڑکی نے باخوبی جان لیے تھے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

واؤ آپی اٹس اے بگ اچیومینٹ بہت مبارک ہو آپ کو،، فون کی دوسری جانب موجود اپنی بہن کی خوشی کا اندازہ شاہ نور بغیر دیکھے سے بھی لگا سکتی تھی، دونوں نے بہت کچھ سہا تھا ماضی میں اب تو ہر چھوٹی بڑی چیز پر خوش ہو جاتی تھی اور مل کر ہر مشکل کو حل کر لیتی تھیں، چودہ سال پہلے زندگی بدل گئی تھی بہت سی آزمائشوں سے گذرنے کے بعد زندگی میں سکون آیا تھا اور اب اُس سب کا سلہ بھی مل رہا تھا۔

بہت شکریہ، مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کے ہمیں لوگوں نے موقع دیا ہے اور ہمارے کام کو پسند کیا ہے،، خوشی سے آواز میں نمی واضح تھی

یہ سب آپکی محنت کا ثمر ہے آپی، بریحہ آپی کو بھی مبارک دینا میری طرف سے،،

ہاں ضرور تُم بتاؤ تمھارے ایگزیم کب سے شروع ہیں،،

نیکسٹ ویک سے،،

پھر تُم پاکستان آ رہی ہو ناں،،

کچھ پتا نہیں ہے ابھی مہروز کی چھٹی پر ڈپینڈ کرتا ہے،،

تو تم اکیلی آجاناناں،،

ابھی تو کچھ نہیں کہا جا سکتا، ساس میری مانے تب،،

وہ تمہیں کیوں روکیں گی بھلا تُم بھی کمال کی بات کر رہی ہو، آنٹی تو اتنی سویٹ ہیں،،

آپی آپکو لگتا ہے ناں ایسا، ہے تو ساس ہی،،

یہ باتیں کہاں سے سیکھی ہیں تُم نے ساس کے خلاف، تمھارے شوہر کی ماں ہیں وہ کتنے چاہ

سے تمہیں بیاہ کر لے کر گئی ہیں وہ اور تُم ایک سال میں ہی اُن کے خلاف ہو چکی ہو میں آئندہ تمھارے منہ سے غلط بات نہ سنوں اپنی پڑھائی گھر اور شوہر پر اپنی ایزجی لگاؤ،، اُسے تنبیہ کی

اچھا ناں آپ ناراض نہ ہوں مجھے بتائیں تیاری ہو گئی ایگزیبیشن کی،، اُس کی بات پر نادم ہوئی تھی اس لیے بحث کے بجائے بات بدل دی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

صادان نے شاہ میر کی دیکھ بھال کے لئے بوا رکھ لی تھی، نرمین نے آنے سے صاف انکار کر دیا تھا وہ بچیوں کو میرب کے گھر سے لے آیا تھا، اُسکے بھائیوں نے صادان کو فون کر کے لے جانے کا کہا تھا، خود وہ آفس جانے کے بجائے گھر سے ہی کام کر رہا تھا، پہلے اُسکی ماں ساتھ رہتی تھی تو نرمین اور وہ اکثر ہی باہر گھومنے جایا کرتے تھے مگر پچھلے سال اُنکی وفات کے بعد اُسے بچیوں کو لے کر تشویش رہتی تھی، ماں کی خواہش اور اپنی مرضی سے ہی بیٹے

کی لیے اُس نے دوسری شادی ضرور کی تھی مگر بیٹیوں سے کبھی غافل نہیں ہوا تھا نابی جو چھوٹی تھی ماں کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی اُسکا خرچہ باقاعدگی سے میرب کو دیتا تھا اور نابی کو ملنے کے لئے اپنے پاس بھی لایا کرتا تھا،

صادان کے تین اور بہن بھائی تھے ایک بھائی اور دو بہنیں سب اپنے گھروں میں خوش رہ رہے تھے، بیٹا نہ ہونے پر جن سب نے اُس کو شادی کے لیے زور دیا تھا، شاہ میر کی پیدائش کے بعد اور نرمین کے نہ ہونے کے باوجود بھی اُسکی مدد کرنے کوئی نہیں آیا تھا۔

بابا کھانا لگ ہے آپ آجائیں،، نور کی آواز پر خیالوں سے نکلا اور حقیقت کی دنیا میں آیا

اوکے بیٹا آپ اور آمنہ شروع کریں میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں،،۔

ٹھیک ہے بابا ہم انتظار کر رہی ہیں،، کہتی ایک نظر شاہ میر پر ڈالتی باہر نکل گئی

اُس بچے نے نہ اپنا جنس خود چنا تھا نہ ہی اس گھر میں پیدا ہونا مگر اس کے ساتھ کیسا سلوک ہو رہا ہے، دس سالہ وہ لڑکی اُس ان چاہے بچے کے لئے بُرا محسوس کر رہی تھی اُسکا تو قصور نہیں تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ہاں جگر کہاں تک پہنچی تمھاری تیاریاں،، حسنین کو ملتے زایان نے کہا دونوں ایک ریسٹورینٹ میں کوفی پینے آئے تھے۔

بس یار لگا ہوا ہوں،، تھکا تھکا سا جواب آیا

چل ہو جائے گا سب سیٹ، میں نے ہوٹل مینجمنٹ کو بتا دیا تھا ایگزیبیشن کا وینیو اور سٹ اپ کی بلکل ٹینشن نہیں لینی تُم نے،،

تھینک یو یار اتنا بوجھ بھی ہلکا کرنے کے لئے،،

اپنے پاس رکھ یہ تھینکس اپنا، ہم ساری زندگی کے پارٹنرز ہیں تو بوجھ تو بانٹیں گے ہی ناں

"""

ہاں یہ بھی ہے،، ہنستے کہا

ہاں یاد آیا، ایک انٹر پیر ینیر ہیں بریحہ اس اگیزبیشن کے لیے اُنہوں نے مجھے کانٹیکٹ کیا تھا اُن کے پاس بہت سی انٹیک چیزیں موجود ہیں اور پینٹنگ کلیکشن بھی بہت زبردست ہے تمھارے کام کی چیزیں ہیں یہ اس لیے اگیزبیشن سے پہلے آکر دیکھ لینا بعد میں گلہ نہ کرنا

"

یہ تو بہت اچھی بات بتائی دوست، ورنہ میں بھی سوچ رہا تھا یہ کپڑے ڈیکوریشن اور جویلری کے لیے میں کدھر آتا اگیزبیشن میں مگر پینٹنگز اور انٹیک کے لیے تو آنا پڑے گا

"

بلکل،، حسنین نے ہنستے ہوئے کہا

دونوں نے اسکول اور کالج ساتھ پڑھا تھا، اُنکا ساتھ بہت پرانا تھا، دونوں ایک دوسرے کے مشکل وقت کے ساتھی اور غمگسار تھے، ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہر دم تیار، دوسرے کے کہنے سے پہلے ہی مدد کے لیے سر گرم، سچے دوست اور ساتھی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بیگ پیک لے آئیں بابا اندر پڑا ہے، عدیلہ ایک ادھیڑ عمر ملازم کو زین کا بیگ لانے کا بولتی خود دادی کے ساتھ لگے روتے زین کی طرف چل دی

زین بیٹا اُٹھیں گاڑی تیار ہے ڈرائیور آپکو چھوڑ آئے ہوسٹل، اسکول کی چھٹی ہو گئی تو ٹیچر

آپ کو سزا دیں گے،،اُس کے پاس آتی اپنی ساس کو مکمل نظر انداز کرتی بولی

دادو مجھے نہیں رہنا ہوسٹل،وہاں سب اچھے نہیں ہیں،،ہچکیوں کے درمیان بولا

کیوں نہیں جانا تُم نے،ہاں مجھے بتاؤ،،اُسے دادی سے الگ کرتی چلائی

مجھے آپ سب کے ساتھ رہنا ہے مجھے یشفع لوگ یاد آتی ہیں وہاں،،اُسی کا بیٹا تھا اور اپنی بات پر بضد تھا

زین تُم چھوٹے نہیں ہو جو یوں ضد لگائی ہوئی ہے،آپ کے بہتر مستقبل کے لیے ہی آپ کو بھیجا ہوا ہے ناں وہاں،،۔

نہیں،نہیں جانا مجھے وھاں کوئ اچھا نہیں ہے،،اُس کے سمجھانے پر وہ چیخا تھا،،

کیوں بچے پر زبر دستی کر رہی ہو عدیلہ، نہیں جانا چاہتا تو چھوڑ دو وادھر پاس ہی کسی اچھے اسکول میں ڈال دوناں بلال نے بھی تو ادھر سے ہی پڑھا تھا،،زین کو غصے سے جھنجھوڑتے دیکھ کر شگفتہ بیگم نے کہا

آپ میرے اور میرے بچے کے معاملات سے دور رہیں سمجھی آپ،دُشمن نہیں ہوں اِس کے بہتر مستقبل کے لیے کر رہی ہوں یہ سب سہارا بننا ہے اسے میرا مظبوط بننا ہے اسے،، اُنکی بات پر غصے سے ایک بار دوبارہ چلائی وہ اس کی بات پر ادھر سے اُٹھتی اپنے کمرے میں چلی گئی

تُم زرا میری بات کان کھول کر سن لو تمہیں ہاسٹل میں ہی رہنا ہو گا جانتی ہوں میں جو دادی کی محبت میں یہاں رہنا ہے تمہیں، میں کسی صورت یہ نہیں ہونے دو نگی،،اُسکی بات پر زین خاموش ہو چکا تھا دس سال کی عمر سے ہی اُسے اچھی تعلیم کے لیے ہاسٹل بھیج دیا گیا تھا جب بھی وہ چھٹیوں پر آتا تھا یہی ضد ہوتی کے اُسے واپس نہیں جانا، مگر سامنے بھی عدیلہ تھی ضد کی پکی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

یہ ایک چھوٹی سی بستی تھی جہاں بریحہ اور شاہ نور کاریگروں سے ملنے آئی تھیں تاکہ مل کر لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔

پہلے کپڑوں کا آرڈر کر آتے ہیں، بریحہ نے کہا

ہاں وہ قریب ہی پڑے گا، گاڑی چلاتی شاہ نور بولی

اچھا شاہ نور میں سوچ رہی تھی کہ ہم ابھی تک کی اپنی کلیکشن کے سارے ڈیزائنز بنوائیں گے ایگزیبیشن کے لئے تو کیسے بنے گا اتنے کم وقت میں،،

ہم اُنکی مقدار کم رکھوالیں گے ناں تاکے کوالٹی مینج رہے جتنا ہم زیادہ کرنے کی کوشش

کریں گے ہم پر بوجھ ہی بڑھے گا،،

یہ اچھا آئیڈیا ہے، پینٹنگز ہم مل کر شورٹ لسٹ کر لیں گے اور آج سے ہی کام شروع کریں گے اُن پر، سب سے زیادہ مانگ اُنہی کی ہے، بریحہ بولی

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی،، مسکراتے کہا

اُنکا کام ہینڈ میڈ چیزیں خرید کر اُسے نکھار کر آگے بیچنا تھا، ہینڈ میڈ کپڑے ہوں یہ ڈیکوریشن، پینٹنگ ہو یہ انٹیک جویلری سب ہی ان کے پاس موجود تھے، اُنکی کامیابی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ کاریگر کو اجرت وقت پر دیتی تھیں۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

زمین آج ایک مہینے بعد گھر واپس آئی تھی، مگر ایک نظر بھی شاہ میر پر ڈالنا گوارہ نہیں کیا

تھا،،

صادان مجھے لگتا ہے ہمیں بات کرنی چاہیے، وہ بے مقصد فون پر سکرولنگ کررہا تھا جب اپنے پیچھے نرمین کی آواز آئی،،

ہمم مجھے بھی یہی لگتا ہے، آؤ بیٹھو،،

تُم اس بچے کو چھوڑ کیوں نہیں آتے کسی فلاحی ادارے میں،، بات شروع کی

نرمین تُم پاگل تو نہیں ہو گئی اولاد ہے ہماری، ہم ماں باپ ہیں اُس کے کیسے اُسے کسی فلاحی ادارے میں چھوڑ سکتے ہیں،، اُسے لگا تھا نرمین تھوڑے وقت میں سمجھ جائے گی مگر وہ غلط تھا

میں ایسے بچے کو نہیں پال سکتی صادان تُم کیوں پاگلوں جیسی باتیں کررہے ہو ہمارا ایک

سوشل سرکل ہے ہمیں سولوگوں سے ملنا ہوتا ہے اور میں کم از کم اس بچے کی وجہ سے باتیں نہیں سن سکتی،،

ٹھیک ہے تمہارا جو دل چاہتا ہے وہ کرو مگر ایک بات یاد رکھنا میں شاہ میر کو کسی ٹرسٹ کے نہیں چھوڑوں گا،، وہ تنگ آ چکا تھا زمین کی بے جا ضد سے،،

ٹھیک ہے تمہیں پالنا ہے اس بچے کو تو شوق سے پالو مگر میں کسی صورت نہیں لٹکاوں گی تُم دونوں کو اپنے ساتھ، مجھے طلاق دو اور رہو اپنی اولادوں کے ساتھ،، چلائی تھی

مجھے افسوس ہے اُس وقت پر جب میں نے تُم جیسی عورت سے شادی کی اور میرب کو چھوڑا، زندگی بھر کا پچھتاوا ہے یہ،،

ہاں میں تو بری لگوں گی ہی ناں تمھارے دل سے تو وہ عورت کبھی نکلی ہی نہیں تھی، ہر وقت بیٹیوں کے پیچھے لگے رہتے تھے اب یہ ایک اور منحوس آ گیا ہے اب تمہیں میری

کہاں ضرورت،،

میری اولاد کے لیے اب ایک لفظ بھی اور کہا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،

تُم سے بُرا کوئی ہے ہی نہیں میں پاگل تھی جو اپنی جوانی تین بچوں کے باپ کے پیچھے خراب کر دی، میں جا رہی ہوں ادھر سے اپنی یہ سوغات تمہیں ہی مبارک ہو طلاق کے کاغذ مجھے مل جانے چاہیے ورنہ مجھے مجبوراً کورٹ سے رجوع کرنا پڑے گا،،اُس ظالم خاتون کے منہ سے نکلے الفاظ سے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ اپنی اولاد کے لئے کہہ رہی ہے،ان چاہی اولاد جس بیچارے کی پیدائش ہی اُسکے لیے آزمائش ٹھہری،،

ابھی وہ لاؤنج سے نکل ہی رہی تھیں جب پیچھے سے نور کی چیخ کی آواز آئی صادان بے ہوش ہو کر گر چُکا تھا اور وہ اس کے ساتھ لگی اُسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

پھوپھو کی ساتھ وہ گاؤں آیا تھا اُنکو چھوڑتا سید ھا بابا کی قبر پر آگیا، شام ہو رہی تھی اُسکا صبح واپس جانا تھا، رات کو وہ اپنے پرانے گھر رکنے کا ارادہ رکھتا تھا،

اپنے بابا اور دادا کی قبر پر پھول چڑھاتا آج اتنے برسوں بعد بھی وہ ہر بار کی طرح اُداس تھا، اُسکے بابا اکلوتے بیٹے تھے ساری زندگی اُنہوں نے سب کو خوش کرنے میں لگادی تھی اور پھر کچھ ماہ کے بیٹے سمیت چار اولادوں کو یتیم کرتے بھری جوانی میں اُنہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے،،

کیسے کرتے تھے سب کچھ اکیلے بابا میں تو تھک گیا ہوں، میرا دل کرتا ہے میں یہاں سے کہیں دور چلا جاؤں، مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہوتا بابا، اپنا آپ بہت اکیلا محسوس کرتا ہوں، ایشل اور عرشان کو دیکھتا ہوں، دادی کو دیکھتا ہوں تو دل پھٹتا ہے میرا بہت بڑی ذمہداری دارے کر مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے ہیں آپ، میں سارا کام دیکھتے بھی تھک جاتا ہوں کہیں دور جانا چاہتا ہوں تھوڑا سکھ دیکھنا چاہتا ہوں،، وہ پچیس سالہ نوجوان رو رہا

تھا اپنے دل کا حال بیان کرتے، ہر مظبوط کھڑے انسان کے سینے میں بھی دل ہوتا ہے اُس کے بھی احساسات ہوتے ہیں جسے وہ بھول جاتے ہیں دوسروں کی خاطر۔

کتنی ہی دیر قبروں کے پاس بیٹھا رہا پھر اٹھ کر اپنے پرانے گھر چلا گیا جہاں اس نے اپنا سارا بچپن گزرا تھا، جب اُس پر کوئی ذمہداری نہیں تھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

عدیلہ اُمید سے تھی، جب سے اُسے الٹرا ساؤنڈ سے معلوم ہوا کے بیٹا پیدا ہونے والا ہے اُس کے قدم زمین پر نہیں ٹک رہے تھے،،

بلآخر وہ دن آگیا جب اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا، زین بھی ہاسٹل سے آگیا تھا اور اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھ کر بہت خوش تھا۔ بلال نے بڑے پیمانے پر عقیقہ رکھا تھا سارے خاندان میں مٹھائیاں بانٹی گئی، عدیلہ کو سونے کے کنگن تحفے میں دیے اور اپنی بہنوں کے لیے نیکلیس

لیا تھا،،

اِسکی کیا ضرورت تھی بھائی،،اُسکی بہن حوریہ نے کہا

کیوں ضرورت نہیں تھی تُم لوگوں ہی کی دعاؤں کی وجہ سے ہی اللہ نے ہمیں چاند سے بیٹا دیا ہے،،

اللہ اسکو لمبی زندگی عطا کریں اور اس کے لیے شکریہ،،دل سے دعا دی اور نیکلیس کا شُکریہ ادا کیا

سب کچھ ماں اور بہنوں پر لٹا آئے،،بلال جب کمرے میں داخل ہوا تو عدیلہ کی چبھتی آواز سنائی دی

کیا مطلب،،

مطلب خوب سمجھتے ہو تُم بلال کیا ضرورت تھی نیکلیس دینے کی،، غصے سے کہا

بہنیں ہیں میری حق ہے اُنکا،، حیران ہوتے کہا

ہاں سارے حقوق تو اُنہی کے ہیں ناں میں اور میری اولاد کی تو کوئ ذمہداری نہیں ہے ناں تُم پر،، چلائی تھی

عدیلہ میں بہت تھکا ہوا ہوں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں پلیز خاموش ہو جاؤ،، ہار مانتے کہا

ہاں آپ تو یہی چاہتے ہیں میں چپ ہو جاؤں،، پھر شروع ہوئ

ٹھیک ہے میں ہی چلا جاتا ہوں، اٹھتے غصے سے کہتا باہر نکل گیا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ہیلو لیڈیز السلام و علیکم،، حسنین نے شاہ نور اور بریحہ کو مصروف دیکھ کر اونچی آواز میں مخاطب کیا

ارے و علیکم سلام، حسنین،، دونوں نے خوش دلی سے جواب دیا، یہ ہیں میری بزنس پارٹنر شاہ نور،، حسنین اور زایان سارے اسٹالز کا چکر لگانے آئے تھے جب بریحہ کے اسٹال پر رکے، اُس نے تعارف کروایا،،

شاہ نور،، زایان جو شاہ نور کو دیکھتا کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس نام پر اُسکی حیرت میں ڈوبی آواز آئی،،

زایان، ایسی ہی حالت شاہ نور کی بھی تھی

وٹ اے سرپرایز،اتنے سالوں بعد تمہیں دیکھ کر مجھے اتنی خوشی ہورہی ہے شاہ نور کے میرے پاس الفاظ نہیں،،

مجھے بھی،اُس نے بھی مسکرا کر کہا

کیا آپ لوگ ہمیں بتائیں گے کہ آپ لوگ ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہیں،،اُنکوایسے ایک دوسرے کے ساتھ لگا دیکھ کر حسنین نے کہا

ارے یار یہ میری اسکول فرینڈ ہے،ہم ساتھ پڑھتے تھے مگر پھر اس نے چھوڑ دیا تھا اسکول اُس کے بعد ہی تو تُم بنے تھے میرے دوست،،

اوہ اچھا یہ وہ ہے،،پُرجوش سا بولا

چلیں اب ہم پرانے دوست نکلے ہیں تو مل کر ڈنر کرتے ہیں،،

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے زایان،، شاہ نور نے کہا

کیوں ضرورت نہیں ہے، میرے ہوٹل میں میری دوست آئے اور کچھ کھائے بغیر چلی جائے ایسا ممکن نہیں ہے،،

ماشاءاللہ، زایان یہ ہوٹل تمہارا ہے مجھے تمہیں کامیاب دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے،،۔

شکریہ شاہ نور،، مُسکرا کر کہا وہ چاروں اب چلتے ہوٹل کے اندر داخل ہو رہے تھے

زایان یاد ہے تجھے میں نے پینٹنگز کا بتایا تھا وہ انہی کے اسٹال پر ہونگی ناں،،

مطلب تُم ابھی بھی پینٹ کرتی ہو، حیرت سے شاہ نور کو کہا اُس نے سر ہلا کر ہاں کی

پھر تو میں دیکھے بغیر بتا سکتا ہوں کتنی اچھی ہو نگی وہ پینٹنگ آپ لوگوں کو پتا ہے یہ اسکول کے ٹائم سے کرتی تھی پینٹ،،اتنے وقت بعد ملے تھے ایک دُوسرے سے پھر بھی وہی پذیرائی تھی دونوں کی باتوں میں ایک دوسرے کے لئے کیوں کہ وہ اُس وقت کے سچے دوست تھے جب دونوں بلکل اکیلے تھے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

آنٹی آپ مت جائیں پلیز،نرمین گھر سے نکل رہی تھی جب نور بھاگتی ہوئی آئی اور اُسے پُکارا

ہٹو نور میرے راستے سے میرے منہ سے کچھ سخت نکل جائے گا،،

آنٹی دیکھیں ناں بابا آنکھیں نہیں کھول رہے آپ پلیز اُنہیں جگادیں مجھے ڈر لگ رہا ہے،،

روتے ہوئے اُنہیں کہا جب سے ماں باپ کی علیحدگی ہوئی تھی ڈر کا لفظ اُس کی زندگی سے نکل چکا تھا مگر اب یہ دس سالہ لڑکی اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ کر اتنی خوفزدہ ہو چکی تھی کے سوتیلی ماں سے ہی مدد طلب کر لی

نور اپنی مما کو فون کرو اور اُنہیں بتاؤ میرے راستے سے ہٹو،، اُسے پیچھے دھکیلتے مین گیٹ سے باہر نکل گئی،،

بوا ہمیں بابا کو ہسپتال لے کر جانا ہو گا آپ پلیز ساتھ والی آنٹی سے کہیں وہ اپنے ڈرائیور کو ہمارے ساتھ بھیج دیں،، ایک ادھیڑ عمر ملازمہ جو صادان کے منہ پر پانی گرا رہی تھی اُسے مخاطب کرتے نور نے کہا

اچھا بیٹا میں جاتی ہوں،، کہتی وہ اُٹھیں اور نور ٹیلیفون کی طرف گئی اور اپنی مما کا نمبر ملایا ،سامنے بیٹھی آمنہ ہراساں سی اپنے بے سدھ پڑے باپ کے وجود کو دیکھ رہی تھی

میرب کو اُس نے صادان کی طبیعت کا بتایا اُس نے اُنہیں اپنے ہسپتال کا بتایا کہ یہاں صادان کو لایا جائے اور خود نور کو گھر اندر سے بند کر کے رہنے کو کہا جب تک وہ خود نہیں آجاتی، ڈرائیور کی مدد سے بوا صادان کو ہسپتال لے گئی تھیں جہاں سے معلوم ہوا کے اُسکا بلڈ پریشر شوٹ کر گیا ہے، جس سے اُسکے جسم کا ایک حصہ آپانج ہو گیا ہے اُس وقت تک صادان کے بہن بھائی بھی ہسپتال پہنچ گئے تھے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اتنے برس بعد پُرانی دوست کو ملنے کے بعد زایان بہت اچھا محسوس کر رہا تھا، اپنے ہی خیالوں میں گھر کے اندر داخل ہوا جب اُسے لاؤنج میں سر نیچے کیے بیٹھی ایشل نظر آئی،،

ایشل آپ یہاں کیا کر رہی ہو گڑیا، باقی سب کہاں ہیں،، اُس کی طرف آتا فکر مندی سے بولا،،

بھائی مجھے مما نے ڈانٹا ہے اتنے زور کا،،زایان کو بتاتے رونے لگی،،

کیوں گڑیا مما نے آپکو کیوں ڈانٹا ہے،،اُس کے پاس بیٹھتے بولا

بچپن میں ہی سر سے باپ کا سایہ چھن گیا تھا اُس کے بعد سے ہی اُس نے اپنی دونوں بہنوں اور بھائی کو کبھی باپ کی کمی نہیں محسوس ہونے دی تھی،زایان سے تین سال چھوٹی یشفع تو شادی کر کے اپنے گھر میں خوش تھی،ایشل یشفع سے دس سال چھوٹی تھی اور اس کے بعد عرشمان تھا،والد کی وفات کے وقت ایشل دو سال کی جب کہ عرشمان محض کچھ ماہ کا تھا ،ان دونوں کا ہر لاڈ اٹھانا زایان نے اپنا فرض سمجھ رکھا تھا

مجھے آئی پیڈ چاہیے تھا میں نے مما کو کہا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا،،

تو آپ مجھے کہتی میں آپکو لا دیتا ناں آپ کو مما سے ڈانٹ نہ کھانی پڑتی،،اسے بچکایہ

آپ مجھے لادیں گے،، تصدیق کی

جی گڑیا میں آپکو لا کر دونگا مگر آپ اُسے زیادہ وقت استعمال نہیں کرو گی اور آپ کے گریڈز اُس سے خراب نہیں ہونے چاہیے،،

اوکے ڈن،،وہ کھل گئی تھی اور زایان کے گال پر پیار کرتی اُس کے ساتھ لگ گئی، وہ بھی آسودگی سے مسکرایا۔

صادان کو ہسپتال سے گھر منتقل کر دیا گیا تھا اُس کے جسم کا دایاں حصہ مکمل طور پر فالج کے اثر میں تھا فیزیو تھیراپسٹ نے گھر ہی آنا تھا، جب تک وہ ہسپتال میں تھا بچوں کو میرب اپنی طرف لے گئی تھی، وہ اُنہیں اب مکمل طور پر اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی مگر نہ صادان نے بچوں کو وہاں رہنے دیا نہ ہی نورا اپنے باپ کو اس حالت میں چھوڑنے کی روادار تھی،
ہسپتال سے گھر آتے ہی اُنہیں نرمین کی طرف سے خلع کا نوٹس مل چُکا تھا اس وقت صادان کے بہن بھائی اُس کے ساتھ کمرے میں موجود تھے اور ان میں سے کوئی بھی نہ بچوں کی

اور نہ ہی صادان کو سنبھالنے کی زمہ داری لینے کو تیار نہ تھا،،

بھائی میرا تو آپکو پتا ہی ہے ان کے بابا کا اتنا کام ہی نہیں ہے،اور میرے بچے خود ہی اتنے شرارتی ہیں کہ میں تو قطعاً یہ زمہ داری نہیں لے سکتی،،یہ کہنے والی اس کی بہن تھی

میری طرف سے بھی معذرت بھائی،میری بیوی تو اُمید سے ہے اور اُسکی حالت پہلے ہی ٹھیک نہیں رہتی میں یہاں چکر لگتا رہوں گا مگر زمہ داری بڑی ہے میں نہیں لے سکتا،، اُس کے چھوٹے بھائی نے کہا

ہاں تو تُم لوگوں کو اپنی بھابھی کا تو پتا ہی ہے اُسکے گھٹنوں کا مسئلہ ہے بچیاں نہ ہوں تو گھر بکھرا پڑا رہتا ہے،میں اپنے کام پر جاتا ہوں بچیاں اسکول جاتی ہے پیچھے وہ تو اکیلی نہیں سمبھال سکتی،یہاں ہی کوئی ملازمہ رکھ لیتے ہیں تمھارے لیے جو تمہاری اور بچوں کی دیکھ بھال کرلے،ہم آتے جاتے رہیں گے،،بڑے بھائی نے کہا

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی ایسے ٹھیک رہے گا میں آج ہی کسی ماسی کا انتظام کرتی ہوں ویسے بھی اب تو آپکی پنشن آئے گی ناں تو کم پیسوں میں ہی کوئی کام والی ڈھونڈ دوں گی چار بچے ہیں آپ کے اخراجات بہت ہو جائیں گے ایسے، بہن نے کہا

ہاں ٹھیک ہے میں تو کہتا ہوں بچیوں کو بھی قریب ہی کسی سستے اسکول میں ڈالیں، اب اتنی فیسیں نہیں بھری جاسکتی مہنگے اسکولوں کی،، چھوٹے بھائی نے کہا

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم، صبح ہی جا کر کسی دُوسرے اسکول میں بچیوں کا داخلہ کروا آؤ تم ہی، نیا سیشن شروع ہو رہا ہے تو بس اِدھر گلی والے اسکول میں ہی جائیں،، بڑا بھائی بولا

تُم کیا کہتے ہو صادان،، خود سے سارے فیصلے سناتے اُنہیں اب خیال آ ہی گیا کمرے میں موجود ایک اور جاندار کا

ٹھ ی ک ہ ے،، ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرتے صرف اتنا ہی کہا ساتھ ہی ایک آنسو آنکھ

سے نکل کر سرہانے میں جذب ہو گیا تھا، کچھ ہی دنوں میں اس نے ہر محبت کرنے والے رشتے کو بدلتا دیکھ لیا تھا جب بھی احساسِ ندامت ہوتا تو سب سے پہلے آنکھوں کے سامنے چہرہ میرب کا آتا جب اُس نے نرمین کے کہنے پر اُسے طلاق دے کر گھر سے نکالا تھا اگر اس آزمائش میں کسی نے اس کا ساتھ دیا تھا تو وہ میرب تھی ہاسپٹل میں دیکھ بھال ہو یہ بچوں کا خیال رکھنا ہو اُس بے ضرر نے تو شاہ میر کا بھی خیال رکھا اپنی بچیوں کے ساتھ ہی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ایگزیبیشن تین دن کا تھا مگر ان کے اسٹال پر اتنا رش تھا کہ دوسرے دن ہی اسٹاک ختم ہونے لگا ایمرجنسی میں اور آرڈر کیا گیا،،

زایان اپنے آفس سے باہر نکلا تو اُسے سامنے ہی شاہ نور نظر آئی،،

کیا حال ہے دوست کیسا جا رہا ہے ایگزیبیشن،، اُس کے پاس آتے کہا

زبردست، اتنا اچھا رسپانس ہے کے یقین نہیں آرہا،،

پھر تو تمہیں لاہور والے ایگزیبیشن میں بھی ضرور آنا چاہیئے،، مشورہ دیا

ہاں ان شاءاللہ، تُم بتاؤ کیسا جا رہا ہے کام

الحمدللہ بہت اچھا،، مسکراتے کہا دونوں ساتھ ساتھ چلتے آگے اسٹالز کی طرف بڑھ رہے تھے

آگے کیا ارادہ ہے تمہارا،، شاہ نور کو دیکھتے پوچھا

ایکسٹینڈ کرنے کا ارادہ ہے کام کو اب آگے اللہ کی مرضی،،

بہت اچھا خیال ہے،،اور آمنہ کہاں ہوتی ہے،کچھ یاد آتے بولا

وہ لندن میں ہوتی ہے اپنے میاں کے ساتھ،،

اوہ اُسکی شادی ہو گئی،، حیران ہوا

ہاں چار سال پہلے جب وہ انٹر کے امتحان دے رہی تھی باقی پڑھائی لندن سے ہی کر رہی ہے،،

یہ تو اچھا ہے،اور بابا کیسے ہیں؟

اب بہتر ہیں واک کر لیتے ہیں،اُنکا وجود ہی ہمارے لیے بہت بڑا سہارا ہے زین ورنہ یہ دنیا ہمیں نوچ کھاتی

ٹھیک کہہ رہی ہو، باپ جیسا بھی ہو بچوں کے لئے سہارا ہوتا ہے،، آنکھوں میں آئی نمی چھپاتا بولا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اسلام علیکم مما،، لاؤنج میں لگے ٹیلیفون پر میرب کے فون اٹھاتے ہی نور نے کہا

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہے میری جان،،

میں ٹھیک ہوں مما آپ کیسی ہیں،،

میں ٹھیک ہوں آپ بتاؤ آمنہ کیسی ہے؟

وہ ٹھیک ہے مما، آپ کو پتا ہے آج پھوپھو اور چاچو آئے تھے،،

خیریت تھی؟

وہ ہمارا ایڈمشن گلی والے اسکول میں کروانے والے ہیں اور بابا نے بھی کچھ نہیں کہا،،

بیٹا اب آپ کے بابا بیمار ہیں، اُنکی جوب بھی نہیں ہے صرف پنشن ہے اور اس میں آپکے اسکول کی فیس نہیں پے ہو سکتی،، تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد سمجھانے والے انداز میں بولی

مگر مما وہاں میرے دوست ہیں زین کو تو میں نے بتایا ہی نہیں ہوا،، عذر پیش کیا

میری جان نئے دوست آپ کے یہاں بھی بن جائیں گے میں آپ لوگوں کے اُس اسکول کی فیس پے کر دوں مگر آپ کے بابا کو بُرا لگے گا اور بیمار انسان کو دُکھ نہیں دیتے، آپ میری سمجھدار بیٹی ہو ناں بہن اور بھائی کا خیال رکھنا ہے آپنے اور آپکو جو بھی چاہیے ہو آپ

نے مجھے بتانا ہے بابا سے ضد نہیں کرنی،،

اوکے مما میں سمجھ گئی میں آمنہ اور شاہ میر کا بھی بہت خیال رکھوں گی اب تو اُسکی نینی بھی نہیں آئیں گی،، اُنہوں نے مجھے بتایا ہے کے اب وہ نہیں آئیں گی کوئی اور ملازمہ آئیں گی وہ ہم سب کا خیال رکھے گی،،

آپ نے خود بابا اور بہن بھائی کا خیال رکھنا ہے نور جو آنٹی آئیں گی کام کے لیے وہ تو صرف کام کریں گی ناں آپ بڑی بچی ہو آپ نے خود خیال رکھنا ہے گھر کا،، وہ اُسے سمجھانے لگیں

---------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

یشفع کیا ضرورت ہے اتنے مہنگے تحائف لینے کی،، یشفع اپنی ماں کے ساتھ شاپنگ مال آئی تھی اُسے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے تحائف لینے تھے مگر ہر چیز پر اپنی ماں سے یہ جملہ

سننے کو ملتا تھا،

کیا مطلب مما میں اپنی ساس کے لئے لے رہی ہوں اچھی چیز ہی لونگی ناں؟

یہی تو میں کہہ رہی ھوں اگر تمہیں لینی ہی ہے تو کوئی سیل سے دیکھو کیا ضرورت ہے

برانڈڈ چیزوں پر پیسے ضائع کرنے کی،،

مما آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا پلیز تیز چلیں مجھ ابھی اپنی نندوں

کے لئے بھی تحائف لینے ہیں،،

اب اِسکی کیا ضرورت ہے،،دوبارہ بولیں

ضرورت ہے مما میرے شوہر کی بہنیں ہیں وہ، وہاں امریکہ میں میری فیملی یہی لوگ ہیں

اور سچ پوچھیں تو خاندان کے ہونے کا احساس تو مجھے ہوا ہی اُس گھر جا کر ہے، یہاں تو میں

نے آپکو صرف نندوں اور ساس کو باتیں سناتے اور لڑتے دیکھا ہے مگر مجھے اُنہیں لوگوں کے ساتھ رہنا ہے جب وہ سب مجھے اتنا پیار اور مان دے رہے ہیں تو میں کیوں نہیں،،

مگر بیٹا اپنی بہنوں اور شوہر کی بہنوں میں فرق ہوتا ہے،،

۔پلیز مما میں ابھی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں آپ نے اگر میرے ساتھ نہیں آنا آپ ڈرائیور کے ساتھ واپس چلی جائیں میں کیب بک کر کے آجاؤں گی،، کہتی وہ آگے بڑھ گئ پیچھے عدیلہ بیگم اپنی اولاد کی پیٹھ گھورتی رہ گئی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

دادی آپ ابھی تک سوئی نہیں،،زایان جولان میں تازہ ہوا کھانے جا رہا تھا ادھ کھلے دروازے سے دادی کو بیٹھا دیکھ کر اُنکی جانب آیا،،

بیٹا نیند نہیں آ رہی تھی تُم کیوں جاگ رہے ہو ابھی تک صبح کام پر بھی جانا ہے،،

مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی،، آکر اُنکے پاس بیڈ پر لیٹ گیا

تھکے ہوئے لگ رہے ہو، اُسے دیکھتے بولی

نہیں بس ایسے ہی، آپ بتائیں آپ اپنی میڈیسن وقت پر لے رہی ہیں ناں،،

ہاں لے رہی ہوں، دس سالوں سے ان دوائیوں کے آسرے ہی تو زندہ ہوں، آنکھیں بھیگی تھیں

بابا کو گئے دس سال ہو گئے ہیں دادی مجھے تو ابھی تک لگتا ہے کے وہ کوئی خواب تھا، ڈراونا خواب

ہاں میرا بیٹا بھری جوانی میں ہی ہمیں روگ دے کر چلا گیا تھا،، آنکھیں بند کرتی ہوں تو اُسکا مسکراتا چہرہ نظر آتا ہے

آپ روئیں نہیں دادی وہ یقیناً بہتر جگہ پر ہونگے اور بہت خوش ہونگے،، اُنکی نم آواز سنتے کہا

ان شاءاللہ،، شگفتہ بیگم نے کہا

آپکو یاد ہے میری اسکول میں ایک دوست ہوتی تھی شاہ نور،،

ہاں وہ جس کے بابا بیمار ہو گئے تھے اور اُس نے اسکول چھوڑ دیا تھا،، یاد کرتے بولیں

ہاں وہی،، آپکو پتا ہے اُس نے اپنا بزنس شروع کیا ہے اور جو حسنین نے ایگزیبیشن کروایا تھا ناں اُس میں اُنہوں نے حصہ لیا تھا میں آپکو بتا نہیں سکتا جب میں نے اُسے دیکھا تو مجھے کتنی خوشی ہوئی تھی، اور آپ کو پتا ہے، دونوں کی باتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو چکا تھا جن

کی عادت زایان کو اپنے باپ سے آئی تھی رات کو دیر سے ماں سے دل کی باتیں کرنا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میر کی تعلیم و تربیت کا خیال شاہ نور نے ہمیشہ سے خود رکھا تھا، اُسکی محبت اور محنت ہی تھی جس کے بل بوتے پر دس سالہ میر ایک خود مختار اور اپنے ہم عمر لڑکوں سے تیز تھا، اُسکی پڑھائی ہو یہ ایکسٹرا ایکٹیویٹیز شاہ نور نے کبھی سمجھوتا نہیں کیا تھا،،

میر آپکے ٹیوٹر آئیں گے، اُن سے مل لینا میں ذرا مصروف ہوں آپ اُنکو اپنا فیلڈ آف انٹرسٹ اور باقی سب ڈیٹیلز سے بتا دینا،،

اوکے آپی،، کہتا فون بند کر دیا تبھی دروازے پر بیل ہوئی اور ایک نوجوان داخل ہوا

السلام و علیکم میرا نام شاہ ویر ہے آپکو مس شاہ نور نے بتایا ہو گا میرا،، اُس نوجوان نے اپنا

تعارف کروایا

جی آپی نے بتادیا تھا آپ تشریف رکھیے،، پر اعتماد لہجے میں کہتا اُسے سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کیا،،

ہم کون سے سبجیکٹ سے شروع کریں،، بات کا آغاز کیا

مجھے میتھس اور کمپیوٹر کی کلاسز چاہیے، باقی سبجیکٹ میں خود کر لو نگا،،

مگر مجھے تو میم نے سارے سبجیکٹس کا بتایا تھا،،

ہاں مگر باقی سب تو میں خود بھی پڑھ سکتا ہوں ناں اور ویسے بھی میرا انٹرسٹ ذیادہ انہی سبجیکٹس میں ہے،،

چلیں جیسا آپ کہیں ہم شروع کرتے ہیں،،

اوکے آپ میرے سٹڈی روم میں میں آجائیں،،اُسے لیتا ایک کمرے میں داخل ہوا جو اتنا بڑانہ تھا مگر چاروں طرف بنی الماریاں گویہ کمرے کے نقش نکھار رہی تھیں،، مختلف قسم کی کتابیں شیلفوں پر پڑی تھی ایک طرف اسٹڈی ٹیبل بنی تھی جس کے پاس جاکر وہ رکا اور لیپ ٹاپ آن کیا، شاہ ویر کا چونکے پہلا دن تھا اس لیے وہ تیار نہیں تھا صرف چیزوں کا تعارف ہی کروایا گیا جس میں سے زیادہ کے بارے میں اس چھوٹے بچے کو سب پتا تھا وہ تو سمجھ کر آیا تھا کوئی خاموش طبیعت، سیدھا سا بچہ ہوگا مگر یہ بالکل مختلف تھا۔

چاچو فون کیوں نہیں اٹھا رہے؟ بابا کو آج نہلانا ہے کیا کروں؟؟ موبائل پر نمبر ملاتی بڑی لڑکی نے کہا

آپی مجھے لگتا ہے چاچو لاہور چلے گئے ہے وہ بابا کو بتا رہے تھے،، چھوٹی لڑکی نے کہا

ہاں شائد، اب کیا کریں آمنہ، پریشانی سے دوسری لڑکی کو دیکھا

پتا نہیں،،

صادان کو بستر سے لگے پانچ سال ہونے والے تھے گزر بسر پنشن سے ہو رہا تھا گھر کا خرچہ، بچوں کی پڑھائی، اور اُسکے علاج کے ساتھ ملازمہ رکھنا اب انکے لیے بہت مشکل ہو گیا تھا، نور اب گیارویں جماعت میں تھی اور آمنہ نویں دونوں نے ہی گھر اور بابا کی دیکھ بھال اپنے کندھوں پر اٹھا رکھی تھی،، صادان کا چھوٹا بھائی آکر اُسے ہاتھ لینے میں مدد کرتا تھا باقی دونوں بہن بھائی کبھی کبھار ہی آیا کرتے تھے،،

اچھا تُم پانی نکالو میں بابا کو لے کر آتی ھوں،،

مگر آپی آپ کیسے،، پریشانی سے بولی

کوئی دوسرا آپشن ہے؟؟آنکھوں میں نمی تھی

اچھامیں نکالتی ہوں پانی،،اُس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا چل دی

صادان کو ویل چیئر پر بیٹھا کر لائٹ بند کر کے اُن دونوں لڑکیوں نے اپنے باپ کو باتھ دلایا ،اتنی سی عمر میں بہت سی ایسی چیزیں قدرت اُن سے کرواچکی تھی کہ اب تو انہوں نے افسردہ ہونااور رونا چھوڑ دیا تھا،آزمائش تھی گزر جائے گی،ان پانچ سالوں میں صادان کی حالت کافی حد تک سنبھل گئی تھی اب وہ بیڈ پر بیٹھ سکتا تھااور ویل چیئر خود چلا بھی سکتا تھا بات بھی کافی حد تک ٹھیک کر لیتا تھا،ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ ایکسر سائزاور علاج سے اگر ایسے ہی بہتری آتی رہی تو وہ بہت جلد اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے گا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

عرشمان کہاں ہے؟عدیلہ ابھی سو کر اٹھی تھی عرشمان کا اُسکی نینی سے پوچھا،،

وہ بڑی بیگم صاحبہ کے پاس ہے،،

اچھا اُسے لے کر آؤ میری طرف،، کہتی کچن میں کھڑی ملازمہ کو اپنے لیے ناشتہ بنانے کا کہنے جانے لگی جب نینی کی بات پر مڑی،،

بیگم صاحبہ عرشمان بابو کو تیار کر رہی ھیں،،

وہ کیوں تیار کر رہی ھیں اُسکی ماں میں ہوں یہ وہ،،غصے سے کہتی اُنکے کمرے کی طرف چل دی

آپ کیا کر رہی ہیں یہ،، عرشمان کو اُن کے ہاتھ سے چھینتے بولی

بیٹا رورہا تھا بچہ اسکو تیار کر رہی تھی،، دھیمے لہجے میں بولی

کیوں میں مر گئی تھی جو آپ کو ضرورت پڑی، میرے بچے سے دور رہیں سمجھی بیٹا آپ کے آگے پیچھے گھومتا ہے یہ کم ہے؟ چلائی تھی شور سنتے بلال کمرے میں آ چکا تھا

عدیلہ یہ تُم میری ماں سے کس لہجے میں بات کر رہی ہو،، ہوش دلانا چاہا

کیا غلط کہا ہے میں نے تمھاری نظر میں میری میرے بچوں کی کوئی قدر ہے؟ جب بھی شہر سے آتے ہو ماں کے ساتھ چپکے بیٹھے رہتے ہو،، چلائی تھی

ایک لفظ نہ نکالنا اور میری ماں کے لیے معافی مانگو اُن سے ،، ضبط سے کہا

میں کیوں مانگو معافی، انہوں نے تمہیں میرے خلاف کیا ہو گا تبھی تُم اپنے بچوں کی ماں سے ایسے بات کر رہے ہو،، آواز ہنوز اونچی تھی

اِنوف عدیلہ تُم میری ماں پر مزید الزام نہیں لگاؤ گی ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،اُنکی آواز پر زین اور یشفع بھی ادھر آ گئے تھے

کیوں سچ بُرا لگ رہا ہے،ارے اُنہیں تو آگ لگی ہوئی ہے جب سے میرا بیٹا پیدا ہوا ہے جلتے ہیں مجھ سے سب،،

بس ایک لفظ اور نہیں میرے ضبط کا امتحان نہ لو عدیلہ یہ نہ ہو میں کچھ ایسا کر جاؤں کے بعد میں پچھتانا پڑے،،ابھی بات آدھے میں ہی تھی جب بلال چلایا

ہنہہ آئے بڑے،، کہتی کمرے سے نکل گئی پیچھے وہ ماں کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو ہر چیز کی مالکن ہوتے ہوئے بھی اس مغرور عورت کے سامنے چپ رہتی تھیں۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ابّاآپ نے دوائی لے لی؟ میرب اپنے والدِ کے کمرے میں آتی اُن سے بولی جنکا کمزور جِسم بیڈ پر لیٹا تھا

ہاں لے لی تھی بریحہ نے دے دی تھی،، کھانستے ہوئے بولے

تُم پریشان ہو، اُسے خاموش بیٹھا دیکھ کر بولے

نہیں بچیوں کے بارے میں سوچ رہی تھی، مشکل پڑھائی ہے اور گھر کی ذمہداری ان چھوٹی چھوٹی لڑکیوں پر ہے میرا بس نہیں چلتا میں اپنی اولاد کے نصیب سے کانٹے چن لوں،، اُداسی سے بولی

تُم بات کرو نہ نُور سے ادھر آجائیں ہمارے پاس،

بھائی کبھی نہیں رہنے دیں گے اُنہیں یہاں،،۔

یہ میرا گھر ہے میرب، تمھارے بھائیوں کی ملکیت نہیں ہے ابھی یہ،،

آپکی بات ٹھیک ہے ابّا پر اس گھر پر بھائی اور اُنکے بچوں کا حق ہے میں کبھی اُسے نہیں کھاؤں گی، میں سوچ رہی ھوں الگ اپارٹمنٹ لے لوں، مگر صادان کبھی نہیں بھیجے گا بچیوں کو، سمجھ نہیں آرہی مجھے کیسا امتحان لیا ہے قدرت نے ہمارا،،

تُم پریشان نہ ہو میری بچی اللہ ضرور کوئی حل نکال دیں گے،، سمجھاتے ہوئے بولے

ان شاءاللہ اچھا آپ آرام کریں میں نور کو فون کرلوں،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کیسی ہو میری جان آمنہ ،نابی کیسی ہیں،،

ہم ٹھیک ہیں مما آپ کی طبیعت اب کیسی ہے ؟

میں تو بالکل ٹھیک ہوں اب بریحہ بتارہی تھی آپ کالج نہیں گئی آج؟

اچھاوہ آپ کو میری رپورٹنگ کرتی ہے،ہنستے ہوئے کہا

باباکاڈاکٹر کے ساتھ اپائنٹمنٹ تھااُن کے ساتھ جاناتھا،،

تو چاچو نہیں تھے آپ کے ؟..

نہیں وہ کسی کام سے لاہور گئے تھے اس لئے میں چلی گئی تھی اتنامسئلہ تو نہیں تھا،اچھا مما آپ کو کسی اکیڈمی کا پتاہے جہاں سیکنڈٹائم ٹیوشن کلاس ہوتی ہو،،۔

ہاں ایک ہے تو میری دوست کا تُم کیوں پوچھ رہی،،

میں سوچ رہی تھی کہ سیکنڈ ٹائم جا کر ٹیوشن پڑھالوں کالج کا خرچہ نکل آئے گا،،

مگر بیٹا کالج اور گھر کے ساتھ کیسے پڑھاو گی ؟

اُسکی آپ ٹینشن نہ لیں میں نابی اور شاہ میر کو بھی تو پڑھاتی ہوں ناں اُنہیں آمنہ پڑھالے گی اور اُس وقت میں اکیڈمی چلی جایا کروں گی،،۔

مگر بیٹا پڑھائی کا خرچہ میں دے سکتی ہوں ناں کیوں ایک اور زمہ داری لینا چاہتی ہو،،

مما آپ پہلے ہی بہت کچھ کر رہی ہیں ہمارے لیے میں نے کہاناں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں مینج کرلوں گی،،

اچھا میں بات کرتی ہوں پھر،،ہار مانتے کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بریحہ میں تو کہتی ھوں ہم جتنا افورڈ کر سکتے ہیں اُس لیمٹ تک کا اسٹاک بنوا لیتے ہوئے ہیں ناں کم نہ پڑ جائے،،

ہاں میرا ابھی یہی خیال ہے پر اگر اچھا رسپونس نہ آیا تو ضائع ہو جائے گا ناں سب،،خدشہ ظاہر کیا

ارے نہیں ہم بعد میں سیل کر لیں گے ناں اور ان شاءاللہ سب اچھا ہو جائے گا،،

تبھی اُسکے فون پر میسج کا نوٹیفکیشن آیا

کہاں چلی اُسے چیزیں سمیٹتے دیکھتی بریحہ بولی

زایان آیا ہے باہر اُس کے ساتھ جا رہی ہوں گھر

تُم لوگوں کے بیچ کچھ چل رہا ہے،، اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتی بولی

نہیں اوہ وہ بابا سے ملنے جا رہا تھا تو راستے میں ہمارا آفس آتا ہے اس لیے مجھے بھی پک کر رہا ہے،، عام سے لہجے میں بولی

نہیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی لڑکا اچھا ہے ایک دوسرے کو پرانا جانتے ہو اگر کوئی سین آن ہوتا بھی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے،، سرسری سے انداز میں بولی

تُم اپنے تجزیے اپنے پاس رکھو،، اُسے گھورتی آفس سے باہر نکل گئی مگر ہونٹوں پر

مسکراہٹ رینگ رہی تھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کیسے ہو پارٹنر،، گاڑی میں بیٹھتے ہی مسکراہٹ سے خیر مقدم کیا

فٹ فاٹ، تُم بتاؤ تیاری کیسی جارہی ہے ایگزیبیشن کی،، گاڑی سٹارٹ کرتے بولا

اچھی ہی بریحہ سپروائزر کررہی ہے سب،،۔۔

دیٹس گریٹ، آیس کریم کھاؤ گی؟۔

نہیں موڈ نہیں ہو رہا گھر ہی چلتے ہیں سیدھا بابا انتظار کر رہے ہوں گے،، نفی میں سر ہلاتے فون پر مصروف بولی ہلکی پھلکی باتیں کرتے گھر آچکے تھے، صادان اکثر پرنٹس ٹیچر میٹنگ

پر یہ فنکشن پر جاتا رہتا تھا اس لیے زایان سے اُسکی ملاقات ہوتی رہتی تھی

اور کیا مصروفیات ہیں،، صادان زایان سے بڑی دلچسپی سے باتیں کر رہا تھا دونوں لاؤنج میں بیٹھے تھے شاہ نور کچن میں چائے کا انتظام کر رہی تھی

کچھ خاص نہیں بس آفس اور گھر، آپ بتائیں کیا کرتے ہیں سارا دن گھر میں ؟

ارے یار تُم ہمارے میر کو جانتے نہیں ہوا بھی اسکی تخریب کاری کے آگے پورا دن گزر جاتا جب اسکا ٹیوٹر آتا ہے تب میں ذرا سکون کرتا ھوں،،

واہ یہ تو اچھا ہے آپ مصروف رہتے ہوں گے آپ بتائیں ہے کہاں وہ؟

آمنہ کے ساتھ گیا ہوا ہے مارکیٹ آتا ہی ہو گا،، دونوں باتیں ہی کر رہے تھے جب وہ لوگ

مارکیٹ سے واپس آ گئے تھے نے بیٹھ کر چائے پی اب زندگی اتنی مشکل نہیں تھی۔

عدیلہ سے اُس بحث کے بعد بلال نے اُسے مخاطب نہیں کیا تھا، صبح جلدی ہی اُنہیں حویلی سے نکلنا تھا اسلام آباد میں کوئی میٹنگ تھی،،

امّاں،، شگفتہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتے آہستگی سے پُکارا

ہمم،،وہ بولی شائد کچی نیند میں تھیں

میں نکل رہا ہوں اللہ حافظ،،اُنہیں بتایا

ناشتہ کر لیا،،اٹھتے بولی

نہیں ہوٹل میں ہی کر لوں گا ابھی دل نہیں ہے،،

چلو اللہ کے حوالے پہنچتے ہی مجھے فون کرنا،،

ٹھیک ہے،،اُنہیں ملتے کمرے سے نکل گیا پیچھے بیٹھی اُسکی ماں کا دل کسی انجانے خوف کی وجہ سے گھبرا رہا تھا، وہ اُسے روکنا چاہتی تھیں مگر کچھ نہ کہہ سکیں

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

پکی خبر ہے کے وہ آج جلدی نکلے گا،، گلی کے کونے میں کھڑے شخص نے فون پر کسی سے پوچھا

ہاں پکی خبر ہے تُم نظر رکھنا آج وہ نکل نہ پائے،، دوسرے شخص نے کہا دفعتاً ایک گاڑی گیٹ سے باہر نکلتی دکھائی دی،، گاڑی کے اُس کے پاس سے گزرنے کے کچھ سیکنڈز بعد وہ باہر نکلا اور گاڑی کو دیکھنے لگا ساتھ ہی فون پر چلتی کال کو دیکھا،،

گلی نمبر ایک میں ملے گا وہ تمہیں،، گاڑی کے موڑ مڑتے ہی دوسرے شخص کو اطلاع دی

تمہارے پاس صرف پچاس سیکنڈ ہیں گولی ایسی جگہ لگنی چاہیے کے وہ بچ نہ سکے،، اس شخص نے نہایت کمینگی سے کہا

فکر نہ کریں بوس،،

ٹھیک فائر کے پندرہ سیکنڈ بعد میں تمہیں گاڑی میں ملوں گا،،

راجر بوس،، دوسرے شخص نے کہا اور کال ڈسکنیکٹ ہوگئی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ہاں یار نکل آیا ہوں گھر سے تُم فکر نہ کرو میٹنگ سے پہلے ہی پہنچ جاؤں گا،، جواد جو اُسکے والد کے وقت سے ان کے ساتھ کام کر رہا تھا اب انکا مینیجر تھا فون پر بلال کے آنے کا پوچھ رہا تھا

ہاں ٹھیک ہے میں بھی گھر سے نکلتا ہوں، تمھارے آنے سے پہلے ساری تیاری مکمل ہو گی "

شکریہ جوا،، ابھی بات آدھے میں ہی تھی جب موڑ کٹتے ہی سامنے ایک شخص چادر سے منہ لپیٹے کھڑا نظر آیا تھا اس سے پہلے کے بلال غور کرتا گولی شیشہ چیرتی اس کے سینے کے پار ہو گئی،،

بلال یہ کیسی آواز ہے؟ تُم ٹھیک ہو؟ بلال؟ بولو کچھ،، فون اُس کے ہاتھ سے گر چُکا تھا مگر کال جاری تھی جواد مسلسل اُسے بولا رہا تھا

لا الٰہ اللہ محمد الرسول اللہ،،اٹکتے ہوئے کلمہ ادا کیا ساتھ ہی اٹکی سانس نکل گئی، جواد وہاں بیٹھے بس چلاتا رہا، پکارتا رہا، ہوش میں آتے ہی حویلی کے ملازم کو فون ملایا

کہاں ہیں بابا آپ،، چھوٹتے ہی کہا،،

حویلی میں، آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟ سب ٹھیک ہے؟

نہیں بابا بلال کو گولی لگ گئی ہے آپ پلیز ملازمین کو لے کر جائیں وہ گھر کے قریب ہی ہوگا ،،

یہ کیسے ہو سکتا ہے صاحب تو ابھی نکلے ہیں میرے سامنے،،

مجھے نہیں پتا میں فون پر بات کر رہا تھا مجھے گولی کی آواز آئی وہ قریب ہی ہوگا آپ نکلیں جلدی،،وہ رو دینے کو تھا،

بلال کی گاڑی اُنہیں گھر سے آگے مین روڈ کی سڑک پر ہی دکھائی دی جس میں وہ مردہ حالت میں پایا گیا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اس جوان موت نے نہ صرف گھر اور خاندان کے ہر فرد کو جھنجوڑا تھا بلکہ جنازے اور میت پر ہزاروں لوگوں نے شرکت کی زیادہ تعداد اُن لوگوں کی تھی جن کا گھر اس بھلے مانس کی وجہ سے چلتا تھا،

شگفتہ بیگم بلکل ہی نڈھال بیٹھی بیٹے کو مردہ حالت میں دیکھ رہی تھیں،زین اور یشفع کو تو سمجھ تھی مگر ایشل اور عرشان تو بس باپ کو سویا سمجھ کر جگانے کی کوشش کر رہے تھے،،

بابا کیوں نہیں اُٹھ رہے دادو،ایشل نے شگفتہ بیگم کو ہلاتے کہا،

وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں گڑیا،،زین نے اُسے خود سے لگائے کہا

کیوں بھائی اُنہوں نے تو کہا تھا وہ میرے لیے ڈول لائیں گے تو خود کیوں چلے گئے،، معصوم بچی نے حیرانی سے پوچھا اُس کے لیے نیا تھا سب اتنے لوگوں کا جمع ہونا، رونا، اُس کے باپ کا ایسے چپ ہو کر آنکھیں بند کر کے لیٹے رہنا

وہ اب نہیں لا سکتے ڈول، اب وہ کبھی نہیں آئیں گے واپس وہ اللہ میاں کے پاس چلے گئے ہیں،، اُسے سمجھاتے آنسو رواں تھے ،

جنازہ لے جایا گیا ہر آنکھ اشک بار تھی، دادی کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی اُنکے بوڑھاپے کا سہارا اب نہیں رہا تھا، صبر کسی صورت نہیں آ رہا تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom -----------

شاہ میر پانچ سال کا ہو گیا تھا،اُسے کسی اسکول میں داخلہ نہیں مل رہا تھا اس لیے نور خود اُسے پڑھاتی تھی،وہ ایک زہین بچہ تھا جب بہنیں کالج اور سکول چلی جاتی تو وہ صادان کے ساتھ بیٹھا روز نئی چیز دریافت کرتا تھا،اُسکے ساتھ صادان کا دن بھی اچھا گزر جاتا تھا،ابھی بھی دونوں لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے،،

بابا یہ بچہ کیا کر رہا ہے،،چینل سرفنگ میں کسی مووی کا ایک منظر چل رہا تھا جہاں ایک بچہ خاتون سے بیگ لے کر بھاگا تھا،،

اُس نے چوری کی ہے بیٹا،،

وہ کیا ہوتا ہے بابا،،

جب آپ کسی دُوسرے کی چیز اُس کی بغیر اجازت چھپا کر یہ ایسے چھین کر لیتے ہو،،

میں بھی تو آپی کا فون یوز کرتا ہوں ناں،،

وہ تو آپکو آپی خود دے کر جاتی ہیں ناں،،

ہاں میں پوچھے بغیر نہیں لیتا آپی نے مجھے بتایا تھا کہ ایسے آگ میں ڈالتے ہیں اللہ،،۔

جی بیٹا ایسے کرو تو گناہ ملتا ہے اور پھر آگ میں ڈالتے ہیں اللہ،،

میں نے نابی کے چپس کھائے تھے تو اللہ جی مجھے بھی آگ میں ڈالیں گے،،

نہیں آپ اگر نابی سے سوری کر لو تو اللہ جی نہیں ڈالیں گے،،اچھا بس اب اُٹھو اور اپنی بکس لے کر آؤ،،

اوکے، کہتا کمرے کی طرف جانے لگا

اللہ جی مجھے معاف کر دیں،، اپنی طرف سے منہ پر ہاتھ رکھ دھیمے لہجے میں کہا مگر آواز صادان کو آگئی تھی وہ دل ہی دل میں نور کا شکر گزار تھا جس نے اس بچے کی پرورش ایسے کی تھی کہ وہ ایک اچھا انسان اور بہت سوں سے بہتر تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کہاں ہے ہمارا پرنس،، زایان اپنے کمرے سے نکلا جب اُسے یشفع لان میں بیٹھی نظر آئی تھی

ابھی سویا ہے بھائی،،

تُم بھی سو جاتی کل کا دن تھکا دینے والا ہو گا لمبی فلائیٹ ہے،،

ہاں تھوڑی دیر سوتی ہوں ابھی اپنے ملک اور گھر میں آخری رات اِس ہوا کو محسوس کر لوں

،، نم آواز میں کہا

تُم خوش ہو ناں یشفع،،

جی بھائی میں بہت خوش ہوں سب میرا بہت خیال رکھتے ہیں

مجھے بابا کی بہت یاد آتی ہے،، تھوڑی دیر بعد آہستہ آواز میں بولی

اُنکی یاد تو ہمارے دلوں میں ہمیشہ رہے گی یشفع، ہم تو بڑے ہیں اُن کے ساتھ کچھ یادیں تو ہیں ناں، دھندلی ہی سہی مگر انکا مسکراتا چہرہ نظر تو آتا ہے، ایشل اور مان کو دیکھو جنہوں نے ہوش سنبھالا تھا تو باپ کو نہیں پایا،،

جی بھائی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اور آپ پلیز مما کو سمجھائیں دادی پہلے ہی بیمار رہتی ہیں

اُن سے بحث نہ کیا کریں،،

اُنہیں بابا نہیں سمجھا سکے میری کہاں سنیں گی وہ، مگر میں دادی کا خیال رکھ سکتا ہوں،،

دادو کے ساتھ بیٹھا کریں روز وہ آپ کی راہ تکتی رہتی ہیں جب آپ دیر سے آتے ہیں،

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں،،اُسے خود کو غور سے دیکھتا پا کر پوچھا

دیکھ رہا ہوں میری چھوٹی بہن کتنی بڑی ہو گئی ہے،،

وقت کر دیتا ہے، نم آنکھوں سے مسکرائی تھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

یشفع کو ایئرپورٹ چھوڑنے کے بعد وہ اب آفس میں بیٹھا فائلز دیکھ رہا تھا ساتھ ہی حسنین سے ہلکی پھلکی باتیں چل رہی تھی،،

یہ جو بریحہ ہے شاہ نور کی پارٹنر یہ بھی تمھارے ساتھ پڑھتی تھی؟ سرسری انداز تھا

نہیں یار وہ اُسکی کزن ہے، ماموں کی بیٹی کیوں پوچھ رہے ہو تُم؟

بس ایسے ہی، وہ انگیجڈ تو نہیں ہے ناں؟

اُسکے سوال پر زایان نے آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا

ایسے ہی پوچھ رہا تھا،، اُسکی گھوری پر نروس ہوتے صفائی پیش کی،

اچھی لڑکی ہے, زایان نے صرف اتنا کہا

کون ؟انجان بنا

تُم جانتے ہو میں کس کا کہہ رہا ہوں، اگر سیر یس ہو تو میں تمھاری مدد کر سکتا ہوں، آفر دی

میں تو سیر یس ہوں وہ مانے تب ناں،،

تُم نے ٹراے کیا؟؟

نہیں ہو پاگل ہوں، کچھ منہ پر نہ دے مارے

اتنی جلاد ہے نہیں، چلو میں شاہ نور سے بولوں گا وہ بات کرے اُس سے،،

جی نوازش ہو گی آپکی، سر کو خم دیتے حسنین نے کہا

سوئم کے بعد دعا کے لئے آنے والے لوگوں کا رش کم ہو گیا تھا، بلال کی بہنیں اور عدیلہ کے بھائیوں کی فیملیز سب اپنے اپنے گھر واپس جانے کی تیاری میں تھے،،

جو کچھ ہو چکا ہے میرا نہیں خیال کہ ہمیں اِدھر رہنا چاہیے، میں کم از کم اپنی اولاد کو یہاں نہیں رہنے دے سکتی،، سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب عدیلہ نے کہا

کیا مطلب تو کہاں جاؤ گی تُم،، اُسکی بھابھی فوراً بولیں

اسلام آباد میں جو گھر ہے بلال کا وہاں، کم ہی لوگ اُس جگہ کا پتہ جانتے ہیں ہمارے لیے وہ ایک محفوظ ٹھکانہ ہے،،

مگر عدیلہ یہاں سب ہیں، قریب میں ہی خاندان بھر کے گھر ہیں تُم لوگ اتنا دور کیسے رہو گے ابھی تو زین بھی چھوٹا ہے،، نند نے کہا

بیٹا چھوٹا ہو یہ بڑا اُسکے ہونے کا احساس ہی تحفظ فراہم کرتا ہے اور میر ازین تو ایک سال بعد اٹھارہ کا ہو جائے گا چھوٹا نہیں ہے وہ،، فوراً بولی

یہ سب باتیں ٹھیک کہہ رہی ہو تُم میری بہن مگر ساری زندگی ادھر رھے ہیں بچے تُم امّاں ،الگ ماحول میں یوں اچانک کیسے ایڈجسٹ ہو گے، بھائی نے کہا

ہو جائیں گے ہم بھائی اور ویسے بھی وہاں کاروبار ہے بلال کا کتنی محنت سے انکل اور بلال نے اُسے کھڑا کیا ہے وہ سب چھوڑ کر ہم نہیں رہ سکتے یہاں، جواد بھائی سے بات کریں اور اُدھر ہمارے رہنے کا بندوبست کریں بس،، کہتی وہ اٹھ کر چلی گئی

اور کچھ ہی دنوں میں وہ لوگ اپنا سب کچھ سمیٹ کر آبائی علاقے کو خیر آباد کہتے مارگلہ کی پہاڑیوں میں بسیرا کر چکے تھے،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

زین کے اولیولز کے امتحان ختم ہوئے ابھی دو دن ہی ہوئے تھے، ابھی تک کاروباری معاملات جواد ہی دیکھ رہا تھا وہ ایک قابلِ اعتماد دوست تھا اُنکا اس لیے سب مطمئن تھے،،

زین،، دروازہ کھولتی عدیلہ اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں داخل ہوتے ہی آواز دی

جی مما کوئی کام تھا، بلب لگاتے ہی کمرہ روشنی میں نہا گیا بیڈ پر بیٹھا دکھائی دیا

ایسے کیوں بیٹھے رہتے ہو میری جان،، اُسکے پاس بیڈ پر بیٹھتے کہا بلال کی وفات کے بعد یشفع اور زین غیر معمولی طور پر خاموش ہو گئے تھے کام ہو تو کمرے سے باہر آتے تھے ورنہ گُم سم بیٹھے رہتے

کچھ نہیں ایسے ہی،، مُسکرا کے کہا

بیٹا تمہارا باپ مرا ہے ابھی ہم تو زندہ ہیں ناں اپنی دادی کو دیکھو کیا حال ہو گیا ہے اُنکا پھوپھیاں تو تمہاری جو گئی ہیں واپس منہ نہیں دکھایا اب تُم ہی نے سنبھالنا ہے ناں اُنہیں ہم سب کو،، اُسکو غور سے دیکھتی سمجھا رہی تھیں

پھوپھو کو بولا لیں ناں یہاں اگر دادی نہیں ٹھیک تو،،۔

وہ اپنا گھر سنبھالیں گی ناں ہمیں اپنے گھر کے مسئلہ خود حل کرنے ہونگے جاؤ جا کر بیٹھو اپنی بہنوں کے پاس دادی سے کچھ گپ شپ لگاؤ میرے اُنکے ساتھ تعلقات جیسے ہوں مگر تمھارے وہ باپ کی ماں ہیں،،

اچھا ٹھیک،، آہستہ سے بولا

اچھا ایک اور بات بھی کرنی تھی، میں چاہتی ھوں کہ تُم اپنے بابا کا آفس جوائن کرو کل بھی یہ سب تمہیں ہی دیکھنا ہے تو آج سے کیوں نہیں،،

لیکن مما میں کیسے مجھے تو نہیں پتہ کسی چیز کا،،

بیٹا سیکھا سکھایا تو کوئی نہیں آتا ناں سب سیکھتے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ اور ویسے بھی جب سے بلال فوت ہوئیں ہیں سارے خاندان کی نظریں اُنکے کاروبار پر ہیں تُم اگر مگر چھوڑو اور آفس جوائن کرو جواد بھائی تمہیں سب سمجھا دیں گے تمھارے بابا کے اچھے دوست تھے وہ،،

اوکے میں ابھی دادی کو دیکھ لوں،، کہتا وہ اٹھ کر چلا گیا پیچھے عدیلہ دادی کے لئے اُسکی تڑپ پر منہ بنا کر رہ گئی مگر زبان سے کچھ کہہ نہ سکیں،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میرب کی دوست کی اکیڈمی میں اُسے اچھی سیلری کے ساتھ جوب مل گئی تھی،،

اوکے بابا میں نے کھانا فریج میں رکھ دیا ہے آپ دونوں کھا لیجیئے گا میں کالج سے ہی جاؤں گی اکیڈمی،، عجلت میں انکے کمرے میں داخل ہوتی نور نے کہا

بیٹا اسکی کیا ضرورت ہے پینشن ہے ناں میری تم کیوں خود پر اور بوجھ ڈال رہی ہو،، صادان نے تڑپ کر کہا

بابا میرا ایسے پڑھانے سے مُجھ پر کوئی بوجھ نہیں پڑ رہا اور میں اپنی خوشی سے پڑھا رہی ہوں آپ پلیز ٹینشن نہ لیں دوائی وقت سے کھا لینا،،

اوکے چیمپئن اللہ حافظ،، جاتے ہوئے شاہ میر کو کہتی باہر نکل گئی پیچھے صادان صرف افسوس کر تا رہ گیا جس عمر میں لڑکیاں ماں باپ سے اپنے ناز اٹھواتی ہیں اُس عمر میں اس نے کتنی زمہ داریاں اپنے کندھوں پر اُٹھا رکھی تھیں

کالج سے فارغ ہوتے ہی وہ اکیڈمی آ گئی تھی،،۔

مے آئی کم ان میم، آفس کا دروازہ کھٹکھاتے اجازت طلب کی

آئیں پلیز،،اجازت دی

میرب نے بتایا تھا مجھے آپ کے آنے کا کیسی ہو،،اپنائیت سے پوچھا

اللہ کا شکر ہے میم،،

آنٹی کہو میری دوست کی بیٹی ہو یار تُم، ہنس کر کہا

اوکے آنٹی، اُسنے بھی مسکرا کر کہا

OWC NHN OWC NHN
NovelHiNovel.Com
OnlineWebChannel.Com

اچھا مجھے میٹرک کے لیے ٹیچر کی ضرورت تھی تُم بتاؤ کون سے سبجیکٹ پڑھانے ہیں؟

مجھے کسی بھی سبجیکٹ سے مسئلہ نہیں ہے پر میں پری انجینئرنگ کی سٹوڈنٹ ہوں تو میتھس اور فزکس زیادہ ٹھیک رہیں گے، پر اعتماد لہجے میں بولی

دیٹس گریٹ، آؤ میں تمہیں کلاس سے ملواتی ہوں آج انٹروڈکشن ہو جائے کل سے پراپر کلاسز، اٹھتے ہوئے کہا

اوکے ٹھیک،، اُس نے بھی پیروی کی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

شام کو وہ تھکی ہاری جب گھر پہنچی تو لاؤنج سے آتی آوازوں نے اُسے متوجہ کیا، سیدھا اندر جانے کے بجائے کچن کے راستے آئی

کون آیا ہوا ہے آمنہ،، کچن میں موجود آمنہ سے پوچھا

تایا ابو اور تائی امی آئیں ہیں اپنے مہمانوں کے ساتھ،،۔

ہیں کیوں؟ حیران ہوئی ایسا پہلے نہیں ہوا تھا کبھی

آپ کا رشتا لائیں ہیں کسی رشتے دار کے لئے مجھے اتنی ہی آواز آئی تھی پھر بابا نے مجھے بھیج دیا

کیا مطلب، پاگل تو نہیں ہو گئی وہ،، اُسے غصہ آرہا تھا

اچھا مجھے دو چائے بن گئی ہے تو میں لے کر جاؤں،، آمنہ کے ہاتھ سے چائے کی کیتلی لیتی ٹرالی میں لگائی اور گھسیٹتی لاؤنج میں لے گئی

السلام وعلیکم ،اجتماعی سلام کیا

وعلیکم السلام آگئی بیٹا،،تائی امی نے خلافِ معمول پیار سے پوچھا ویسے تو وہ کترائی ہوئی ہی رہتی تھیں

جی، مُسکرا کر کہا اور چائے سرو کرنے لگی

آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو،اجنبی خواتین میں سے ایک نے کہا اُس نے اُن کے ساتھ آئے پکی عمر کے نوجوان کو سر تا پیر گھور کر دیکھا اور اُنکے ساتھ جا کر بیٹھ گئی

کیا کرتی ہو آپ،، سموسہ سے بھرے منہ کے ساتھ ایک خاتون نے پوچھا

سیکنڈائر کی سٹوڈنٹ ہوں اور ساتھ اکیڈمی میں پڑھاتی ہوں،، بات کرتے ہوئے زبردستی

کی مسکراہٹ صاف واضح تھی

تُم نے پڑھانا کب شروع کیا، تایا فوراً بولے

آج پہلا دن تھا،، مطلع کیا

اچھا تو پھر آخری دن بھی آج ہی تھا تمھارے پیپرز کے فوراً بعد ہی شادی کی تاریخ رکھیں گے تو تیاریاں کرنا کیا ضرورت ہے جا کر پڑھانے کی اور تھکنے کی،،

میری شادی میرے علم میں لائے بغیر طہ بھی ہو گئی،، ماں سے اپنے باپ کو دیکھا

تو اتنا اچھا رشتہ ہے نہ کرنے کا جواز ہی نہیں ہے،، جواب صاد ان کے بجائے اُسکے بھائی نے دیا

بابا،، اُنہیں دوبارہ پکارا

نہیں بیٹا میں نے ابھی ہاں نہیں کی یہ لڑکا ہے یہ اسکی امی اور یہ اُسکی بہن تُم خود دیکھ لو اگر تمہیں پسند آئے تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔، دانستہ بات ادھوری چھوڑی نور کے کندھوں سے جیسے بوجھ ہلکا ہوا ہو

کون لڑکا،، حیرانی سے ادھر ادھر دیکھا

یہ سامنے ہی تو ہے اپنی دکان ہے اُسکی بیوی شادی کے کچھ مہینوں میں ہی فوت ہو گئی تھی میرے خاندان سے ہے بڑا بھلے مانس لڑکا ہے،، تائی امی نے جواب دیا

تائی جان بہت ادب سے ایک بات پوچھنی تھی آپ سے، لہجہ ایک حد تک پر سکون رکھتی اس سات سالہ لڑکی نے کہا

ہمم،، کھانے میں مصروف تائی نے سر ہلایا

جب رشتا اتنا ہی اچھا تھا تو آپ نے اپنی بیٹی کو چھوڑ کر یہ احسان مُجھ پر کرنے کا کیوں سوچا،، آواز دھیمی تھی مگر لہجہ بول رہا تھا

کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم اپنی تائی سے، تایا بھڑکے

آپکو یہ نظر آرہا ہے کہ میں کیسے بات کر رہی ہوں یہ نہیں نظر آرہا کے تائی جان نے مجھ سے دوگنی عمر کے نوجوان کا میرے لیے رشتا لایا ہے، آواز دھیمی رکھنے کی کوشش نہیں کی گئی ساتھ بیٹھی مہمان خواتین اس لب ولہجہ پر تیوری چڑھاتے پیچھے کو کھسکی تھیں

کیا کمی ہے اس رشتے میں اچھا کھاؤ گی عیش کرو گی یوں محنت نہیں کرنی پڑے گی،، تائی اپنی بات پر ڈٹی ہوئی تھیں

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ تو بات یہ ہے کے میں ایسے کسی احسان لینے سے باز رہی یہ رشتا آپ اپنی جان سے پیاری بیٹی سے طہ کریں مجھے زیادہ خوشی ہو گی، آپ لوگوں نے چائے پی لی؟

پہلی بات تائی کو کہتی ان مہمان خواتین سے بولی اُنہوں نے سر ہلایا

اوکے تو آپ لوگ آئے خوشی تو نہیں ہوئی مگر مہمان اللہ کی رحمت ہوتے ہیں اِس لیے کچھ کہہ نہیں سکتی ہاں آئندہ اس ایڈریس پر بھولے سے بھی نہیں آنا آپ کے جانے سے خوشی ہو گی،، مُسکرا کر کہتی اُنہیں پہلو بدلنے پر مجبور کر گئی

صادان تُم دیکھ رہے ہو اپنی اولاد کو جسے بات کرنے کی تمیز تک بھول گئی ہے، اُسکے بھائی نے پُکارا

ٹھیک کہہ رہی ہے نور کوئی جوڑ نہیں بنتا میری بیٹی کا اس آپکے لائے نوجوان سے،،

پُرسکون مسکراہٹ سے کہا

دیکھ لینا یہ لڑکی کوئی گل کھلائے گی،،غصے سے کہتے وہ باہر نکل گئے پیچھے سب باری باری خاموشی سے باہر تھے،،

آمنہ میر آؤ چائے پیو باتوں میں مہمانوں کو زیادہ کھانے کا موقعہ نہیں ملا ایسے ہی چیزیں ضائع ہو نگی،،نورا ایسے تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بلال کے قتل کو ایک مہینے سے اوپر ہو چکا تھا مگر اصل قاتل کا پتہ نہ چل سکا تھا، سی سی ٹی وی کیمرے سے جو شخص گولی مارتے نظر آیا تھا وہ ایک پیشہ ور قاتل تھا مگر ابھی تک اُسکا بھی پتہ نہیں چلا تھا

انکل اتنے دن ہو گئے ہیں پولیس کو کیوں نہیں مل رہے قاتل،، زین آفس میں بیٹھے جواد سے بولا

پولیس اپنی طرف سے کوشش تو کر رہی ہے ناں بیٹا، اور ویسے بھی وہاں کیس کو فالو کرنے کے لئے کوئی نہیں ہے، سمجھانا چاہا

وہاں ماموہیں پھوپھاہیں میرے وہ دیکھ رہے ہیں ناں تفتیش،،

ہمم، جواد نے سمجھتے ہوئے کہا

دیکھو زین وہ سب لوگ تمھارے سامنے کہہ رہے ہیں کے ہم تھانے جارہے ہیں پولیس سے تعاون کر رہے ہیں مگر ایسا نہیں ہے میں جب بھی پتہ کرتا ہوں معلوم ہوتا ہے کے ہفتوں سے کوئی نہیں آیا، میرا مقصد تمہیں اُن سے بدگمان کرنا نہیں ہے سب کی اپنی زندگی ہے اپنی ترجیحات ہیں، اُنہیں نہ بلیم کرو خود سے کام کرنا شروع کرو بلال کے قاتل

کو پولیس آج نہیں تو کل پکڑ ہی لے گی اور ماسٹر مائنڈ کا بھی معلوم ہو جائے گا، مگر یہ سوچا ہے تم نے جس انسان نے روشنی میں بلال جیسے جانے مانے انسان کو قتل کر دیا ہے وہ تُم لوگوں کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے، اسلام آباد منتقل ہونے کا فیصلہ اچھا تھا بھی کا اب تُم نے آفس جوائن کر لیا ہے ہمت بھی کر لو اور اپنی بہن بھائی دادی اور اماں کو پروٹیکٹ کرو، سمجھ رہے ہو ناں میری بات؟

جی انکل آپ مجھے کام سمجھا دیں میں دیکھ لونگا،، عزم سے کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

وقت گزرتا گیا اور ان سب کی زندگیوں کی گاڑی بھی اپنی رفتار سے سفر کرتی رہی، زین نے اپنے باپ دادا کا کاروبار سنبھال رکھا تھا، بلال کو قتل کرنے والا شخص ایک دو اور قتل کے الزام سمیت اسکے قتل میں گرفتار ہو چُکا تھا مگر اصلی قاتل کا نام اپنی زبان پر نہیں لایا تھا،،

نابی ساتویں جماعت میں پروموٹ ہوئی تھی جبکہ آمنہ نے میٹرک پاس کر کے کالج میں داخلہ لے لیا تھا اور نور نے سیکنڈ ایئر کے پیپرز کے بعد یونیورسٹی میں داخلے کے لیے اپلائے کیا تھا، شاہ میر دس سال کا ہو گیا تھا مگر اُسکی اسکولنگ تینوں بہنیں اور والد کر رہے تھے، اُسے دُنیا سے بالکل ہی چھپا کر بھی نہیں رکھا گیا بلکہ باہر کھیلنے، شوپنگ اور گھومنے لے جایا جاتا تھا اور نہ ہی اسے اُن لوگوں میں رہنے دیا گیا تھا جو اُسکی ذات کی نفی کریں بلکہ مکمل اعتماد فراہم کیا گیا تھا، اُنکے تایا چچا سے تعلقات رشتے سے انکار کے بعد سے ختم ہی تھے،،

میرب کے والد کا انتقال ہو گیا تھا، بھائیوں کے برے رویہ کا اثر نابی پر نہ پڑ جائے اس لیے اُسے نور کی طرف ہی چھوڑ دیا تھا ہاں فون پر بات روز ہی ہوتی تھی اور ملاقات بھی ہوتی رہتی تھی، آج کل میرب کو کچھ کمزوری محسوس ہو رہی تھی اور طبیعت خراب رہتی ڈاکٹرز نے جس بات کا شک ظاہر کیا تھا اسکے سچ ہونے کا سوچ کر ہی اُسکا دل ڈر رہا تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ ٹیسٹ کی رپورٹ کو ویران نظروں سے دیکھتی میرب نے خود کو کہتے سنا تھا،،

حوصلار کھو میرب ابھی اس بیماری کا علاج ممکن ہے اگر اللہ نے چاہا تو تُم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی،، اُسکی کولیگ نے کہا جس کے کہنے پر ہی اس نے اپنے ٹیسٹ کروائے تھے

پچھلے کچھ عرصے سے اُسے سانس لینے میں، کھانا نگلنے میں، سونے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا ساتھ ہی تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہو رہی تھی، پہلے تو والد کی بیماری پھر وفات میں اُسے محسوس نہ ہو سکا اب ایک کولیگ کے خدشہ ظاہر کرنے پر ٹیسٹ کروائے تو کینسر کی تشخیص ہوئی تھی، اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس سے اپنے دُکھ کا اظہار کرے اپنی تکلیف بتائے، تھکے تھکے سے قدموں کے ساتھ ہی کلینک سے نکل کر ڈاکٹرز کے سائڈ روم میں آگئی، بہن اُسکی کوئی نہیں تھی جسے چیخ چیخ کر اپنی تکلیف بتاتی، بھائی پہلے ہی اس سے نالاں تھے، شوہر اُسکا ساتھ نہیں تھا ایک دوست تھی قریبی وہ بھی شادی کر کے دوسرے دیس چلی گئی تھی وقت مختلف ہونے کی وجہ سے قربت اُتنی نہیں رہی تھی، ایک اُسکی اولاد ہی تھی جس سے وہ بات کر سکتی تھی ایک لمحے کو دل نے کہا نور کو بتادے، دماغ نے کہا کیوں بچی کو اور پریشان کرتی ہو پہلے ہی اُس نے بہت کچھ دوسروں کے نصیب کا سہا ہے مگر

دل کی بات مانتی رپورٹس کی تصویر لیتی نور کے نمبر پر واٹس ایپ کردی اور آنکھیں موند کر صوفے کی پشت سے لگا دیے،

مما کا میسج، نور جو ابھی کلاس لے کر آفس آئی تھی میسج رنگ ٹون پر چونکی،، رپورٹس کو پہلے تو نا سمجھی سے دیکھتی رہی پھر کچھ سمجھنے لگی باقی کی مدد گوگل سے لینے کے بعد جب بات پوری سمجھ آگئی تو اُسکا دل چاہا کہ وہ ابھی اکیلی ہوتی اور دھاریں مار کر روتی قسمت نے ایک اور امتحان تیار کر لیا تھا ابھی ہی تو صادان صحت یاب ہوا تھا،، ہمت کرتی میرب کو فون ملاتی اکیڈمی سے نکل گئی اب اُسکی اور کلاس نہیں تھی

کیسی ہیں آپ،، آواز نم تھی

زندہ ہوں، تھکی ہوئی ہو جیسے۔

ایسی باتیں نہ کریں مما پلیز آپ ٹھیک ہو جائیں گی، اُس کو ہمت دی یہ خود کو تسلی واضح

نہیں تھا

ہاں دعا کرو،، بس اتنا کہا

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟ مدھم اُمید کے ابھی زیادہ نہیں پھیلا ہو سرطان

علاج کیا جا سکتا ہے مگر اُمید کم ہے،،

ہاں تو علاج اگر ممکن ہے تو پریشان نہ ہوں آپ ٹھیک ہو جائیں گی،، چلتی ہوئی بس سٹاپ کی طرف جا رہی تھی دور سے بس آتی دکھائی دی تو رک گئی

اپنی بہنوں کا خیال رکھنا نور، تُم بہت ہمت والی ہو بیٹا،،

مما آپ رویں نہیں پلیز سب ٹھیک ہو گا ان شاءاللہ آپ پلیز علاج شروع کروائیں میں

آمنہ نابی کو لے کر صبح آپ سے ملنے آؤں گی،،بس آچکی تھی الوداعی کلمات کہتی اندر بیٹھ گئی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

نہیں مہروز ایسی بات نہیں ہے کیان اپنا ہی بچہ ہے ہماری آنکھوں کے سامنے بڑا ہوا ہے مگر آمنہ ابھی چھوٹی ہے،،صادان نے کہا

میں یہی تو کہہ رہا ہوں کے ابھی نکاح کر لیتے ہیں بچوں کا کاغذات بننے تک آمنہ بیٹی کے امتحان ہو چکے ہونگے باقی کی پڑھائی وہ ادھر آ کر کر لے گی، کیان کی اچھی جوب ہے اور وہ یہ زمہ داری لینے کو بھی تیار ہے تو ہم کیوں روڑھے اٹکایں، تم بچیوں سے بات کرو میرب سے پوچھو اور ہمیں جواب دو اگلے ہفتے ہم آرہے ہیں پاکستان تو نکاح کر دیا جائے،، فون سکرین پر نظر آنے والے شخص نے کہا

اچھااب فون رکھو میں بات کرتاہوں سب سے اگراُنہیں اعتراض ہواتو میاں نہ ہی ہے رشتے کو،،جان چھوڑانے والے انداز میں کہا

ہاں تُم بات کرو بچیوں سے میرب سے ہم خود بات کر لیں گے سب مان جائیں گے اور خیر سے سب ہو جائے گا،،عزم سے کہا صادان نے اچھااچھا کہتے فون کاٹ دی اور پاس بیٹھے شاہ میر کو دیکھا جو بظاھر کتاب پر نظریں جمائے اُسکی باتیں سن رہا تھا،،

میر آپ نے کچھ سنا؟

نہیں ڈیڈ کچھ خاص نہیں بس اتنا پتا ہے کہ آمنہ آپی کا کیان بھائی کے لئے رشتا آیا ہے اور میں یہ بات سب کو بتا کر آیا،،کہتا بھاگ کر کمرے سے نکل گیا۔

میر رکو میں خود بتاؤں گا،وہ کہتے رہ گئے مگر میر کی سب کو اونچی آواز میں بتانے کی آوازیں بخوبی اندر سنائی دے رہی تھیں،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

مہروز اور اُسکی بیوی میرب اور صادان کے کالج کے وقت کے دوست تھے، دونوں کی محبت کی شادی پھر طلاق اور صادان کی بیماری اور اب میرب کی بیماری سب اُنکے سامنے ہوا تھا، مہروز پڑھائی ختم ہوتے ہی نوکری ملنے پر فیملی سمیت لندن منتقل ہو گیا تھا اُسکا ایک ہی بیٹا تھا کیان جو اب اپنی پڑھائی مکمل کر کے ایک اچھی نوکری پر تھا، انکی آنکھوں کے سامنے ہی اُسکا سارا بچپن اور جوانی تھی، رشتا اچھا تھا اور پھر شادی کے بعد آمنہ اپنی آگے کی پڑھائی لندن سے مکمل کر لے گی اس لیے ہاں کر دی گئی،،

مہروز کی فیملی ایک ہفتہ پہلے پاکستان آگئی تھی اُنکا قیام پندرہ دن کے لئے ہی تھا، شروع کے دن تیاریوں میں مصروف رہے اب بلآخر وہ دن آگیا تھا جب اُنکا نکاح ہونا تھا تقریب گھر کے لان میں ہی تھی دونوں خاندانوں کے قریبی لوگوں نے ہی شرکت کرنی تھی صادان کے بہن بھائیوں نے رشتے سے انکار کے بعد جو بائیکاٹ کیا تھا اس اچانک شادی پر جاسوسی

رگ کی وجہ سے اُنہیں نکاح میں شریک ہونا ہی تھا یہی حال میرب کے بھائیوں کا بھی تھا البتہ بریحہ میرب کے بھائی کی بیٹی ہر چیز میں پیش پیش تھی،،ایجاب وقبول کے بعد نور اور نابی کے ساتھ چلتی آمنہ کیان کے ساتھ لا کر بیٹھائی گئی،،

چلو ایک فیملی فوٹو ہو جائے اب،،میرب مما آپ بھی آئیں ڈیڈ کھسکنا نہیں ادھر سے،، میرب کو پکارتے میر نے،صادان کو بھی مخاطب کیا آپی آئیں ناں،،

فوٹو گرافر کے اشارے پر ایک ہی اسپاٹ کو دیکھتے سب نے مُسکرا کے تصویر بنائی ایک مکمل خاندان کی طرح جس کو ٹوٹے برسوں بیت چُکے تھے مگر زخم ابھی بھی نہیں بھرے تھے، زبردستی بیٹھے صادان اور میرب تصویر کے بنتے ہی فوراً اٹھ کر الگ جگہوں پر چلے گئے،، مسز مہروز کے ساتھ آ کر بیٹھتی میرب نے آنکھوں کے کنارے سے آنسو صاف کیے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میرب کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی سرطان خون میں پھیل چکا تھا، کیمو تھیراپی کی طرف جایا گیا، آمنہ کے سسرال سے آئے مہمان واپس چلے گئے تھے اور میرب کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا، اکیڈمی سے چھٹیاں لیتی نور اُن کے پاس ہسپتال میں ہی رہ رہی تھی یورنیورسٹی میں آج کل سیمسٹر بریک تھا۔

آپی؟؟ آمنہ کچن میں برتن سمیٹ رہی تھی جب نابی نے اُسے پُکارا،،

جی،، کام میں مصروف بولی

مما ٹھیک ہو جائیں گی ناں؟ تسلی چاہی کام کرتی آمنہ کے ہاتھ ایک لمحے کو رکے

جی ان شاءاللہ، آپ اُن کے لیے دعا کرنا تو وہ بلکل ٹھیک ہو جائیں گی، اُس کی طرف دیکھتی نرمی سے کہا

مگر میں نے فون پر دیکھا تھا کے کینسر ٹھیک نہیں ہوتا،، افسوس بھری آواز تھی

نہیں ایسے نہیں کہتے، ہم سب اللہ سے دعا کریں گے ناں تو ٹھیک ہو جائیں گی مما دیکھو پہلے بابا بھی تو بیمار تھے ناں ہم سب نے دعا کی تھی اب وہ ٹھیک ہو گئے ہیں مما بھی ٹھیک ہو جائیں گی، ائس کریم کھانی ہے؟ بات بدلی

نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا،

تو کیا دل کا چاہ رہا ہے؟

میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ آپی میر مما اور بابا ایک ساتھ رہیں اور بابا بھی بیمار نہ ہوں اور مما بھی، سادگی سے کہا

نابی گڑیا آپ پریشان نہ ہوں ڈاکٹر اُنکا ٹریٹمنٹ کر رہے ہیں تو وہ ٹھیک ہو جائیں گی ہمیں

ابھی اللہ سے دعا کرنی ہے کے وہ ہماری مما کو ٹھیک کر دیں،،اللہ میاں دعائیں سنتے ہیں،،

پر آپی میں جب نانا کے گھر رہتی تھی میرا دل کرتا تھا کہ آپ آئیں اور بابا بھی تو میں دعا کرتی تھی پر آپ نہیں آتی تھیں،،

کیوں کے ہمارا گھر تو یہاں تھا ناں،ابھی چھوڑو اُنہیں بس مما کے لیے دل سے دعا کرو ہمیں اُنکی ضرورت ہے کرو گی ناں دعا؟

جی،ہلکا سا کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کیا ہوا امیر آج خاموش ہو،،شاہ ویر نے اسٹڈی میں آتے ہی وہاں بیٹھے میر سے پوچھا اُنکی اچھی دوستی ہو گئی تھی

ایسے ہی بس میری مما بیمار ہیں اُن کے لیے پریشان ہوں ؟

کون نُور میم ؟

ارے نہیں وہ تو میری آپی ہیں مما بیمار ہیں،،

اوہ اچھا کبھی دیکھا نہیں تھا ناں اُنہیں تب،،

کیسے دیکھیں گے وہ ہمارے ساتھ نہیں رہتی تھیں،،

اچھا کیا ہوا ہے اُنہیں،

کینسر،،اُس نے خود کو کہتے سنا

اوہ، اتنا ہی کہہ سکا آنکھوں کے سامنے ایک مسکراتا چہرہ نمودار ہوا

کیا ہوا آپ کیوں چپ ہو گئے؟

میرے بابا کو بھی کینسر ہوا تھا؟

تو وہ اب ٹھیک ہیں،، اُمید سے پوچھا

نہیں اُنکی ڈیتھ ہو گئی تھی،

ایم سوری، کب ہوئی،،

جب میں نے پڑھنا شروع کیا تھا تب، گھر کو چلانے والے صرف وہ ہی تھے اچانک ہی کچھ

دن بیمار ہوئے اور فوت ہو گئے پھر بہنیں تھیں مما تھیں اُن کے لیے مجھے پڑھائی کے ساتھ ہی جوب کرنی پڑی تھی،، آنکھوں میں نمی واضح تھی

آپ نے کبھی پہلے ذِکر نہیں کیا تھا،،

ہاں کبھی آپ نے پوچھا ہی نہیں،، زبردستی مسکرا کر کہا

اللہ آپ کو صبر دیں یہ پانی پیئیں،، پانی کا گلاس اُسکی طرف کیا جسے اس نے تھام لیا آپی جو چیزیں آپ نے کہیں تھیں میں نے رکھ لی ہیں اب میں گھر سے نکلنے والی ہوں کچھ اور چاہیے تو ابھی بتائیں،، فون کان سے لگائے تیز تیز چیزیں بیگ میں ڈالتی آمنہ نے کہا

نہیں آمنہ تُم لوگ جلدی جاؤ اب، مما بار بار پوچھ رہی ہیں تُم لوگوں کا،، دھیمی آواز میں کہا وجہ سامنے غنودگی میں لیٹا وجود تھا، میرب تھوڑے ہی دنوں میں برسوں پُرانی مریضہ لگ رہی تھی، ہاتھ اور بازؤں پے جگہ جگہ سوئیوں کے نشان اُسکی تکلیف چیخ چیخ کر بتا رہے

تھے، دشمن بھی دیکھتا تو اُسکا دل پگل جاتا مگر اُس کے بھائی بھابھی ایک بار ہی جو آئے تھے دوبارہ شکل نہیں دکھائی، وجہ مہنگے علاج پر متوقع خرچہ تھا،،

ماں کے بیڈ کے سامنے رکھی کرسی سے ٹیک لگائے نور بہت غور سے اپنی ماں کے نقوش دیکھ رہی تھی،، جو کتنے تھکے تھکے سے معلوم ہوتے تھے،،

پانی،، میرب کی آواز پر ہوش میں آئی اور اُٹھ کر اس کے منہ میں پانی ڈالا

آمنہ نابی نہیں آئیں ابھی تک،، حلق سے بمشکل آواز نکالتی نور سے مخاطب ہوئی

پہنچنے والی ہونگی مما ابھی تھوڑی دیر پہلے بات ہوئی تھی گھر سے نکل گئی تھیں،، دفعتاً دروازہ نوک ہوا اور وہ اندر داخل ہوتی دکھائی دیں

یہ لیں آگئی آپ کی شہزادیاں مسکراتے اٹھ کھڑی ہوئی،،

مما آپ کیسی ہیں؟قریب آتے دونوں نے باری باری اُس کے ہاتھ چومے اور خریت دریافت کی

تکلیف میں ہو،،نور کی نظروں نے حیرانی سے اُس چہرے کو دیکھا جس نے اتنے عرصہ چپ چاپ صبر سے تکلیف براداشت کی آج پہلی بار کہا کہ تکلیف میں ہے تینوں ماں کی طرف لپٹیں

مما آپ بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی،،آنسوں سے آمنہ نے کہا

میری بات سنو آپ تینوں،باری باری تینوں کے چہروں کو ہاتھ سے چھو کر محسوس کرتی اُس نے کہا

مانا کہ میرے نصیب کے لکھے دُکھ تُم لوگوں کو بھی جھیلنے پڑے ہیں،یہ دنیا،یہاں کے

لوگ پل پل تمہیں آزماتے رہے تھے،اس چھوٹی سی عمر میں تُم تینوں نے بہت کچھ سہا ہے ،زندگی بہت مشکل رہی ہے مگر یاد رکھنا سب کچھ ایسا نہیں رہے گا ہمیشہ،،دھیمی آواز میں مشکل سے بول رہی تھی

مما ایسے نہیں کہیں پلیز،،نور فوراً بولی

تُم لوگوں نے ہمیشہ ثابت قدم رہ کر مجھے اور اپنے باپ کو مان بخشا ہے،ہم دونوں کے دل سے دعائیں لی ہیں میرے بچو بسترِ مرگ پر پڑی تُم لوگوں کی ماں دعا دیتی ہے تُم لوگ مٹی میں بھی ہاتھ ڈالو سونا بن جائے،،

ایسے نہیں بولیں پلیز آپ کو درد ہو رہی ہے ڈاکٹر کو بلاؤں؟آمنہ فوراً بولی

مجھے پتا ہے میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے مگر مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میرے نصیب کے کانٹے تُم لوگوں کو بھی چننے پڑے ہیں،،

نفی میں سر ہلاتی اُسکی بیٹیاں اُسے بار بار آرام کرنے کا کہہ رہی تھیں،،

کبھی اپنے باپ سے بد ظن نہ ہونا اُسے مجبور کیا گیا تھا مجھے چھوڑنے اور دوسری شادی کے لیے اُس کی ذندگی بھی ہماری طرح نامکمل رہی،

بس یہ یاد رکھنا تمھارے راستے میں چاہے جتنی بھی دشواریاں آئیں تُم لوگوں کو آگے بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا،اپنا حق کبھی نہیں چھوڑنا اور اپنی ماں کے نام پر داغ نہ آنے دینا،، بمشکل الفاظ ادا کرتی بولے جا رہی تھی

آپ ایسے نہ کہیں مما پلیز ہمیں تکلیف ہو رہی،، نور نے روتے ہوئے کہا

میں تُم لوگوں سے بہت پیار کرتی ہوں اگر ہم اس جہان میں اکٹھے نہیں رہ سکے تو کیا ہوا اگلے جہاں میں مل لیں گے،،

میری قبر ابّا کی قبر کے پاس بنوانا، کفن میری الماری کے اوپر کے خانے میں پڑا ہے اور دفنانے کے اخراجات کے لیے میرے اکاؤنٹ میں رقم موجود ہے، میرے لیے صدقہ جاریہ بننا اللہ کے حوالے لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ،، وہ تینوں اُسے جنجھوڑتی رہ گئی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میرب کی وصیت کے مطابق کسی کا بھی احسان نہ لیا گیا اُس کے اکاؤنٹ سے رقم نکلوا کر قل اور تدفین کا بندوبست کیا گیا تھا،، تین دن دنیاداری کے لیے اُن کی ممانیوں نے اُنہیں برداشت تو کیا تھا مگر رویہ درست کرنے کی زحمت نہ کی تھی،،

مما بہت تکلیف میں تھیں بابا،، گھر واپس آ کر اب وہ سب صاداان کے کمرے میں بیٹھے اپنا حالِ دل بیان کر رہے تھے،،

بیٹا تمھاری ماں بہت صابر خاتون تھی ساری زِندگی اتنی تکالیف اٹھائی مگر کبھی گلہ نہیں کیا تھا، میرا اُن کے ساتھ جتنا وقت گزرا تھا بہت خوبصورت تھا، پتا نہیں کیوں میں لوگوں کی باتوں میں آ گیا تھا مجھے معاف کر دو آپ لوگ میری وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو سفر کرنا پڑا ہے،،آنسو چھپانے کی کوشش نہیں کی گئی تھی،،

بابا آپ ایسے نہیں کہیں ہمیں آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے یہ سب ایسے ہی ہمارے نصیب میں لکھا گیا تھا اور ویسے بھی یہ سب نہ ہوتا تو کیا ہمیں لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات کی قدر دلوانا آتا؟؟

آپ شرمندہ نہ ہوں پلیز،،اُس کے پاس آتی نور نے نرمی سے کہا،،

آپ نے اور مما نے کبھی اپنے پیار میں کمی نہیں آنے دی آپ گلٹی نہ ہوں ہماری زندگیوں میں خلا نہیں ہے،ماں کی کمی اب تو کوئی چیز پوری نہیں کر سکتی مگر ہمیں ماضی کو لے کر کوئی گلہ نہیں ہے،،آمنہ نے پُر نم آنکھوں سے کہا،،

آؤ میر نابی میرے پاس دونوں کو خود سے لگاتے چھوٹے دونوں کو بھی پاس بلایا، بڑی دونوں اولادوں نے چھوٹے بہن بھائیوں کو ماں بن کر پالا تھا اُنہیں اچھے برے کی تمیز سکھائی تھی جو عموماً خود ماں باپ سیکھانا بھول جاتے ہیں۔

------------ Jeena he tou hai by Zarom ----------

زین نے باپ کا کاروبار سمبھال لیا تھا، جواد نے اُسکی پوری طور پر مدد کی تھی سب کچھ بہتر ہو رہا تھا سوائے اس کے دل کی حالت کے، فوراً ہی زمہ داریاں پڑ جانے کی وجہ سے اُسے باپ کی جدائی کا غم منانے کا کسی سے شیئر کرنے کا موقع ہی نہیں ملا یہی وجہ تھی کہ وہ خود کو اکیلا محسوس کرتا تھا، حلقہ احباب بھی بس قریبی لوگوں تک ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا،،

آج بھی جمعہ کی نماز کی غرض سے مسجد آیا تھا مگر ہمیشہ کی طرح روح کو سکون دلاتے ماحول سے اٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا، گھنٹہ بھر بیٹھنے کے بعد چلتا باہر نکل گیا۔

بابا آپ فارغ ہیں،، صادان کے کمرے کا دروازہ نوک کرتی نور نے کہا

جی بیٹا آؤ،، عینک اتار کے کتاب سائڈ پر رکھتے کہا

مجھے آپ سے بات کرنی ہے،، اُن کے ساتھ آ کر بیٹھتے کہا وہ یونیورسٹی کے تیسرے سال میں تھی آمنہ لندن جا چُکی تھی ماں کے جانے کا غم ہی تھا جو سادگی سے رخصتی اور ولیمہ پر ہی یہ شادی مشتمل رہی

میں اور بریحہ چاہ رہے ہیں کے کاروبار شروع کریں، بات کا آغاز کیا

اچھی سوچ ہے،، حوصلا افزائی کی

کیا پلان ہے؟

ہمیں کچھ ہنر مند خواتین کا معلوم ہوا ہے جو ہاتھ سے چیزیں بنا کر بیچتی ہیں ہم اُن سے خرید کر آگے آنلائن بیچنے کا سوچ رہے ہیں، آپ کیا کہتے ہیں

آئیڈیا اچھا ہے اللہ تمہیں کامیاب کرے اور یاد رکھنا ہم جو کام بھی شروع کرتے ہیں اچھے اور برے رویے دونوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ثابت قدم رہنا ہمت نہ ہارنا اور یاد رکھنا ہر قدم پر اپنے باپ کو اپنے ساتھ پاؤ گی،، مُسکرا کر نور کو ہمت بخش رہے تھے

تھینک یو بابا،، اُن کے ساتھ لگتے کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

السلام و علیکم دوست کہاں غائب ہو آج کل کہیں کوئی چکر وکر تو نہیں چل رہا جو اتنے

مصروف ہو،، حسنین افس ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوتے ہی بولا

نہیں یار ایسے ہمارے نصیب کہا،، بغل گیر ہوتے زایان نے مصنوئی آہ بھری

ارے ارے اتنے ہی ارمان ہیں تو ہمیں بتاؤ بندہ بشر خود جا کر شاہ نور مادام سے رابطہ کر کے

آپ کی سیٹنگ کرواتا ہے،، آنکھ دباتے کہا

بکواس نہ کراو،، کہیں دل کا بھید نہ کھل جائے فوراً بولا

جی،، نہ خود اپنی سیٹنگ کرنا نہ میرے بارے میں سوچنا، آہ بھری

نہیں تمھارے بارے میں تو سوچ سکتا ہوں اب اتنا ظلم نہیں ہے،، آفردی

اچھا تو صاحب نے نور سے بات کی بریجہ کے لیے،، عام سے لہجے میں کہا

میں پھر پوچھ رہاہوں نین سیریس ہے تو؟ تصدیق چاہی

یار میں نے بہت سوچا اس بارے میں،، ٹانگ پر ٹانگ رکھتے کسی ماہر بزنس مین کی طرح بات کا آغاز کیا

جی پھوٹیں غلام منتظر ہے،، اُسکی اوور ایکٹنگ پر جل کر کہا

جی تو میں کہہ رہاتھا کہ میں نے سوچا کہ لڑکی اچھی ہے اور میں نے شادی بھی تو کرنی ہے تمھاری طرح گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں نام تو نہیں لکھوانا شادی نہ کرکے تو بریحہ سے کر لیتے ہیں شادی،، بھرپور اوور ایکٹنگ کا مظاہرہ کیا گیا

مجھے پہلے ہی شک تھا اچھا چل میں کرتاہوں نور سے بات، ہلکے پھلکے لہجے میں کہا

------------ Jeena he tou hai by Zarom -----------

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مما،، فون کے اسپیکر سے یشفع کی چیخنے کی آواز آئی

ایسا کیا کہہ دیا ہے میں نے جو تُم ایسے چلا رہی ہو،، زرا سخت لہجے میں کہا

آپ نے بھائی سے پوچھا؟

ارے میرا بیٹا ہے وہ میری بات رد نہیں کر سکتا ،اترائی تھی

ڈونٹ ٹیل می مما آپ نے بھائی کو بتایے بغیر ہی رشتے کی بات کر دی آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں،،۔

کیا مطلب کیسے کر سکتی ہوں ماں ہوں تُم لوگوں کی اور پورا حق رکھتی ہوں تُم لوگوں کی

زندگیوں کے فیصلے کرنے کی،،

اچھا پھر تو دادی بھی بابا کی ماں تھی ناں آپ نے کبھی اُن کو تو نہ بولنے دیا بابا کی کسی بات کر ،، ترکی بے ترکی جواب آیا

میں اپنے بچے کی بہتری کے لیے کر رہی ہوں زیادہ ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے، گڑ بڑا کر فون ہی کاٹ دیا

میم آپ بہت اچھا پڑھاتی ہیں آپ نہ جائیں ناں چھوڑ کر،، میم ہماری کلاس نہ چھوڑیں پلیز مینیج کر لیں، کلاس روم میں ہر تھوڑی دیر بعد ایسی آوازیں گردش کر رہی تھیں،، آج نور کا اکیڈمی میں آخری دن تھا،،

بچے میں نے آپ لوگوں کے ساتھ مل کر بہت کچھ سیکھا ہے۔ بہت مزہ آیا ہے پر کیا کروں مجبوری ہے مجھے اپنے کام کے لئے وقت نکالنا ہے آپ لوگ دعا کرنا میں کامیاب ہو جاؤں ،، بار بار اُنہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی چار سال اس ادارے کے ساتھ جڑے

رہنے کے بعد ایسے چھوڑنا اُسے بھی مشکل لگ رہا تھا مگر کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا،

اچھا میری بات سنئیں،، سب کو متوجہ کیا

آج سے پہلے میں آپ کو میتھس اور فزکس سولو کرنے کی ٹپس اور ٹرکس بتاتی رہی ہوں مگر آج جو باتیں میں آپ کو بتا رہی ہوں وہ ساری زندگی آپ کے کام آئیں گی،، سب غور سے اُسے سن رہے تھے

کوئی بھی انسان ہو نیک، بد، امیر، غریب کسی خوش نصیب کے علاوہ سب کو زندگِی میں کوئی نہ کوئی آزمائش ضرور ملتی ہے جو اگر دیکھیں تو ہمارے اپنے ہی کسی عمل کا نتیجہ ہوتی ہے یہ کبھی والدین کی وجہ سے کبھی نصیب سے،،

پتا ہے سمجھدار کون ہوتا ہے؟ جو مشکل حل کرنا جانتا ہو، جو خود کو اپنی ذات کو اور اپنی دماغی صحت کا خیال رکھنا جانتا ہو، آپ کو پتا ہے میں جب چھوٹی تھی مجھے صحیح سے اپنی اسکول

میٹس بھی نہیں یاد مگر ایک ٹیچر کا دل کو چھو لینے والا سبق نہیں بھولا،

اُنہوں نے کہا تھا کہ ہم جو بھی کوئی عمل کرتے ہیں اچھا یہ بُرا وہ ملٹیپلاے ہو کر ہماری طرف ہی آتا ہے اس لیے کوئی بھی عمل ایسا نہ کریں جو واپس خود برداشت نہ کر سکیں،،

کبھی کسی کو اُس کے ظاہر سے جج نہ کریں میک اپ اسٹائلنگ غرض ہزاروں چیزیں ہیں جو آپ کے ظاہر کو بدل دیتی ہیں اس لیے ہمیشہ اُسے چننا جو آپ کے دل کو مطمئن کرے،

اور ہمیشہ اپنی ذہنی صحت کو برقرار رکھنا وقت اچھا ہو یہ بُرا گزر جاتا ہے اُس کی یہی خاصیت ہے اس لیے کبھی بھی اپنی آنکھوں پر محبت کی یہ نفرت کی پٹی باندھ کر کوئی بھی فیصلے نہ لینا دماغ حاضر رکھنا اور اُس عزت کا پاس ہمیشہ رکھنا جو روز صبح گھر سے نکلتے ہی آپ کے ہاتھ میں خاندان بھر کی ہوتی ہے،اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے غلط طریقہ کبھی نہ استعمال کرنا محنت کرنا اور صدق و دل سے کرنا ایک دن خود پر فخر کرو گے،،دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی

تُم لوگوں کے لئے بہت ساپیار اللہ حافظ ، کہتی اُن سب کو ٹرانس کی کیفیت میں چھوڑتی باہر نکل گئی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

گھر میں داخل ہوتے ہی اُسے میر اور زنابیہ کی آواز سنائی دی،،

آپی مجھے پہلے نوڈلز بنا کر دیں، بعد میں شو دیکھ لینا ناں،، میر بولا

میر آپ تھوڑا صبر کریں پلیز اس شو میں بہت سی امپورٹنٹ انفارمیشن میں ختم کر لوں بنا دوں گی ناں،، ساتھ ہی زنابیہ کی آواز بھی گونجی

السلام و علیکم،، لائنج میں داخل ہوتے اونچی آواز میں سلام کیا وہ دونوں بھی متوجہ ہوئے

آپی مجھے بھوک لگی ہے، فوراً ہی میراُ سکی طرف پلٹا

کیا کھانا ہے آپ نے؟ اسے پیار سے پوچھا

نوڈلز،، معصوم شکل بنا کر بولا

آپی میں زنابیہ کو اتنا کہہ رہا تھا وہ میری بات ہی نہیں سن رہی، نروٹھے پن سے اطلاع دی

کیوں نابی،، صوفے پر گرتے انداز میں بیٹھتی اُسے پوچھا لہجہ نہ سخت تھا نہ نرم

مجھے یہ شو دیکھنا تھا ناں آپی،،

آپ کسی اور وقت بھی تو دیکھ سکتی تھی ناں؟ نجانے کیا سننا چاہ رہی تھی اُس سے وہ

سوری میر میں آپ کو بنا دیتی ھوں، فوراً ہی کہا

نہیں چھوڑو تُم میں بنا دیتی ہوں ابھی مگر سنو

ہمیں بہت بار اپنوں کے لیے بہت سی قربانیاں دینی پڑتی ہیں میری جان، اگر وہ ہماری زات کی نفی نہ کرتی ہوں تو ان چھوٹے چھوٹے جیسچر سے ہم اپنی دوسروں کی نظروں میں قدر بنوا سکتے ہیں،، نرمی سے اُس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی اُسے بہت کچھ سیکھا گئی تھی

آئیں میر آپ میرے ساتھ حجاب پنز اُتارتی میر کو مخاطب کیا

اوکے آپی، اُس نے بھی اسکی پیروی کی اور اب دونوں کچن میں کھڑے تھے

یہ پین لیں اس میں پانی ڈالیں اور فلیم آن کریں،، پین کی طرف اشارہ کرتی کُرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

آپی میں، نازوں سے پلے بچے نے حیران ہوتے کہا

جی میرا اگر کبھی میں اور نابی گھر میں نہ ہوئیں اور آپ کو بھوک لگی تو کیا کریں گے اس لیے آج میں آپ کو بتاتی ھوں ساتھ ساتھ بنائیں اور سیکھیں کسی پر بھی ڈپینیڈ کرنا ہم نے آپ کو نہیں سکھایا،،

مگر آپی، منمنایا

میر بات سنئیں گھر کی زمہ داری بیشک ایک عورت کی ہوتی ہیں اور گھر کے باہر جا کر کمانا مرد کا کام مگر، اب جب آج کے دور میں ہر جنس مل کر کام کر رہا ہے تو قباحت کیوں، دیکھیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے کام خود کیا کرتے تھے صحابہ کرام

بھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے تو ہم کیوں انا کا مسئلہ بنائیں، ٹھیک ہے میں آپ سے سارے کام نہ کرواوں گی نہ زمہ داری ڈال رہی ہوں بس آپ صرف اتنا سیکھ لو کے کبھی بھی کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ سمجھ آئی؟؟

جی ٹھیک ہے آپی،، سمجھ کر سر ہلاتا پین اٹھانے چل دیا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ویسے نور مجھے ڈر لگ رہا ہے پتا نہیں کیا ہو گا ہمارے کام کا،، بریحہ راستے میں کوئی دسویں بار یہ بات کہہ رہی تھی

ارے میری دوست سمجھو اس بات کو کے اگر کام نہ بھی چلا تو کون سا ہمارے گھر کا خرچہ رُک جائے گا یہ ہم سڑک پر آجائیں گے، ماشاءاللہ سے اتنے ذرائع ہیں کے ہمارے گھر ہمارے احسان کے بغیئر بھی چل جائیں تو کیا مسئلہ ہے تمہیں،،۔

نہیں دیکھو میں کہہ رہی تھی کہ یار ہمیں کوئی تجربہ بھی تو نہیں ہے ناں،،

تو کیا عقل اور دماغ بھی نہیں ہے؟؟

ہاں وہ تو ہے!

تو بدھو وہ اگر انسان استعمال کرے اور محنت کرے نیت صاف رکھے والدین کی دعا لے تو ہو ہی نہیں سکتا وہ کامیاب نہ ہو،،

ویسے آپس کی بات ہے ہمارے پاس یہ سب کچھ ہے!..خوش ہوئی

جی میری عقل سے نابلد دوست ہم اب رسک لے سکتے ہیں آگے جو اللہ کی مرضی،،ہنستے کہا

دونوں اُن ہنر مند خواتین سے معاوضہ کی منصوبہ بندی کے لیے جارہی تھیں جن کے ساتھ مل کر کام کرنا تھا، خود سے اُٹھایے اس قدم پے بہت سے خدشات تھے دل میں مگر قسمت آزمانے نکل گئی تھیں،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کیا ہو رہا ہے بہی،، آفس سے آیا تو سیدھا کھیلتی ایشل اور عرشمان کی طرف آگیا

بھائی میں مان کو یہ کارز دیکھا رہی تھی اور اُنکی انفارمیشن انٹرنیٹ سے بتا رہی تھی،، کسی بڑی باجی کی طرح ایشل نے ہاتھ ہلا ہلا کر میر کو بتایا

ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے آپ بتاؤ دادو اور مما کہاں ہیں؟ ادھر ادھر نظریں دوڑاتے پوچھا

مماشاپنگ پراور دادی اپنے روم میں سورہی ہیں میڈیسن لے کر،،اُسکی بات پر سر ہلاتے اپنے کمرے کی جانب آگیا،،شاور لے کر باہر نکلااور تازہ ہوا کھانے کی غرض سے لان میں چلا گیا مگر دماغ اس وقت کچھ باتوں میں اُلجھا تھا،،

دیکھو میر جب والدین میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اُنکا قرض اولا دادا کرتی ہے مطلب اولاد کو اُنکے والدین کی زمہ داریاں آلاٹ کر دی جاتی ہیں گو کے تمھارے کیس میں تُم پر زیادہ ضرور ہیں مگر یاد رکھنا کسی بھی انسان پر اتنا ہی بوجھ ڈالا جاتا ہے جو وہ اٹھا سکے اس لیے ٹھنڈے دل سے اپنے لیے مدد کی دعا مانگو تُم ضرور اچھا محسوس کرو گے،،

آگلی آواز آئی

والدین کے تو دوستوں سے بھی اچھا برتاؤ کا حکم ہے تو تُم اپنے والد کی بہنیں اور ماں کا پوچھ رہے ہو جنہوں نے تمہیں پالا ہے،اس معاملے میں تو ایک حق رشتے دار کا ایک پالنے

والے کا ہے تُم سب کر سکتے ہو بس صرف انصاف کرنا جان لو،،

مسجد میں ہوئی کل ایک انجان کو اپنی کہانی بتا کر گفتگو اُن کی کہی باتیں اُس کے دماغ میں کسی فلم کی طرح چل رہی تھیں،اب بہتر محسوس کر رہا تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میر اور نابی کے امتحان قریب تھے اس لیے گھر میں خاص انتظامات کیے گئے تھے دونوں کے سالانہ بورڈ کے امتحانات کو مدعے نظر رکھتے ہوئے ٹیوٹر رکھا گیا تھا کیوں کے شاہ ویر کو ایک اچھی مستقل نوکری مل چکی تھی اس لیے ان کے راستے جدا ہو گئے تھے،،

کیا آپ نے سولو کر لیا ہے ٹیسٹ میر،،استاد صاحب نے کہا

یس ہو گیا،،کاپی اُن کے سامنے کی

اور نابی آپ نے ؟؟ وہ جس کا دماغ کرکٹ اسٹیڈیم میں تماشائیوں کے درمیان تھا چونک کر حیرانی سے دیکھا

آپ نے ٹیسٹ لکھ لیا ہے؟ دوبارہ کہا۔

کون سا ٹیسٹ میرا تو کوئی ٹیسٹ نہیں ہے،، الرٹ ہوتی خود کو حاضر ظاہر کیا

جی تو وہ جو آدھا گھنٹا آپ کو سمجھا کر میں نے کہا کہ ایکوئشن اب مجھے خود ڈرائیو کر کے بتائیں وہ میں نے آپ سے مزاق کیا تھا،، بدمزہ ہوئے کہا جانتے تھے یہ لڑکی پڑھائی میں ہے تیز مگر جب کوئی کام اُس کی شان کے خلاف ہو جائے تو اس سے کوئی بھی اپنی بات نہیں منوا سکتا تھا ابھی تو اسے کرکٹ میچ دیکھنے سے منع کیا گیا تھا

تو کیا آپ سیریس تھے،، یہ بھولا لہجہ دیکھ کر کوئی بھی اسے معصوم سمجھ سکتا تھا

آپ کا تو میں میم نور کو بتاؤں گی،، دھمکی دی

کیا ہے سر چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپ ایسے ہی سیریس ہو جاتے ہیں، بپھری تھی

اچھا اب گھوریں نہیں میں کرتی ہوں یاد،، منہ بناتی کتاب میں سر دے کر بیٹھ گئ

شُکر ہے آخری بورڈ کے ایگزیمز ہیں اب آگے یونیورسیٹی میں سکون تو ہو گا کمز کم منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی،

گاڑی سے اترتے اُس نے رُک کر ایک نظر آس پاس چلتے لوگوں پر ڈالی پھر پر اعتماد قدم اٹھاتی اندر داخل ہو گئ،،

ایکسکیوز می،، اپنے پاس سے کسی کی آواز سنائی دی چونک کر پکارنے والے کو دیکھا سامنے ایک مسکراتی لڑکی ہاتھ میں برانڈڈ بیگ پیش قیمت فون لیے اُسے یوں خود کا ایکس رے

کرتا دیکھ رہی تھی،،

یس،، مُسکرا کر کہا

مجھے آئی آر ڈیپارٹمنٹ کا راستہ بتا دیں گی کانڈلی،، لڑکی نے کہا تو وہ پہلے ہنسی پھر ذرا اُس کے پاس آتی بولی،،

یار آپس کی بات ہے میں بھی اُسے ہی ڈھونڈ رہی ہوں میرا ابھی پہلا دن ہے یہاں،،

اوہ اچھا،، وہ بھی ہنس دی

بائے داوے، زنابیا صادان اینڈ یو؟ ہاتھ آگے بڑھا کر اپنا تعارف کروایا

ایشل بلال،، ہاتھ تھام کر جواب دیا

اوکے تو مس ایشل مل کر اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈتے ہیں اِس سے پہلے کے سینئر ہمیں ڈھونڈ کر ریگنگ شروع کر دے، آگے چلتی بڑی سمجھداری سے بولی

یس پلیز،،دونوں ساتھ چل دیں

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

واؤ یار بارش،،کلاس روم سے باہر آئیں تو سامنے برستی بارش دیکھ کر زنابیا بچوں کی طرح چہکی

آؤں بارش میں جائیں،،ایشل کا ہاتھ پکڑتی اُسے بھی گھسیٹا

ارے نہیں پاگل ہو گئی ہو کیا، موسم دیکھو کتنا ٹھنڈا ہو رہا ہے ایسے میں بارش میں گئی تو بیمار

پڑ جاؤ گی میں تو نہیں جا رہی، تُم بھی نہ جاؤ سمجھانے والے انداز میں کہا

کچھ نہیں ہوتا بد ھو دیکھو ناں کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے اچھا تُم یہ میرا بیگ اور فون پکڑو اور کیفے میں پہنچو میں پچھلی سائڈ سے بارش سے ہوتی ہوئی بس پانچ منٹ میں تمہارے پاس پہنچ گئی مل کر پکوڑے کھائیں گے،،اُسے بیگ پکڑا کا تیز تیز کہا

تھوڑی ہی دیر کینٹین پر اپنی نئی دوست کا انتظار کرتے گزری تھی جب وہ گیلی ہوئی اُس کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی،، مگر خود کو چادر سے کور کرر کھا تھا،،

مزا آیا کہہ رہی تھی ناں بارش میں نہ جاؤ ٹھنڈ ہے اب کیسا فیل ہو رہا ہے،اُسے سردی سے کا پتہ دیکھ کر جلانے کے لیے بولی

اچھا اب ایسی بھی بات نہیں ہے چلو آرڈر کریں،، تنک کے کہا

تُم بتاؤ کچھ اپنا گھر میں کون کون ہوتا ہے؟ پکوڑوں کو مزے لے لے کر کھاتے وہ بولی

گھر میں دادی مما بھائی اور میں، مختصراً کہا اور تمہارے گھر میں؟

میری ایک آپی بابا اور بھائی، ایک آپی اور ہیں اُنکی شادی ہو گئی وہ لندن میں ہوتی ہیں اور مما کی ڈیتھ ہو گئی،، مُسکرا کر بتاتی آخر میں مما کے ذکر پر ہونٹوں پر سے مسکراہٹ ھٹ چُکی تھی

اوہ ریلی تمھیں پتا ہے میری آپی بھی میریڈ ہیں پر وہ امریکہ میں ہوتی ہیں،، سیم سیم،، ہنسی

ارے دیکھو کتنی چیزیں ملتی ہیں ہماری،، اُس نے بھی ہنس کر کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

نورہر کچھ دنوں بعد ماں کی قبر پر ضرور آتی تھی سارا ہفتہ کیا کیا ایسے اُنہیں سناتی تھی جیسے اُس کے سامنے بیٹھی ہوں، ابھی بھی اُن کی قبر کے پاس دو زانوں ہو کر بیٹھی آہستہ آہستہ بول رہی تھی،،

لاہور والا ایگزیبیشن بہت اچھا ہو گیا ہے آپ کو پتا ہے یہاں سے بھی اچھا اب تو نئے آئٹمز بھی ڈال رہے ہیں اسٹاک میں،، مٹی سے کھیلتے کہا

میں سوچ رہی ھوں ابھی جو کمشن ہوا ہے اُس سے کوئی جگہ خرید لوں آفس کے لئے اور اسٹاک اِدھر سے ہی بنواوں ابھی پیسے خرچ ہو گئے تو یہ کام رہ جائے گا،،

ارے میں نے تو آپ کو بتایا ہی نہیں زنابیا کا آج یونیورسٹی میں پہلا دن تھا اُسکی مرضی کا سبجیکٹ رکھ کر دیا ہے اللہ کرے اب یہ لڑکی سیریس ہو جائے پڑھائی کے لئے،، سر پر ہاتھ مارتی بولی

آمنہ کا بھی آخری سال ہے پڑھائی کا شکر ہے خیر سے ہو گئی بہت خیال رکھتی ہیں آنٹی اُسکا بلکل آپ کی طرح،، ہلکی مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھوا

کتنی ہی دیر اُدھر بیٹھی آس پاس کو بلائے بیٹھی باتیں کرتی جا رہی تھی، کوئی نہیں کہہ سکتا تھا یہ معصوم لڑکی اپنی ایک ایمپائر کھڑی کر چکی ہے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میر تُم اِدھر دیکھو ڈریسز میں یہ کال اٹینڈ کر کے آئی، نور کہتی شاپ سے باہر نکل گئی دونوں اس وقت مال میں موجود تھے میر کو کچھ بوکس اور سامان چاہیے تھا،،

وہ کپڑوں کو اٹھا کر دیکھ رہا تھا جب سامنے کسی کا عکس شیشے میں نظر آیا پہلے تو اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک گیا مگر غور کیا تو سامنے نرمین کو اپنے شوہر کے ساتھ کھڑا پایا اُس نے نرمین کو تصویروں میں دیکھ رکھا تھا پہلی بار سامنے اپنی ماں کو دیکھ کر آس پاس سے بیگانہ ہو چُکا تھا،،

ارے لڑکے کیا ہوا،، نرمین شائد اُسے پہچان چکی تھی تبھی اُس کی طرف آتی بولی،،

میں لڑکا نہیں شاہ میر ہوں،، سادگی سے بولا

ہاں لڑکے تو تُم واقعی میں نہیں ہو،، لہجہ مزاق اڑانے والا تھا وہ خاموش رہ گیا پہلی بار ماں کو دیکھا اور اس طرح کا روپ دیکھ کر چپ لگ گئی اُسے تو ہمیشہ میرب صادان شاہ نور آمنہ اور زنابیا نے عزت دی تھی

اچھا تمہارا وہ فالج زدہ باپ مر کھپ گیا یہ زندہ ہے ابھی،،

اکسکیوز می بیہیو یور سیلف،، یہاں اُسکے برداشت کی حد تھی

کیا کہا اُس آپانج اور اپنے جنس کو دیکھا ہے کیا غلط کہا میں نے اور یہاں اتنے بڑے مال میں

کیا کر رہے ہو چوری کرنے آئے ہو یہاں ؟؟ غرائی تھی اس روپ کے انسان سے پہلی بار ملا تھا تب ہی پہلے چونک گیا تھا اب تک اُس کا اعتماد بحال ہو چُکا تھا

نہیں آپ جیسا تو نہیں ہوں،، نہایت سکون سے کہا جملہ سامنے کھڑی عورت کو سلگا گیا اُس کی طرف جھپٹی

ارے مادام کیا کر رہی ہیں،، کاؤنٹر پر کھڑا شخص بھاگ کر اُنکی طرف آیا اور دور کیا تب تک نور بھی واپس آچکی تھی

کیا ہوا ہے میر،، اس آواز پر نزمین نے بولنے والی لڑکی کو دیکھا برانڈڈ کپڑے پہنے پر اعتماد کھڑی لڑکی دیکھ کر ٹھٹھکی

نتھنگ آپی کوئی ان نون ہیں مینٹل ایشوز ہیں ان کے ساتھ ائی تھینک اٹیک آیا تھا،، ہیں ناں ؟ کیا معصومیت تھی یہ سب کہتے اُس کے چہرے پر

ایم سوری میم شاہ نور،، سیلز مین ایسے ہی شرمندہ ہو رہا تھا وہ نور کو اُسکے کام کی وجہ سے جانتا تھا

ارے کوئی بات نہیں میر نے بتایا ہے ناں مینٹل ایشوز ہیں ان کے ساتھ ایسے میں انسان کو نہیں پتا ہوتا کچھ،، مسکراتے کہا

آپ پلیز انہیں گھر میں رکھا کریں اب ہر کوئی شاہ میر صادان کی طرح خود کو پروٹیکٹ کرنا جانتا تو نہیں ہو گا ناں چلیں میر،،نرمین کے شوہر کو کہتی اُسے بہت کچھ باور کرواتی میر کا ہاتھ پکڑتی لمبے لمبے ڈگ بھرتی باہر نکل گئی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom -----------

السلام و علیکم زایان،، کھڑکی کے پاس کھڑی نیچے پودوں میں پانی ڈالتے صادان کو مسکراتی

آنکھوں سے دیکھتی بولی

وعلیکم السلام کیسی ہیں مادام بڑی مصروف چل رہی ہیں آپ کوئی اتا پتا ہی نہیں اتنے دنوں سے،،اسپیکر سے آواز آئ

کیا بتاؤں اتنا مصروف تھی وقت ہی نہیں ملا تُم بتاؤ کیسے ہو دادی کیسی ہیں،،

میں ٹھیک ٹھاک اور دادی بھی بہتر ہیں،انکل سے میری کل ہی بات ہوئی تھی،، مطلع کیا

ہاں بتایا تھا اُنھوں نے اچھا مجھے تُم سے مشورہ چاہیے بابا نے کہا ہے اُنکے چہیتے یعنی آپ جناب سے پوچھوں،،منہ بنا کر کہا

ہاں دیکھو میری قابلیت کا معترف ہے زمانہ کیا سمجھ رکھا ہے تُم نے،،اترایا

اچھا اب او ورنہ ہوا ور بتاؤ میں سوچ رہی ھوں کوئی جگہ خرید لوں آفس کے لئے تو اب مجھے پراپرٹی ڈیلنگ کا تو نہیں پتا تمھاری نظر میں اگر کسی اچھی جگہ پر کوئی پلاٹ یہ بنی ہوئی اچھی جگہ اگر ہے تو بتاؤ،،

ارے یہ تو بہت اچھی بات ہے،اور مزے کی بات یہ کے میرے ایک رشتے دار ہیں اُنکا گھر ہے یہاں جسے وہ بیچنا چاہ رہے ہیں کے بازار سے جڑتا ہے تُم میرے ساتھ جا کر دیکھ لینا اچھا لگے تو وہی خرید لینا،،

تھینک یو زایان تُم نے تو میری مشکل حل کر دی،کل تُم فری ہو ہم چلے چلیں،،

ہاں ہاں آپ کے لیے تو ہر وقت فارغ ہی ہوں حکم تو کریں صبح میں پک کر لوں گا تمہیں گھر کے باہر سے،،

محترم جناب زایان بلال صاحب زیادہ اوور اور شو خا ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

کل میں تیار رہوں گی ٹائم سے آجانا اللہ حافظ ،، کھٹاک سے کل ڈسکنکٹ کردی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اُس کے کمرے سے نکلنے تک وہ اپنے حقیقی دوست محترم شاہ میر اور صاد ان کے ساتھ بیٹھے رہے بھاری دل سے اُنہیں خدا حافظ کرتے شاہ نور کے ساتھ سائٹ دیکھنے نکل گئے ،،

سنو ایک بات کرنی ہے تم سے ،، باریحہ کے گھر کے راستے پر گاڑی رواں تھی اس تک پہنچنے سے پہلے زایان نے بات کرنے کا سوچا ،،

ہاں بولو ، فون پر بریحہ کو نکلنے کا بتاتی اُس کی طرف متوجہ ہوئی ،،

حسنین نے کہا ہے کہ میں تُم سے بات کروں ،، ایسے ہی کنفیوز ہو رہا تھا

کیا بات،،آئی برو اوپر کر کے حیران سی اُسے دیکھتی بولی

وہ بریحہ کو پسند کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ میں تم سے بات کروں اور تُم بریحہ سے کہو،، ٹھہرے لہجے میں بات مکمل کی

اچھا یہ تو مجھے پتا تھا،، کندھے اُچکا کر کہا جیسے کوئی غیر اہم بات ہو

کیسے ؟ صرف اتنا ہی بول سکا

ارے بھئی جیسے تمہارا دوست اُسے دیکھتا ہے سب کو پتا چل جائے،اُسے کہو رشتا بھیجے اچھا خاصا ہے ماموں منع نہیں کریں گے اور بریحہ سے میں بات کر لوں گی،،عام سے لہجے میں کہا

ارے یہ تو گڈ ہو گیا، مسکرا کر بولا

کہاں تھی یار نابی تُم؟ میں نے تمہارا اتنا انتظار کیا آئی کیوں نہیں؟؟ اُسے ڈپارٹمنٹ کی طرف آتا دیکھ کر ایشل فوراً جھپٹی

السلام و علیکم کیسی ہو؟ ملتے کہا

میں تو ٹھیک ہوں تُم بتاؤ کہاں تھی کل؟ نروٹھے پن سے بولی

یار طبیعت کچھ اپ سیٹ تھی تو اس لیئے نہیں آئی،،

دیکھا میں نے کہا تھا ناں بارش میں نہ جاؤ بیمار پڑ جاؤ گی،، دونوں کلاس روم کی طرف جا رہی تھیں

یس میم میں نے آپ کی بات نہیں مانی تبھی بیمار پڑ گئی صیح امیوں کی طرح ڈانٹ رہی ہو،، ہنستے ہوئے بولی

کیوں کے تمھاری حرکتیں ہی ایسی ہیں،،

اچھااب نمبر ایکسچینج کر لیں آئندہ بتادوں گی جب نہ آنا ہوا میں نے، کہتی فون نکالنے لگی

تمہیں پتہ ہے کل ایک نئی لڑکی آئی تھی کلاس میں اتنا میک اپ کیا ہوا تھا اس نے رکو مجھے نظر آئے بتاتی ھوں،اور اُس نے میم سے اتنی روڈلی بات کی تھی کوئی بگڑی ہوئی لڑکی تھی بہی،،

اب تو دیکھنا پڑے گا کون ہے بابا کی پرنسز،، ہنستے کلاس میں داخل ہونے سے پہلے ہی تصادم کسی چیز سے ہوا

اندھی ہو کیا،، سامنے کھڑی لڑکی ڈارک میک اپ، بلوڈرائے بال، لمبے ناخنوں پر لگا گھرے نیلے رنگ کا کپڑوں سے ملتا نیل آرٹ کے ساتھ چیختی ہوئی دکھائی دی

نہیں،، کندھے اچکا کر عام سے لہجے میں کہتی مقابل کو سلگا گئی

یو بچّ،، پھنکاری

بیہیو یور سیلف یو مس ایکس وائے زی،، زبان میرے پاس بھی ہے،، لہجہ سخت تھا

میں بیہیو کروں، سمجھتی کیا ہو تُم خود کو دو ٹکے کی اوقات ہے تمھاری،، آپے سے باہر ہوئی

کیا ہو رہا ہے یہاں کس لہجے میں بات کر رہی ہیں آپ ان سے اسی لمحے اپنے پیچھے ٹیچر کی آواز آئی تو زنابیا نے خود کو کچھ کہنے سے باز رکھا اب اُس میک اپ کی دکان کو ایچ او ڈی کے آفس لے جا رہے تھے مگر اُسکی بحث ابھی بھی جاری تھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کیاہوامیرے بچے کوایسے کیوں بیٹھاہے؟صادان لان میں شاہ میر کوچپ بیٹھادیکھ کراُسکی طرف آتے بولا،،

نتھنگ بابا،،

نرمین کی وجہ سے اپ سیٹ ہیں؟اُنہیں نورمال میں ہوئی نرمین سے مُلاقات کابتاچُکی تھی

اُنہوں نے ایسابیہیوکیوں کیاکہابابا؟اُسے دیکھتے معصومیت سے بولا

بیٹاکچھ سچائیاں ہم کبھی نہیں بدل سکتے اورنہ اعتراض اٹھاسکتے ہیں کیوں کے وہ سچائیاں اللہ کے حکم سے وجودمیں آتی ہیں،اورنرمین کی بات کودل پرمت لواورایک بات ہمیشہ یاد رکھناکچھ لوگ اورچیزیں ہم کبھی نہیں بدل سکتے،اللہ نے ہمیں پیداکیاہے جیساکیاہے، جیسے کیاہے اُسی کی دین ہے،اُس پرناشکرے ہوکرہم صرف اپناسکون بربادکرتے ہیں اور

کچھ نہیں،،اُس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا

میری یاد رکھنا یہ بات جب کوئی حد سے بڑھ جائے تو خاموش نہ رہنا کبھی کوئی بھی ہو جب آپ کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو تو خاموش نہ رہنا، جب اپنے لیے آواز اٹھانے کا وقت ہو تو خاموش نہ رہنا ڈٹے رہنا، جب بات آپکے ذہنی سکون کی ہو تو خاموش نہ رہنا،،نرمی سے اس کے گالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ بول رہے تھے

اپنے صبر کی حد کو نہ آزمانا جب بھی بات بڑھے اپنے لیے آواز اٹھاتے ہوئے دیر نہیں کرنی ۔دوسروں سے کسی نظریہ پر اتفاق نہیں ہو تو خاموش نہ رہیں بات کریں کیا معلوم آپکا نظریہ ہی درست ہو۔

جب زندگی میں ایسا وقت آئے کے آپ کے دوسروں سے کوئی اختلاف ہوں، عزت نہ مل رہی ہو، قدر نہ کی جارہی ہو، آپکی توجہ کو سراہا نہ جارہا ہو تو بھی بات کریں اُن سے۔
لڑائی نہیں بات ہر رشتے میں ایک اپنی عزت اور جگہ ہوتی ہے آپکو اپنی قدر خود معلوم ہونی

چاہیئے اور یہ بھی پتا ہونا چاہیے کے دوسروں سے اپنی قدر کیسے منوانی ہے اس کے لئے آرام اور تحمل سے بات کرنا بہترین حل ہے، اگر بات سے مسئلہ حل نہیں ہو رہا تو اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیں مگر اپنے لیے بولنا ضرور ہے آپ نے،

آپکی زندگی، آپکی کامیابی، آپکا ذہنی سکون ہر چیز صرف آپکے اپنے زمہ ہے جس طرح اچھے طریقے سے کھانا کچھ دن نہ کھایا جائے تو کمزوری ہونے لگ جاتی ہے۔اسی طرح اگر ہم سٹریس اور ٹینشن میں زیادہ ٹائم رہیں تو یہ ہمارے ذہنی سکون اور صحت کو بہت نقصان پہنچاتی ہے۔آپکو کہیں بھی کسی بھی رشتے میں کوئی بھی مسئلہ در پیش ہے تو اُسکا حل بھی ساتھ ہی ہے آپ کو بس تلاش کرنا ہے اپنے لیے اور اپنے سے جُڑے ہم سب کے لئے، سمجھے؟؟

جی بابا ٹھیک اب میں پریشان نہیں ہونگا،، مسکراتے بولا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ارے پڑھا جارہا ہے،،ایشل کو لیپ ٹاپ پر کام کرتے دیکھ کر زایان اُسکی طرف آیا

جی بھائی، مسکرا کر کہا وہ بھی اُس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

بھائی آپ کو پتا ہے آج ایک لڑکی نے میری فرینڈ سے بہت بد تمیزی کی،،لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتی اُسے آج ہوئے واقعہ کی روداد سنانے لگی،،

اتنی سی بات پر اتنا کیوں بیہیو کیا،،حیران ہوا

دیکھو گڑیا ایک بات یاد رکھنی ہے آپ نے ہمیشہ خود کو ویلیو کرنا قدر کرنا ایک الگ چیز ہے مگر خود پسندی میں اس حد تک چلے جانا کے آپکو کوئی نظر ہی نہ آئے مطلب آپ کی نظر میں دوسروں کی کوئی ویلیو نہ ہو آپ باقی سب کو ڈیگریڈ کرنا شروع کر دیں یہ غلط ہے۔
آہستہ آہستہ بول رہا تھا

ہر کسی میں الگ الگ خوبیاں ہوتی ہیں اگر آپ میں ہیں تو اُن میں بھی موجود ہیں آگر آپ اچھی فیملی سے ھیں تو دوسرے کو اس بات پر ڈی گریڈ نہ کریں ۔ضروری نہیں کے ہر کوئی ہنڈرڈ پرسنٹ پرفیکٹ ہو۔ نہیں ہر کسی کی خامیاں اور خوبیاں الگ ہوتی ہے

جیسے آپ کو لگتا ہو گا کے آپ سب سے الگ اور بہترین ہیں اسی طرح باقی لوگوں کو بھی یہی لگتا ہے، کوئی اچھا پکاتا ہو گا، کوئی پڑھائی میں بہت قابل ہو گا، کسی کا اچھا گھر ہو گا۔ غرض ہر کسی کے پاس فخر کرنے کے لیے خوبیاں موجود ہوتی ہے۔

یہ صرف ہم نہیں ہیں اللہ سب سے پیار کرتے ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کے میں فلاں اور فلاں کی مدد کروں گا اُسکا خیال رکھوں گا نہیں اُنہوں نے سب کو بہت پیار سے خود بنایا اور خاص بنایا۔

ہمیں اپنی ایگو کو اتنا اوپر نہیں لے کر جانا چاہے کے باقی سب کمتر لگیں ایسے نعمتیں چھین

بھی لی جا سکتی ہیں۔ جو اللہ آپکو دینے پر قادر ہے وہ لے بھی سکتا ہے۔ بڑی بات کر دینے سے کسی کا دل دکھانے سے ڈرنا چاہیئے ہمیں،

جی بھائی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اللہ بس اُسے بھی ہدایت دے،، دل سے کہا تھا

آمین چلو اب کام کر و اپنا،، کہتا اُٹھ کر چلا گیا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بابا کو بلاؤ میر بتاؤ پھو پھو آئیں ہیں،، لائنج میں بیٹھی صادان کی بہن آج بڑے اہتمام سے آئی تھی آمنہ کی شادی اور نور کے کام کے بعد اب اُنکا خاندان آنے جانے شروع ہو چُکا تھا

کیسی ہو، ایک عرصے بعد آنا ہوا؟ اندر آتے صادان نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا

بس بھائی کیا بتاؤں اتنے کام ہوتے ہیں وقت ہی نہیں ملتا،، بچیاں کہاں ہیں نظر نہیں آرہی ،، آس پاس نظر دہراتے بولی

زنابیہ یونیورسٹی گئی ہے اور نور آفس،، مختصراً کہا

اوہ اچھا نور کا کام کیسا جارہا ہے بھائی بتارھے تھے اُس نے آفس کے لئے جگہ خرید لی ہے؟

ہاں ماشاءاللہ،، مسکرائے تھے

یہ تو بڑی بات ہے بہی اتنی مہنگائی کا دور ہے اب تو خرچے پورے کرنا بھی اتنا مشکل ہے،،

ہاں یہ تو ہے میری تو ماشاءاللہ چاروں اولادوں نے مل کر سب اچھے سے چلایا ہوا ہے تُم بتاؤ بھائی کا کام کیسا جارہا ہے؟

ہاں یہ بات تو ہے، بچوں کے بابا کا کام بس گزارا ہی ہے ،،

اچھا میں نے بتانا تھا میری بڑی والی کا ماشاءاللہ سے رشتا ہو گیا ہے اگلے مہینے شادی کا بول رہے ہیں،،

ارے مبارک ہو اللہ بچی کے نصیب اچھے کریں،،

آمین بس بھائی آپ لوگوں نے ہی کروانی ہے بھانجی کی شادی میرا تو آپ ہی ہے سہارا،، بغیر لگی چپٹی بولیں

ہاں میں کہوں گا نور سے،، بس اتنا ہی بول سکے اور افسوس ہوا اُنہیں ان خون کے رشتوں نے کیسے بیماری کے وقت میں منہ پھیرا تھا اب جب وقت ان کا ہوا تھا تو یہ سب بھی اپنے بن گئے،، چائے آگئی تھی وہ پیتی اُنکی بہن کافی کچھ کہتی رہی مگر اُنکا دل اُٹھ چکا تھا۔

------------ Jeena he tou hai by Zarom -----------

کہاں ہے فائل اللہ اِدھر بھی نہیں ہے، دراز کھولتے وہ مسلسل فائل ڈھونڈ رہا تھا جو وہ کہیں رکھ کر خود ہی بھول گیا تھا،،

یہ کیا ہے،، پیچھے ریپ ہوا کچھ نظر آیا اُسے نکال کر دیکھا،،

بابا کا فون،، افسردگی سے دیکھا یہ وہی فون تھا جو مرڈر کے وقت بلال کے پاس تھا انویسٹیگیشن کے بعد یہ زایان نے اپنے پاس رکھ لیا تھا

الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر کچھ سوچتے فون چارج پر لگا دیا، آج کل وہ اپنے ایک دوست آفیسر کے ساتھ مل کر بلال کے قتل کی فائل پر کام کر رہا تھا، قاتل جو پکڑا گیا اُسے رہا کروا دیا گیا تھا اُس کے بعد کبھی وہ نظر نہیں آیا تھا ٹھکانہ یہ شناخت بدل چکا تھا،،

تھوڑی دیر فائل ڈھونڈنے کے بعد ہی اُسے آفس سے میسج ملا تھا کہ فائل مل گی ہے آفس میں تھی گھر لائی ہی نہیں تھی،،

ٹینشن اُتری تو موبائل کا خیال آیا اور اُسے آن کرنے لگا کچھ ہی لمحوں میں وہ موبائل پر اپنی ڈیٹ آف برتھ کا پین کوڈ ڈال کر آن کر چُکا تھا، اب ایک ایک ایپ کھول کر چیک کر رہا تھا،،

تبھی ایک میسج پر رکا اُسے اس فارورڈیڈ میسج میں کچھ بے ربط سا لگا کافی دیر غور کرنے بعد وہ اب حیرانی سے سکرین کو دیکھ رہا تھا،،

اِس لمبے میسج کے شروع کے الفابیٹس کو ملا کر اُسے ڈیکوڈ کیا گیا تو اسکی آنکھیں اعتبار کرنے کو تیار ہی نہیں تھی،،

مجھے آپ سے ملنا ہے! اپنا موبائل نکالتا انویسٹیگیشن آفیسر کو میسج بھیجا خود سر کرسی کی

پشت سے لگا دیا زخم ہرے ہو گئے تھے جہاں اُن کی سوچ نہیں پہُنچ سکتی تھی وار اُدھر سے کیا گیا تھا،،

بلال کے قتل سے ایک رات پہلے ⭐

بلال کو ایک دفعہ پھر فون کر کے پتا کر لے کے صبح کس وقت نکلے گا،، کمرے میں کل پانچ نفوس بیٹھے تھے سربراہی کُرسی پر بیٹھے شخص نے دائیں جانب بیٹھے وجود سے کہا اگلے ہی لمحے وہ فون کان سے لگائے بات کر رہا تھا

اچھا بلال بھائی ٹھیک ہے میں نے کہا پتا کر لوں میں آفس آؤں آپ ہو ہی نہ ؟ لہجہ شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔

ہاں کیا کہتا ہے،، دائیں جانب دوسرے نمبر پر بیٹھے شخص نے فون بند ہوتے ہی عجلت سے کہا،،

وہی کے سات بجے نکلے گا یہاں اور دس سے پہلے آفس میں ہوں میں،، فون کرنے والے شخص کا لہجہ اب کے زہر سے کڑوا تھا

چلو تو پھر اپنی اپنی جگہ دوبارہ دیکھ لو غور سے غلطی نہ ہو نشانہ خطا نہ ہونے پائے،، سربراہی کُرسی پر براجمان شخص نے دوبارہ لب کشائی کی

تُم یہاں گلی کے کونے پر کھڑے ہو گے اور گاڑی کے نکلتے اشارہ دو گے،،

بائیں جانب پہلے نمبر پر بیٹھے شخص کو کہا،،

راجر بوس،، سر کو خم دیتے بولا

تُم گاڑی لے کر روڈ کو جڑتی گلی میں کھڑے ہو گے شوٹ کے فوراً بعد بیک اپ کے لئے،،

دوسرے نمبر والے شخص کو کہا

اوکے،،

میں مین روڈ پر گھر آنے والے راستے پر کھڑا ہونگا ہم ساتھ اُسکی موت کی خبر سن کر افسوس کرنے پہنچے گے،، خباثت سے بولا

اور تو صبح نکل جانا اُس کے آفس کے لئے ہم پر کسی کو بھی شک نہیں ہونا چاہئے،، فون کرنے والے شخص کو کہا

ہاں ٹھیک ہے،، وہ بولا

مجھے تو بہت نیند آرہی ہے اور صبح بھی جلدی اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے پانچواں شخص کھڑا ہوا اور منہ کے زاویے بگاڑ کر بولا ان کا پلان سننے کے لیے اُس نے بمشکل خود کو یہاں بیٹھے

رہنے کے لئے روکا تھا اب اُسکی برداشت ختم ہو گئی تھی،

اچھا چل شیر تو آرام کر ویسے بھی ابھی تیرا بڑا بھائی زندہ ہے تجھے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں،، سربراہی کُرسی پر بیٹھے شخص نے مُسکرا کر کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

یار وہ دیکھو میک اپ کی دکان،، سامنے سے آتی لڑکی کو دیکھتی نابی نے ایشل کے کان میں کہا

اشارہ نہ کر وہ ادھر ہی آ رہی ہے،، ایشل نے فوراً ٹوکا تبھی وہ انہی کے پاس آ کر رکی،،

ہائے گرلز،، مسکرا کر کہا جس کی توقع انہوں نے تو بلکل نہیں کی تھی جواباً انہوں نے بھی مسکرا کر استقبال کیا،،

وہ اُس دن کے لئے سوری میں اوور ریکٹ کر گئی تھی،، بولنا شروع کیا

کوئی بات نہیں ہماری بھی غلطی تھی ہم نے دیکھا نہیں تھا تبھی ٹکر ہو گئی تھی،، ایشل نے نابی کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر بروقت اپنی طرف متوجہ کیا

میرا نام ہانیہ ہے آپکا،، اپنا تعارف کروایا

میں ایشل اور یہ میری دوست ہے زنابیہ،، اب کے بھی ایشل بولی نابی نے لب کشائی کی ضرورت نہیں سمجھی تھی

نائس نیم اچھا ایشل کل آپ کو میں نے دیکھا تھا یونیورسٹی سے واپسی پر کس کے ساتھ جا رہی تھیں آپ،، عام سے لہجے میں بولی

وہ، میرے بھائی تھے زایان بھائی،، مُسکرا کر کہا

ہی از ہینڈ سم،، ہانیہ نے کہا اُسکی آنکھوں کی چمک نابی کو ٹھٹھکی

تھینک یو ہانیہ اچھا لگا آپ سے مل کر ہمیں اپنے نوٹس کمپلیٹ کرنے ہیں تو آپ سے پھر بات ہو گی نابی نے کہا اور ایشل کا ہاتھ پکڑے چل دی

تمہیں کیا ضرورت تھی اُس سے مراسم بڑھانے کی،، تھوڑا آگے آکر ایشل پر برسی

وہ خود آئی تھی بات کرنے تو میں اُسے جواب بھی نہ دیتی،، منہ بناتے گویا ہوئی

ایشل تُم نے غور نہیں کیا وہ تُم سے صرف تمھارے بھائی کا پوچھنے آئی تھی، ٹکر تو مجھ سے ہوئی تھی ناں اصولاً اُسے برائے راست مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی مگر اس نے تُم سے ہی بات کو تول دی؟؟ اُسے لیے اب وہ لائبریری کے باہر لے آئی تھی

ہاں میں نے تو غور ہی نہیں کیا اس بات پر،، دماغ کام کرنے لگ گیا تھا متفق ہوئی

جی شُکر ہے بدھو سمجھ آئی اب اُس سے دور رہنا اور بھائی کا ذکر دوبارہ نہ کرنا اُس کے سامنے ،، اب اسے سمجھا رہی تھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ہاں زین کہو کیا بتانا تھا تمہیں،، آفیسر نے کہا دونوں اس وقت ایک پرائیویٹ اپارٹمنٹ میں موجود تھے

یہ بابا کا فون ہے جو مرڈر کے وقت ان کے استعمال میں تھا آج میری نظر پڑی ہے تو میں نے دیکھا یہ ایک نمبر ہے جس سے اس صبح بار بار ایک ہی فارورڈڈ میسج آرہا تھا اور دیکھیں اس میسج کو غور سے،،

اس کے شروع کے الفاظ جوڑیں تو بنتا ہے۔۔

"   آج صبح باہر نہ نکلنا خطرہ ہے"

ہاں یہ تو کسی نے مرڈر سے پہلے میسج بھجا ہے،، یہ کون ہو سکتا ہے آفیسر سوچ کر بول رہا تھا

پتا نہیں اِس نمبر کی ڈیٹیل نکلوا کر دیکھا جا سکتا ہے،، زین بولا

ہاں ٹھیک ہے میں آج ہی یہ کام کرتا ہوں ہمیں یقیناً کوئی سراغ ضرور ملے گا،، کھڑے ہوتے کہا

ان شاءاللہ،، دل سے بولا آخرا تنے سالوں بعد اُسے اپنے دشمنوں کے ملنے کی امید ملی تھی

مما دادی کو تیار کروایا؟ گھر میں داخل ہوتے ہی زین نے پہلا سوال کیا

وہ سو رہی تھیں میں نے ملازمہ کو بھیجا تھا،،

کیا مطلب آپ نے اُنہیں نہیں جگایا آپ کو پتا ہے اُنکی حالت کیسی ہے اور ڈاکٹر کے جانا ہے روز ہی یہ باتیں؟ کہاں ہے ملازمہ ابھی تیار کروائیں اُنہیں! غصے سے کہا

زین تُم کیوں غصہ ہو رہے ہو کل لے جانا،،

مما پلیز اپنے اندر سے اس بُغض کو نکال دیں بیمار ہیں وہ دیکھا ہے آپ نے کیا حالت ہو گئی ہے اُنکی کھانا پینا اُنکا چھوٹ چکا ہے، باتیں وہ بھول جاتی ہیں، بولنا اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے اب تو کچھ رحم کریں اُن پر،، غصے میں بولے جا رہا تھا

ہاں ہاں میں ہی بری ہوں وہ سب تو اچھی ہیں ناں جو تمہیں اپنی انگلیوں پے نچاتی ہیں کر
دی ہو گی کسی پھپھی نے چغلی، بھر دیے ہیں ناں ماں کے خلاف کان میں تو اُنہیں جب سے
شادی کر کے ادھر آئی ہوں تب سے نہیں پسند، جو یہاں میں نے اتنے سال گزارے ہیں
اپنی اولاد کے لیے اپنے زور پر گزارے ہیں اور آج میری اولاد بھی اُنکی زبان بول رہی ہے
،،نادیہ آنسو صاف کرتے وہ کہہ رہی ہیں

میں خود دیکھ لیتا ہوں دادی کو،،زین اُٹھتا شگفتہ بیگم کے کمرے میں چلا گیا تھوڑی ہی دیر
میں وہ ایک ضعیف عورت کو ویل چیئر پر گھسیٹتے کمرے سے باہر نکل رہا تھا،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

نور اُس کے پیرنٹس آئے ہوئے ہیں ہمارے گھر،،کال کنیکٹ ہوتے ہی بولی

کس کے،، مصروف سی آواز آئی

حسنین کے،،آواز دھیمی تھی

اوہ، تو کیا مسئلہ ہے تمہیں میں نے بتایا جو تھا اس کا تمہیں اعتراض نہیں تھا تو میں نے زین سے کہا تھا پرو پوزل کا تمہیں بتانا یاد نہیں رہا تھا اور اتنی جلدی تمہارے گھر ہونگے مجھے اندازہ نہیں تھا،،

یار اب کیا کروں بابا غصہ نہ ہوں کے کیسے جانتے ہیں حسان مجھے،، پریشانی سے بولی

بریحہ کیا ہو گیا ہے کیوں پریشان ہو رہی ہو تم، کچھ نہیں کہیں گے تمہارا تو کوئی ہاتھ نہیں ہے تُم لوگ ایگزیبیشن پے ملے تھے جو سچ ہے وہ لوگ اُسی کا حوالہ دیں گے تُم ابھی بس تیار ہو اچھا سا اور جاؤ اپنے ہونے والے سُسرال والوں کو ملنے،، آخر میں لہجہ شوخ ہوا

اچھا مما بولا رہی ہیں میں فون رکھتی ھوں،، باہر سے آتی آواز پر فون بند کیا اور تیار ہو کر ماں کے ساتھ مہمانوں کی طرف چل دی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ہمارے بارے میں کیا خیال ہے آپکا،، نور کسی مہمان کو مل کر مڑی تھی جب اپنے پیچھے زین کی آواز پر چونک کر اُسے دیکھا آج بریحہ اور حسنین کی منگنی کی تقریب تھی

کس کے بارے میں ؟؟ نا سمجھی سے بولی

میرے اور تمہارے بارے میں اوفکورس،، منہ بنا کر کہا

ہاں ناں ہمارے کس بارے میں زین ؟؟

یار میری اور تمہاری شادی کے بارے میں،، چڑ کر بولا

واٹ؟؟اُسکا منہ کھلا تھا

کیا کہہ دیا ہے میں نے جو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی ہو؟مزاق میں اڑایا

زین تم سٹھیا گئے ہو جا کر اپنا کام کروا پنا،،دانت پیس کر کہا

کیا ہے نور مجھے اچھی لگتی ہے تمھاری کمپنی،اس میں کیا برائی ہے کے ہم شادی کر لیں ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں میرے خیال میں ہم ساتھ خوش رہ سکتے ہیں،،اُسکی آنکھیں پڑھنے کی کوشش کرتا بول رہا تھا

زین تُم تھکے ہوئے لگ رہے ہو آرام سے نیند پوری کرنا ہم پھر بات کرے گیں اس معاملے پر،میں بریحہ کو دیکھ لوں،، سنجیدگی سے کہتی اسٹیج کی طرف چل دی

میں منتظر ہوں،،زین نے ہنکار لگائی وہ ان سنی کرتی چلی گئی

یار کیوں رکھا میں نے یہ سبجیکٹ؟

ورلڈ وار ٹو کی ہسٹری پر سر کھپاتی زنابیہ نے منہ بنا کر میز کے دوسرے طرف بیٹھی ایشل سے کہا،،

بُرا وقت بتا کر تو نہیں آتا میں نے بھی اپنی پسند سے رکھا تھا آئی آر سوچا تھا کول سبجیکٹ ہے مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو گا،،اپنے سامنے پڑی ہسٹری کی کتابوں کی طرف اشارہ کرتی منہ بنا کر جواب دیا

ہیلو،،ہانیہ نے انہیں بیٹھا دیکھ کر دور سے ہی آواز دی اور انکی طرف چل دی

اے لو اُنکی کمی تھی پہلے ہی دماغ میں بھوسا بھرا ہے یہ آکر اپنا منجن بیچنے شروع ہو جائیں گی

،،اُسے اپنی طرف آتا دیکھ کر زنابیہ نے منہ بنا کر کہا

آہستہ بولو سن لے گی،،ایشل نے بھی چبا کر کہا ان لوگوں کے مڈز شروع ہونے والے تھے پہلے تو نیا سبجیکٹ تھا ایڈ جسٹ ہونے کے لیے وقت درکار تھا اوپر سے اسائمنٹس اور پریزنٹیشن اور اب میڈز نے انکی بینڈ بجادی تھی سب ہی آج کل پڑھائی میں مصروف نظر آتے تھے سوائے ہانیہ کے جو اپنے فیشن شو کے ساتھ ہاتھ دھو کر زایان کے لئے ایشل کے پیچھے پڑی تھی۔اُنکا روز کا معمول بن چکا تھا کہیں سائڈ پر اُس سے بچ کر بیٹھنا اور پھر اُس کے آتے ہی وہاں سے بہانے کر کے غائب ہونا ابھی بھی اُنہیں یہی کرنا تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

کمرے میں آتے ہی وہ پریشانی سے ٹہلنے لگا،، قتل کے پلان کا اگر اُسے پہلے پتا ہوتا تو وہ بلال کو مل کر بتادیتا مگر اُسے ابھی معلوم ہوا تھا اور اگر ابھی وہ بلال کو فون کرتا یہ اُس کے گھر جاتا

توسب کواس پر شک ہوتا،،

وہی جانتا تھا اتنی دیر ان سفاک لوگوں میں بیٹھنا کتنا صبر آزما تھا سر چکرا رہا تھا دماغ ماؤف ہو چُکا تھا،،

ہاں کسی ملازم کے فون سے اُنہیں خبردار کر دیتا ہوں،،اچانک خیال آتے بھاگا اور باہر ایک گن مین کو دیکھ کر اُسکی طرف آیا،،

اپنا فون دو مجھے ضروری فون کرنی ہے،،اُس کے پاس آتے بولا

مگر صاحب میرے پاس بیلنس ہی نہیں ہے،،فون نکالتے کچھ یاد آتے بولا

ہمم اچھا ٹھیک ہے،،لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی اور اندر چل دیا اُسے آس پاس اور کوئی ملازم نہیں دکھائی دیا رات ہو گئی تھی سب سونے چلے گئے ہونگے

کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے پڑی ہر چیز غصے سے نیچے پٹخنے لگا کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ وقت بھی آئے گا اُس پر اپنے جان سے عزیز کزن کا قتل اپنے ہی بھائی کے ہاتھوں دیکھنا پڑے گا،،

اوہ ہاں میری ایک سیم پڑی تھی الماری میں،، کچھ خیال آتے الماری کی طرف لپکا اُن کے ایک کزن نے اپنے علاقے کی فرنچائز خریدی تھی اور خاندان بھر کو سیم دی تھی،، ڈھونڈنے کے بعد اُسے بلاخر وہ سیم مل ہی گئی آن کرتے سوچنے لگا کیا بھیجوں،،

And jackal

Saw back Here

been a rough

night Ahead

no kittens love

keep that rugs high

Here are insects

ہے ربط سا میسج ٹائپ کیا جن کے پہلے الفاظ جوڑ کر اصل بات نکلتی تھی، دل سے دعا کرنے لگا کے بلال سمجھ جائے مگر قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

حامد انکل،، زین حیران ہوا تھا اُسکا نام دیکھ کر اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اگر حامد بلال کو بچانا چاہتے تھے تو کس سے اور ایسے کیوں میسج کیا،،

تُم جانتے ہو انہیں؟ آفیسر نے کہا

ہاں بابا کے کزن ہیں اور میری اُن سے بات ہوتی رہتی ہے بابا کی ڈیتھ کے بعد وہ اچانک ہی

ملک سے باہر چلے گئے تھے ایک بار کچھ دنوں کے لیے پاکستان واپس آئے تھے بس،،

ہم جو بھی ہے وہ بچانا چاہتے تھے اس کا مطلب ہے اُنہیں علم تھا مگر سوال یہ ہے کے اُنھوں نے یہ طریقہ کیوں اختیار کیا،، سوچ سوچ کر بول رہا تھا

مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی یہ بات،، زین کی بھی متفکر آواز گونجی

اچھا اب میں حامد کے باقی نمبر کی ڈیٹیل نکلوا لیتا ہوں قتل کے آگے پیچھے کی ہمیں یقیناً سوراغ مل جائے گا،، آفیسر کا جواب آیا

ہاں ان شاءاللہ،، وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ارے یہ دیکھو کون آیا ہے آج؟؟ایک لڑکے نے کہا

ارے جناب تھوڑا وقت ہمیں بھی دی جیے،،دوسرا بولا

چلیں کہیں جا کر کافی پیتے ہیں جانو،، تیسرے لڑکے نے کہا اب بس اُسکے صبر کی حد ختم ہوئی

اپنے اِرد نظر گمائی تین اونچے لمبے نوجوان اُس کے گرد چکر کاٹتے خباثت بھرے لہجے میں بول رہے تھے، میر زنابیہ کی کچھ کتابیں لینے مارکیٹ آیا تھا اس کے ایگزامز ہونے والے تھے خود نہیں آسکتی تھی،،

یو÷÷÷ ،،ہاتھ میں پکڑا کتابوں سے بھرا بیگ سامنے شخص کو ایسے مارا کے وہ سنبھل نہ سکا اور نیچے گر گیا وہی بیگ اُدھر سے ہی پیچھے لے جا کر پچھلے کو مارا تب تک تیسرا لڑکا وہاں سے بھاگ چُکا تھا،،

زمین پر گرے شخص کے سر سے خون آرہا تھا اس لیے پہلے دوسرے کی طرف مڑا اور مکے لاتیں گھونسوں کی بارش کردی اور پہلے کے پاس ہی دھکیل دیا، اُنہوں نے اس صنف سے ایسی کوئی توقع نہیں کی تھی اب تک آس پاس لوگ اکٹھے ہو چُکے تھے،،

مجھے اللہ نے بنایا ہے میرا جنس اُسکا انتخاب تھا، تُم لوگ کون ہوتے ہو مجھ پر اللہ کے بنائے انسان پر، اُسکے وجود پر اُنگلی اٹھانے والے،، بہنوں اور باپ کی پرورش ہی تھی جو نہ وہ ڈر کر بھاگا نہ اپنی پہچان پر شرم کھائی بلکہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا آس پاس کھڑے لوگ سن تھے کچھ نہ بول سکے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

واؤ نور میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے،، بریحہ چیختے ہوئے بولی

زیادہ اچھلو نہیں آویں کوئی پرینک کررہا ہوگا وہ،، سر جھٹکا

نہیں ایسے اتنے کھلے لفظوں میں زین بھائی نے تمہیں شادی کے لیے کہا اور تُم کہہ رہی ہو کے پرینک ہوگا ،،منہ بنا کر کہہ رہی تھی

ہاں تو یہی ہو سکتا ہے میں اور وہ کیسے شادی کر سکتے ہیں،، ہنسی تھی جیسے اپنی ہی بات سے محظوظ ہوئی ہو

کیا مطلب کیا کمی ہے تُم میں؟

کمی نہیں میں سوچ،انڈرسٹینڈنگ کی بات کر رہی ہوں اور یہ تو واضح ہے ہم اچھے دوست ہو سکتے ہیں مگر شادی نہیں،،

میرا ایسا بلکل بھی خیال نہیں ہے اگر دیکھو تو آپ دونوں کی کہانی،سٹرگل کافی ملتی ہے

دونوں نے اپنے بل پر نام بنایا ہے آگے ایک ساتھ گرو کرنا،، سمجھا رہی تھی

اچھا اب چھوڑو اسے تمہارا ہونے والا دولہا انتظار کر رہا ہو گا جاؤ تُم،، جان چھوڑاتے کہا

اوہ ہاں چلو بعد میں بات کرتے ہیں ہم،، بیگ اٹھاتی نکلتے بولی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میں زیادہ لیٹ تو نہیں ہو گئی،، گاڑی سے نکلتے ہی سامنے کھڑے حسنین کو دیکھتی مُسکرا کر بولی

نہیں بلکل نہیں میں بھی ابھی ہی پہنچا تھا،، دونوں ساتھ اندر داخل ہونے لگے آج ان کی ویڈنگ ڈریس کے لئے ڈیزائنر سے اپائنٹمنٹ تھی اسی سلسلے میں وہ ایک پر تعیش عمارت میں داخل ہو رہے،،

حسنین آیئے آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا،،اندر موجود خاتون ڈیزائنر نے مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کیا

آپکی فیانسی کافی کیوٹ ہے،، بریحہ کو دیکھتے تبصرہ کیا جسے اُس نے مُسکرا کر قبول کیا

یہ کچھ ڈیزائنز ہیں میں نے آپ لوگوں کے لئے نکلوائے ہیں،سامنے ڈُمیز پے لگے ڈریسز دکھاتے وہ بتا رہی تھی،، تھوڑی ہی دیر میں اُنہوں نے برائیڈل جیولری اور ڈریس پسند کر دیا تھا اب باہر نکلتے دکھائی دیے،،

مجھے توزین نے ایسا کچھ نہیں بتایا،، بریحہ نے اُسے زایان اور شاہ نور کا بتایا تو وہ حیران ہوتا کہہ رہا تھا

ہاں تب ہی میں کہہ رہی ھوں آپ بات کریں اُن سے اور بتائیں وہ واقعی سیریس ہیں؟

بریحہ بولی

ہاں تُم فکر نہ کرو،، مُسکرا کر کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

وہ پاکستان آرہے ہیں ،، میسج رنگ ٹون پر فون چیک کیا تو سامنے آفیسر کا میسج جگمگا رہا تھا

کون ؟یک لفظی جواب بھیجا

حامد ملک کل صبح کی فلائیٹ سے اسلام آباد ایئرپورٹ لینڈ کریں گے گھر میں کسی کو مطلع نہیں کیا گیا،، تفصیلاً جواب آیا

کیا مجھے اُن سے ملنا چاہیے کیا پتا ہمیں اور باتیں معلوم ہو جائیں ؟

ہمم میرا بھی یہی خیال ہے اگر تو وہ تمہارا خیر خواہ ہے تو اُسے اس کیس میں نہیں گسیٹنا چاہیے ہو سکتا ہے وہ تمہیں مل کر خود ہی سب بتا دے،،

ٹھیک ہے میں کچھ دنوں میں اُن سے رابطہ کروں گا،،

گڈ لک،،اتنا کہا اور فون منقطع ہو گئی

میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں نور،، حسنین سے بات کر کے اس نے تفصیلاً بحث کر لی تھی اب نور کو فون کیا

کس بات کا جواب زین،، مصروف سی آواز آئی

میں نے تمہیں شادی کے لیے پروپوز کیا تھا نور ظاہری سی بات ہے اُسی کا پوچھ رہا ہوں،،

چڑ کر بولا

تمہیں یاد ہے ابھی بھی مجھے لگا پرینک کر کے بھول بھی گئے ہو گے،،ہنس کر بولی

تمہیں میری فیلنگ مزاق لگی،،

کیا تم واقعی سیریس تھے،،اُلٹا اُسی سوال کیا

جی،،چبا کر بولا

زین تھوڑا وقت لو اور سوچو اس بات کو شادی کوئی کھیل نہیں ہوتا،پوری زندگی ایک ساتھ گزارنے کا کنٹریکٹ ہوتا ہے،، سمجھانے والے انداز میں بولی

مادام میں بہت دفعہ سوچ چُکا ہوں اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کے میں کوئی

رومیو، رانجھا جیسے عشق میں مبتلا نہیں ہوں، اور نہ ہی کوئی ارینج میرج کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں انڈرسٹینڈنگ میرج کرنی ہے مجھے جس کے لیے بہتر آپشن تُم ہو پہلے تمہیں اسی لیے کہا تھا کہ پھر میں حسنین کی شادی سے فارغ ہو کر اپنی فیملی کو لے کر آؤں،، تفصیلاً گویا ہوا

اوکے میں بابا سے بات کر کے بتاؤں گی،،

بتانا نہیں ہے میں خود انکل سے بات کر لوں گا تُم اپنا جواب دو،،

اچھا مجھے کچھ وقت چاہیے ابھی فون رکھتی ہوں،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

شادی کی تقریب ایک فارم ہاؤس میں تھی سفید رنگ کے پھولوں سے سجا لان، قدرتی خوبصورت روشنی، ایک ایک ڈیٹیل سے سجے سٹیج پر مشتمل جگہ بلاشبہ ایک حسین منظر

پیش کر رہی تھی،،

پھولوں کی چادر کے نیچے بریحہ کو اسٹیج تک لایا گیا کچھ لمحوں پہلے ہی نکاح ہوا تھا،،

ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ھیں آپ دونوں،، مُسکرا کر بریحہ کے ساتھ بیٹھتی نور نے کہا

تُم اور زین بھائی بھی ایسے ہی اچھے لگو گے،، جواباً وہ بولی

ہاں ان شاءاللہ،، نور نے دل سے کہا تھا

کافی سوچنے آمنہ سے بات کرنے کے بعد اُس نے زین کو بابا سے بات کرنے کا کہہ دیا تھا صاد ان بھی بہت خوش تھا حسنین کی شادی کے بعد ہی رشتے کی بات آگے بڑھانی تھی۔

سر کوئی حامد صاحب آئے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں،،ریسیپشن سے اطلاع ملی پہلے تو ایک لمحے کو لگا اُسکا وہم ہے اُنکے پاکستان آنے کو جیسے اُس نے اپنے حواسوں پے سوار کیا ہوا تھا اب اُسے آوازیں بھی آنے لگ گئی ہیں مگر تصدیق کرنے پر بھی جب وہی سنائی دیا تو آنے کی اجازت دی،،

السلام و علیکم انکل،،اندر داخل ہوتے شخص کو دیکھ کر احتراماً کُرسی سے کھڑا ہوا اور بغل گیر ہوا،،

کیسا ہے میرا شہزادہ بلال بھائی کے آفس میں تمہیں ایسے دیکھ کو مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے ،،اُن کے لہجے میں نمی واضح تھی،،

شکریہ انکل آپ بتائیں کافی لیں گے ناں؟ تصدیق چاہی

تمہیں ابھی یاد ہے میری کافی کا،، مُسکرا کر بولے

سارا بچپن آپ کو وہی پیتے دیکھا ہے کیسے بھول سکتا ہوں،،

ہاں آؤ میرے پاس بیٹھو صوفے پر بیٹھتے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا

بلال بھائی سے مجھے بے حد لگاؤ تھا اُنکی موت نے مجھے اندر تک جنجوڑ دیا تھا جانتے ہو میں پاکستان اُنکی وجہ سے نہیں آرہا تھا،، بات کا آغاز کیا

بابا کا قتل کس نے کیا،،زین نے لب کشائی کی اُنھوں نے اُسے چونک کر دیکھا

میں نے بابا کے فون سے آپکا میسج دیکھ لیا تھا چاچو اور جانتا ہوں آپکو معلوم ہے،،اُنکی سوالیہ نظروں کے جواب میں بولا اور پھر وہ اُسے بتانے لگے کیوں کے وہ اس بار پاکستان آئے ہی

اسی مقصد کے تحت تھے،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

مگر بھائی وہ ایسا کیوں کریں گے میرا مطلب ہے کے اتنی سی بات کے لئے بابا کا قتل ہی کروا دیا،، فون کی دوسری جانب سے صدمے میں آتی یشفع کی آواز سنائی دی

یار جائیداد کے لیے بھائیوں کو مار دیا جاتا ہے بابا تو پھر اُنکے کزن تھے،،

مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا کوئی اتنا سفاک کیسے ہو سکتا ہے، مجھے یاد ہے کیسے وہ لوگ فوتگی پر آتے تھے ہماری طرف ہمیں شک ہی نہیں ہو سکا کہ وہ مروا سکتے ہیں بابا کو،،

ہاں یہ تو ہے،،

اچھا اب کب تک اریسٹ ہونگے وہ سب ؟

ابھی کچھ کہا نہیں جاسکتا مگر کوشش یہی ہے کے جتنی جلدی ہوسکے اُنہیں گرفتار کرلیا جائے بھاگ نہ سکیں،،

ہاں یہ تو ہے پر یہ سب ہمارا کھویا ہوا بچپن تو نہیں کا سکتے ناں،، آواز نم تھی

رو نہیں میری بہن بابا بہتر جگہ پر ہونگے ہم خود کو لے کر پریشان ہیں ناں مگر ہم جانتے ہیں مما اور بابا کا رشتا کس نوعیت کا تھا کب سے وہ ذہنی طور پر بے سکون تھے،،

ہاں یہ تو ہے اور بھائی آپ بھی اب شادی کرلیں،، ٹاپک بدلنا چاہا

ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں،،

کوئی لڑکی ہے آپ کے ذہن میں ؟

ہاں،، پھر اُسے نور کے بارے میں بتانے لگا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بس تھوڑا سا اور،، چھٹی کا دن تھا زین دادی کے پاس بیٹھا اُنہیں دلیا کھلا رہا تھا جب سے اُس نے اُن کی صحت اور علاج کی خود دیکھ بھال کی ہے اب وہ کافی بہتر ہو گئی تھیں،،

ویسے دادی اتنا بڑا ہو گیا ہوں اب میں آپ نے میری شادی کا نہیں سوچا؟؟ نروٹھے پن سے بولا

میری تو بہت خواہش ہے تمہاری دلہن دیکھنے کی تم ہی ضد لگا کر بیٹھے ہو،، ماضی کا حوالہ دیتے بولیں

وہ تو پُرانی بات ہے مگر اب میں سوچ رہا ہوں آپ کی بات مان لی جائے ،، کھانے ختم کرنے کے بعد اُنکی دوائی نکالتے بولا

میں خوش ہوں تُم اس بارے میں سوچ رہے ہو کیا تمھاری نظر میں کوئی لڑکی ھے ؟

ہاں، رکیں میں دکھاتا ہوں آپکو فون نکال کر اسکی تصویر دکھانے لگا

نور میری وہی اسکول کے ٹائم کی دوست ،ہمارے درمیان پیار نہیں ہے مگر ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں پیار کی شادی کا انجام میں مما بابا کا دیکھ چُکا ہوں میرے خیال میں نور میرے لیے بہترین انتخاب ہے،، نرمی سے اُنکا ہاتھ تھامے بتا رہا تھا

خوش رہو،، اُسکا ماتھا چومتے دعا دی

زایان مجھے تُم سے بات کرنی ہے، عدیلہ لان میں بیٹھے زایان کی طرف آتے بولی،،

جی مما کہیں،، متوجہ ہوا

میں سوچ رہی ہوں کہ اب تمھاری شادی کر دوں،، بات کا آغاز کیا اور وہ جانتا تھا کہ آگے وہ کیا کہیں گی اُسے یشفع پہلے ہی بتا چکی تھی

جی میرا بھی یہی خیال ہے اور لڑکی بھی پسند کر لی ہے،، مسکراتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بولا

کیا مطلب لڑکی پسند کر لی ہے میں تو تمہاری شادی کی بات اپنے بھائی کی بیٹی کے لئے کر چکی ہوں،، آواز اونچی تھی

کیا آپ نے مجھ سے پوچھا تھا؟ آئی بر واچکا کر عام سے لہجے میں بولا

ماں ہوں میں تمھاری فیصلے کر سکتی ہوں میں تمہاری زندگی کے اس کے لیے مجھے تُم سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے،، آواز ہنوز اونچی تھی

نہیں مما آپ میری ماں ضرور ہیں مگر زندگی کا یہ فیصلہ تو میں اپنی ہی مرضی سے لونگا،،

آج تک آپ نے جو کہا میں نے کیا، آپ نے کہا زین شہر جا کر پڑھے گا اور ایک حکم کے بعد زین شہر میں تھا،،

آپ نے کہا زین اپنے باپ کی موت کے بعد یہاں نہیں رھے گا زین سب کو چھوڑ کر اپنا گھر یہاں اتنے دور لے آیا،،

آپ نے کہا پڑھائی چھوڑو زین اب کاروبار دیکھو اور اُس عمر میں زین نے وہ سب بھی مان لیا مگر مما اب نہیں،،

میں شادی اپنی پسند کی لڑکی سے کروں گا کیوں کے مجھے دوسرا بلال نہیں بننا جس کا گھر میں
رُکنا محال ہوتا تھا، لہجہ دھیما مگر تلخ تھا

یہ سب باتیں تمہیں کون سکھا رہا ہے،، اندر کھائی سے آواز آئی

مما میں کوئی بچہ نہیں ہوں جسے کوئی سمجھاے یہ سکھائے ایک دنیا دیکھ چُکا ہوں اچھا اور بُرا
جانتا ہوں، ابھی مجھے تھوڑا سکون کرنا ہے پلیز،، کہتا اُنہیں حق دق چھوڑ کر اندر چلا گیا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ڈرائیور کو آنے میں دیر لگے گی تُم جاؤ تمھاری مما انتظار کر رہی ہو نگی میں کیفے میں انتظار کر
لیتی صادان کا فون بند کرتے پاس بیٹھی ایشل سے بولی،،

نابی میں تمہیں گھر ڈراپ کر سکتی ہوں،،آفر کی

ارے نہیں ڈرائیور آتے ہونگے میر کو اکیڈمی چھوڑ کر تھوڑی دیر میں،،

کوئی بہانہ نہیں تُم بابا کو بتادو کے میرے ساتھ آرہی ہو،،دوٹوک لہجے میں کہا

اوکے میم،،فون اٹھاتی ہنس کر بولی اور دونوں گاڑی کی طرف چل دی

اللہ حافظ،،گھر کے باہر گاڑی رکواتی ایشل بولی

کوئی نہیں اترو تُم بھی گاڑی سے اور میرے ہاتھ کی بنی کافی پی کر ہی جاؤ گی شاباش اترو،،

اپنی سائڈ کا دروازہ کھولتی وہ بولی

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے نابی پھر کبھی سہی،،

کوئی پھرور نہیں اُترو،،ساتھ گاڑی کادروازہ کھولااوردونوں گھر کے اندر داخل ہوئی

واہ کافی تو بہت اچھی بنائی ہے تم نے، میں بلکل بھی ایکسپکٹ نہیں کررہی تھی مجھے لگا پھوہڑ ہوگی تُم بھی میری طرح،،ہنس کر بولی دونوں صادان اور میر کے ساتھ ہی لاؤنج میں بیٹھی تھیں

ایسی بات نہیں ہے ہماری بیٹی بہت اچھا کھانا بھی بناتی ہیں،،جواب صادان نے دیا

کافی پی کرزنابیہ اُسے گھر دیکھانے لے گئی ایشل نے اپنی مما کو بتادیا تھااس لیے آرام سے پیپرز ختم ہونے کی خوشی منائی جارہی تھی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میں جب پاکستان آیا تھا پڑھائی ختم کرنے کے بعد تب تک بات بہت بڑھ چکی تھی،، حامد نے بات کا آغاز کیا زایان بہت غور سے اُسے دیکھ رہا تھا جسم کا ہر عضو کان کا کام کر رہا تھا

بلال بھائی نے ہمیشہ ہم سب کو اپنا سگا بھائی سمجھا تھا، جب بھی گھر آتے تھے سب کی دعوتیں کیا کرتے تھے ایسے شخص سے شادی کی خواہش ہر گھر میں موجود شاپنگ اور لگژری کی خواہش مند لڑکی کی ہوتی ہے، اور ایسی ہی خواہش ہماری بہن کی بھی تھی، عدیلہ بھابھی سے بھائی کا رشتا کیسا ہے یہ تو سارا خاندان ہی جانتا تھا اور اسی سے فائدہ اُٹھانے کا فیصلہ فائزہ نے کیا،،

بھائی کے سامنے سج دھج کر آنا، کھانے بنا کر بھیجنا اور اُنہیں فون اور میسج کرنا معمول تھا مگر اُنھوں نے کبھی نگاہ غلط بھی اُس پر نہ ڈالی تھی، سب کزنوں کی اکلوتی بہن تھی وہ بجائے اُسے روکا جاتا سب بلال کے گرد گھیرا بنانے لگے مگر یہ بھی کام نہ آیا اور فائزہ کی شادی کروا دی گئی، دل میں بلال بھائی کی محبت لیے وہ رخصت تو ہو گئی مگر جلد ہی شادی ختم کر کے واپس آ گئی خاندان بھر میں اُس کے سسرال والوں نے اُسے بدچلن مشہور کر دیا جس سے

اُس نے دلبر داشتہ ہو کر خود کشی کر لی،اور سب جو اُسکے احساسات سے واقف تھے اُن کے دل میں بلال بھائی کے خلاف لاوا بڑھتا گیا،،

جب عرشمان پیدا ہوا تو سب حسد میں پاگل ہو گئے اور ان کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا، جس میں بلال بھائی سے کسی کام سے ملنے کے بہانے اُنکا راستہ اور گھر سے نکلنے کا وقت معلوم کیا گیا اور پیشہ ور قاتل ہائر کیا گیا، میں اُسی ہفتے پاکستان آیا تھا اور اس رات اُنکی محفل میں اتفاقی طور پر موجود تھا،اُس وقت مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی تبھی میں نے میسج بھیجا تھا مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا،،

بات ختم کر کے اُسے دیکھا دونوں کی ہی آنکھیں نم تھی، کچھ کمیاں وقت بھی پوری نہیں کر سکتا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

انکل میں نے مما سے بات کر لی ہے رشتے کی مگر میں چاہتا تھا کے آپ سے خود پہلے مل لوں ،اس لیے ایسے بتائے بغیر چلا آیا

بہت اچھا کیا،، مُسکرا کر بولے

میرے والدین کی زندگی ہمارے سامنے کبھی بھی مثالی نہیں رہی تھی بچپن سارا اُن دونوں کی نوک جھونک میں گزرا تھا،تب مجھے زبردستی ہاسٹل بھیج دیا گیا وہاں میری مُلاقات نور سے ہوئی تھی،اُنہی دنوں آپ کی اور میرب آنٹی کی علیحدگی ہوئی تھی،وہ وقت جیسے نور کے لئے مشکل تھا ویسے ہی میرے لیے بھی صبر آزما تھا،ہم کتنی ہی دیر بغیر کسی جذبے کے اور غرض کے ایک دوسرے سے بات کرتے تھے اُس عمر میں پیار اور دوستی کا اصل مطلب بھی نہیں معلوم تھا،مگر مجھے اُسے اپنے دُکھ بتانا اچھا لگتا تھا کیوں کے وہ مجھے ہمیشہ بھتر مشورہ دیتی تھی اور ہمت ملتی تھی،

پھر ایک دن اچانک اُسکا اسکول آنا بند ہو گیا میں اُسکا انتظار کرتا رہا اور کچھ ہی وقت بعد بابا کی

ڈیتھ ہو گئی میں بلکل اکیلا تو ہو گیا مگر اُس کے ساتھ بہت سی زمہ داریاں بھی میرے کندھوں پر آ گئی، اپنی الجنوں میں میں نور کو بھلا چکا تھا مگر ایک دن جب مما نے مجھے کہا کہ آفس جوائن کرو میرے زہن میں نور کا خیال آیا اور پھر اُسکی ساری باتیں جو وہ اپنے بارے میں بتاتی تھی کہ وہ مما کے بعد کیسے سب کرتی ہے اور انکل مجھے بھی راستے نظر آنے لگے،،

زندگی اپنی ڈگر پر چل رہی تھی جب مجھے نور ایک کامیاب کاروباری خاتون کے طور پر ملی اُس دن میں کتنا خوش ہوا تھا کہ بتا نہیں سکتا، میں ابھی بھی اُسکی صرف عزت کرتا ہوں پیار اور محبت کا رشتا نہیں ہے ہمارے درمیان مگر اعتبار، انڈرسٹینڈنگ، اور عزت کا رشتا ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اُس کو بہت خوش رکھوں گا،، دھیمی آواز میں بات ختم کی اور صاد ان کے سارے خدشات غلط ثابت کر دیے

تمھاری ان باتوں کو سن کر آج مجھے اپنی بیٹی پر نئے سرے سے فخر محسوس ہوا ہے، نہ جانے میرے کن اعمال کا بدلہ ہے میری اولاد،، آواز نم تھی

اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے اور مزید تکالیف اور مصیبتیں ختم کردے تم دونوں کے نصیب سے،، دل سے بولے

------------ Jeena he tou hai by Zarom -----------

زایان نے اپنی دونوں پھوپھیوں کو بولا لیا تھا، وہ اپنی زندگی کے اس اہم فیصلے میں اپنے باپ کی بہنوں کو شریک رکھنا چاہتا تھا،، سب ہی اس وقت نور لوگوں کے گھر میں بیٹھے مسکرا رہے تھے، مگر عدیلہ بیگم نے عادت سے مجبور ایسی زحمت نہیں کی تھی،

ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے،، دادی اپنے ساتھ بیٹھی نور کو دیکھتے بولیں

ہاں اللہ نظر بد سے بچائے اور دونوں کو ہمیشہ ایک ساتھ خوش رکھے،، پھوپھو بولیں

یہ میرے کنگن ہیں جو میری ساس نے مجھے پہنائے تھے میری منگنی پر میں نے اپنے زین کی بیوی کے لئے رکھے تھے یہ اب تمھارے ہوئے،،اپنے ہاتھ سے بیش قیمت کنگن اُتار کر اُسے پہناتی بولیں

میرا زین بہت ہمت والا ہے کم تم بھی کسی سے نہیں ہو میرے کنبے کو جوڑ کر رکھنا اور زین کا بہت خیال رکھنا، میں حکم نہیں کر رہی صرف سمجھا رہی ہوں میاں بیوی کی عزت الگ نہیں ہوتی، میرا کچھ نہیں پتہ میں دوبارہ کبھی اپنے زین کی دلہن کو دیکھ بھی سکوں یہ نہ اس لیے بول رہی ہوں پریشان نہ ہونا اُسکے ماتھے پر بوسہ دیتی بولیں

ایسے نہ کہیں اللہ آپکو ہمارے سر پر سلامت رکھے،،نور نے مسکرا کر کہا،اپنی دادی کا پیار تو اُسے نصیب نہ ہوا تھا جو اُنہوں نے پوتے کے لیے رکھا تھا،ماں کے ساتھ بھی نہ رہ سکی مگر شگفتہ بیگم کا اُسے یوں مان بخشنا اُنکو اسکے دل کے بہت قریب لے آیا تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

میر نور کے کہنے پر عرشمان کو گھر دکھا رہا تھا، ایشل اور نابی تو اس اتفاق پر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں یہی وجہ تھی کہ ایشل نور اور نابی کے ساتھ کھڑی چائے کی چیزیں لگا رہی تھی ساتھ ہی دونوں مل کر نور کے کان کھا رہی تھیں،،

یہ میرا روم ہے، ایک کمرے کا دروازہ کھولتے میر نے کہا

یہ بہت اچھا ہے، تُم جب میرے گھر آنا میں بھی تمہیں اپنا روم دکھاؤں گا اُسکا کلر کنٹراسٹ بھی تمہارے روم جیسا ہے،، مسکرا کر عرشمان بولا۔

ہاں دیکھو ہماری چوائس کتنا ملتی ہے،، ہنس کر بولا

بلکل اچھا یہ کیا ہے،، کمرے سے ملحقہ سٹڈی روم کی طرف اشارہ کرتے بولا

یہ میرا اسٹڈی روم ہے،آپی نے اسپیشل سیٹ کروا کر دیا ہے ورنہ زنابیہ کے ساتھ شیئر کرنا پڑتا تھا اور مجھے بلکل مزا نہیں آتا تھا،،اس کی بات پر عرشمان ہنس پڑا

ہنس کیوں رھے ھو،،

کیوں کے میرے ساتھ بھی سیم یہی سین تھا تو میں نے اپنا روم سیکنڈ فلور پر شفٹ کروایا تھا

''

سب سیم،،ہنس کر کہا

اوکے پھر فرینڈ شپ؟ ہاتھ بڑھا کر بولا

آف کورس،،اُس نے بھی ہنس کر ہاتھ ملالیا

------------ Jeena he tou hai by Zarom ----------

خاندان بھر کو منگنی کی خوشی میں دعوت پر مدعو کیا گیا تھا،زایان کی پھوپھیاں،ماموں،
بلال کے چاچواور ماموں کے خاندان سے لوگ آج ان کے گھر جمع تھے،،

حامد خود کو اب بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا مُسکرا کر سب سے ملتا زین کے پاس آکر کھڑا ہوا
ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا،،

کیا سب پلان کے مطابق ہو جائے گا،،بظاھر مسکراتے ہوئے سب کو دیکھتا اُس کے پاس
ہوتے بولا

جی بس تھوڑی دیر انتظار،،ہنس کر اُسکے پاس ہوتے کہا دور سے دیکھنے والے کسی بھی انسان
کو ان پر شک نہیں ہو سکتا تھا،،

دعوت اپنے عروج پر تھی سب ہی خوشیاں منا رہے تھے فرق صرف اتنا تھا کہ کچھ دل سے خوش تھے اور کچھ حسد اور جلن کی آگ میں ڈوبے مصنوئی مسکراہٹیں لیے موجود تھے،،

عدیلہ یہ تُم نے ٹھیک نہیں کیا میری بیٹی کو آس لگا کر کہیں اور رشاطہ کر دیا،، اُسکی بھابھی لال چہرے کے ساتھ کھڑی بول رہی تھیں

بھابھی آپ فکر کیوں کرتی ہیں میں یہ شادی نہیں ہونے دونگی میرا بیٹا ایسا قابو کیا ہوا ہے اُنہوں نے کے کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہے، تھوڑے عرصے میں یہ بھوت اُتار دوں گی میں،، لہجہ میں کڑواہٹ گھلی تھی

ہاں جو بھی کرنا ہے جلدی کرو میں اپنی بیٹی کو بٹھا کر نہیں رکھ سکتی اُس کے لیے،، بھابھی بولیں

آپ فکر ہی نہ کریں کہہ رہی ہوں ناں، یہ شادی نہیں ہو گی تو نہیں ہو گی،، دونوں آپس

میں لگی تھیں یہ جانے بغیر کے اُنکی یہ رازونیاز کی باتیں کوئی اور بھی سن رہا ہے

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

سب باتوں اور کھانے میں مصروف تھے جب دروازے پر پولیس موبائل کا سائرن سنائی دیا سب ہی کی آنکھیں بند دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے آگے پیچھے پولیس وردی میں ملبوس نوجوان داخل ہو رہے تھے۔

یس سر،،گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے زین چہرے پر مصنوئی تاثرات لیے اُنکی جانب گیا،،

یہ دعوت اُنکے پلان کا حصہ تھی،اُسے خاندان کے حسد میں پاگل لوگوں کو اپنی خوشی میں شریک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر کہیں حامد اور اُسکی مُلاقات پر اُنکو شک نہ ہو جائے اور فرار نہ ہو سکیں اس لیے یوں پورے خاندان کو مدعو کیا گیا تھا،اور آفیسر آریسٹ وارنٹ

لیے اُنہیں گرفتار کرنے آگیا۔

You are under arrest Mr Malik

اُسے نظر انداز کرتے جا کر حامد کے بھائی اور ماسٹر مائنڈ کے پاس جا کر رکا،،

کیا مطلب مجھے کیوں گرفتار کر رہے ہیں،،

صرف آپ نہیں آپکے اُن تینوں ساتھیوں کو بھی جن کے ساتھ مل کرنے آپ نے آج سے دس سال پہلے بلال ملک کا قتل کروایا تھا،، گرفتار کروان سب کو،،چاروں کی طرف اِشارہ کرتے بولا

کیا مطلب ہے آپکا،،آواز حامد کی تھی بولنے کو وجہ سارا سچ خاندان والوں کے سامنے لانا تھا

آفیسر نے فون کھولا اور اُس دن کی کال ریکارڈنگ کھول دی جیسے جیسے آوازیں آتی رہی شگفتہ بیگم کرسی پر ڈھتی گئی، بیٹے کے قاتل اتنا عرصہ اُنکی آنکھوں کے سامنے اور اتنا قریب رھے، آج زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے

کچھ ہی لمحوں میں اُن چاروں کو ہتھکڑیاں لگا کر پولیس موبایل پر بٹھایا جائے رہا تھا۔ جسے دیکھ کر زین کا دل مطمئن ہوا، زخم بھرا تو نہیں جا سکتا تھا مگر محنت رنگ لے آئی تھی۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

اگلے ہی دن ملزمان کو کورٹ میں پیش کر دیا گیا تھا، پولیس نے ثبوت دکھا کر ریمانڈ کا مطالبہ کیا تھا جو کے مان لیا گیا،

کیا خیال ہے تمہارا اُنکی جانب سے کوئی کیس لڑے گا؟ آفیسر زین کو دیکھتے بولا

ٹوٹل چھ کزن تھے بابالوگ، حامد انکل اور بابا کے بعد یہ چاروں ہی ہیں جو اس وقت حراست میں ہیں کوئی ہے تو نہیں انکا کیس لڑنے والا اب اگر کوئی نکل آیا تو کچھ نہیں کہہ سکتے،،

تُم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، دفعتاً ہتھکڑیاں لگے وہ چاروں سامنے سے آتے نظر آئے جو چیخ چیخ کر اُسے دھمکا رہے تھے،،

اچھا میں جا رہا ہوں اب بہت تھک گیا ہوں اور دادی کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے،، اُنہیں نظرانداز کرتا بولا

کیا ہوا دادی کو؟ آفیسر فوراً بولا

کل ان سب کو دیکھ کر بہت دلبرداشتہ ہو گئی تھیں بس اسی وجہ سے،،

اچھا چلو تُم جاؤ پھر،، بغل گیر ہوتے نکل گیا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

چھٹی کا دن تھا اس لیے سست دن شروع ہوا تھا نُور کچن میں کھڑی ملازمہ کو کھانے کا بتا رہی تھی، نابی فون پر مصروف تھی اور صادان میاں اخبار کے ورک اُلٹا رہے تھے جب دروازے پر گھنٹی کی آواز پر گھر کا سب سے چھوٹا بھائی اور دروازے کے قریب موجود میر دروازہ کھولنے گیا،،

سرپرائز،، دروازے پر کھڑی آمنہ نے چہکتے کہا سب ہی اس آواز پر دروازے کی جانب مڑے اور اس سے ملنے لگے،،

تُم نے بتایا کیوں نہیں ہم تمہیں ائیرپورٹ سے پک کرنے آجاتے،، نور بولی

اگر بتادیتی تو آپ لوگوں کے چہروں کے یہ تاثرات کیسے دیکھتی،، مُسکرا کر کہا

ہاں یہ تو ہے، بتاؤ آنٹی انکل کیسے ہیں،،

سب ٹھیک اور تمھاری شادی کے لیے بہت سے گفٹ بھی بھیجے ہیں اُنہوں نے،،

اور میرے لیے،،نابی فوراً بولی

ہاں تمہارے لیے بھی میری گڑیا تمہیں کیسے بھول سکتے،،اُسے ساتھ لگاتے بولی

تُم خوش ہو ناں بیٹا،،صادان نے کہا

جی بابا بہت خوش ہوں انکل انٹی نے کبھی آپ لوگوں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی،،
مُسکرا کر کہتی اُنہیں پر سکون کیا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

صاحب دادی کی سانس بہت زیادہ پھول رہی ہے جلدی آئیں،،زایان لان میں کھڑا ایکسر سائز کر رہا تھا جب ملازمہ بھاگتی ہوئی آئی،،

کیا ہوا اُنہیں،،بھاگتے کمرے میں داخل ہوتے کہا جہاں پھوپھو بیٹھی دادی کی پیٹھ مل رہی تھیں

ڈرائیور سے کہیں گاڑی نکالے،ملازمہ سے کہتا اُنکی طرف لپکا

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے باہر انتظار کر رہے تھے

ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا پھر اچانک کیوں،،پھوپھو کے ساتھ بیٹھتے بولا

امّاں تمھاری بہت ٹینشن لیتی ہیں زین،، وہ بولی

کیسی ٹینشن،،

کیسی ٹینشن پھوپھو؟؟ اُنکے ساتھ بیٹھتے بولا

تمھاری آگے کی زندگی کو لے کر امّاں بہت سوچتی ہیں؟

آپ پلیز کھل کر بتائیں،،

امّاں نے بھابھی کو بات کرتے سنا تھا کہ وہ تمھاری شادی نور سے نہیں ہونے دینگی،،

کیا؟ کب اور آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا،،

دعوت والے دن، وہ تمھاری ممامی کو کہہ رہی تھیں،،

پھوپھو آپ پریشان نہ ہوں میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں جس کو مما منالیں گی نور میری پسند ہے اور میں اُسے کسی صورت نہیں چھوڑوں گا اور دادی بھی ان شاءاللہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گی،، اُنہیں دلاسہ دیتا بولا

ان شاءاللہ، میری ماں نے بہت دُکھ جھیلے ہیں پہلے ابا کی وفات کے بعد اکیلے ہمیں پالنا پھر تمھاری ماں کے ساتھ رہنا اور پھر بلال کی اچانک موت نے جنجوڑھ کے رکھ دیا ہے اُنہیں اب تو بس صرف تمھاری فکر میں رہتی ہیں اُنہیں اللہ تمہیں برے لوگوں سے بچائے،،

آمین شُکریہ پھوپھو جب تک آپ لوگوں کی دعائیں میرے ساتھ ہیں کوئی میرا بال بھی بھیگا نہیں کو سکتا،، اُنکو ساتھ لگاتے بولا

آپ کے پیشنٹ کی حالت اب بہتر ہے آپ اُن سے مل لیں،،نرس کی آواز آئی تو دونوں اٹھے اور اُس کے پیچھے چل دیئے۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

زین،،

شگفتہ بیگم کو روم میں شفٹ کر دیا تھا اُنکو ہارٹ اٹیک آیا تھا اور ساتھ بلڈ پریشر بھی خطرناک حد تک زیادہ تھا اس لیے اُنہیں کچھ دیر ہسپتال میں رُکنا تھا دوائیوں کے زیر اثر اُنکی آواز آئی

جی،،فوراً سے اٹھ کر اُنکے پاس آیا

نور کو نہ چھوڑنا کبھی وہ بہت اچھی لڑکی ہے اور مجھے تمھاری پسند تمھارے لیے بہت اچھی لگی ہے،،آواز سے ہی کمزوری واضح تھی

میں نہیں چھوڑوں گا دادی اُسے آپ پلیز ٹینشن نہ لیں،،اُنکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بول رہا تھا

میں تمھاری شادی دیکھنا چاہتی ہوں زین،،دھیمی آواز میں گویا ہوئی

ظاہری سی بات ہے پوتے کی شادی پر آپ گھر میں رکتی اچھی تھوڑی نہ لگیں گی بس صحت بنائیں اپنی تاکے شادی خود انجوئے کر سکیں،،ہنس کر بولا

کیا تم اسی ہفتے نور سے نکاح کر سکتے ہو،لہجے میں مان تھا

آپ حکم کریں دادی میں نور سے بات کر لونگا سب کو منا لونگا بس آپ جلدی سے گھر آئیں پھر بات کرتے ہیں،،

اپنی بات پر قائم رہنا،نجانے کس خدشے کی وجہ سے کہا مگر اب آنکھیں بند کر لی تھیں

بات کرتے تھک چکی تھیں۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

دادی کی صحت کا سن کر صادان اور یشفع اُنکا پوچھنے آئے تھے جب دادی نے اُن سے نکاح اسی ہفتے رکھنے کی خواہش ظاہر کی، جس پر انہوں نے یہ کہہ کر مان لیا تھا کہ جو نور اور زین کا فیصلہ ہو شادی تو اپنے وقت پر ہو گی صرف نکاح کروا دیا جائے،،

زین اور نور نکاح کی شاپنگ کے لئے آئے تھے جب زین نے کہیں بیٹھ کر بات کرنے کا کہا،،

نور کیا تُم ابھی نکاح کے لئے تیار ہو؟ بات کا آغاز کیا

ہمم بابا نے بتایا تھا مجھے دادی کے اسرار کا مجھے اعتراض تو نہیں ہے مگر زین کیا وجہ ہے جو

ایسے اچانک یہ سب؟

نور،،دادی ہماری شادی کے لیے بہت ٹینشن میں ہیں،،

کس بات کی ٹینشن،،پھر زین اُسے ساری بات بتانے لگا

ان بلیوایبل،،صرف اتناہی بول سکی

پتانہیں ممااس نکاح اور شادی پر کیساریکٹ کریں گی،،پر سوچ انداز میں بولا

زین مجھے لگتاہے کہ مجھے اُن کے ساتھ نہیں رہناچاہیے،میرامطلب ہے کے ہمیں الگ گھر میں رہناچاہیئے جو میرااور تمہاراہو ہم دونوں مل کر اُسے بنوائے گے اور وہاں رہیں گے جہاں تک بات ہے آنٹی کی تو ہم اُنہیں روز ملنے چلے جائیں گے اُنکاخیال رکھیں گے مگر جیسی اُنکی ذہنی حالت ہو چکی ہے میرا نہیں خیال کے تمہیں مجھے وہاں رکھناچاہیے،،ٹھہر

ٹھہر کر بولی

ہمم، تُم ٹھیک کہہ رہی ہو یہ ایک اچھا آپشن ہے،، مُسکرا کر کہا

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

یشفع تُم پاکستان نہیں آسکتی؟ کال کنیکٹ ہوتے ہی عدیلہ بولی

کیوں خیریت،، دوسری طرف سے مصروف سی آواز آئی

تمہارا بھائی دادی کے کہنے پر نکاح کر رہا ہے،، لہجہ ایسے تھا جیسے خود کو کچھ سخت کہنے سے روک رہی ہوں

تو؟ اس میں کیا مسئلے والی بات ہے؟؟ سکون سے کہتی اُنہیں مزید سلگا گئی

مسئلے کی بات؟ تُم کہہ رہی ہو جو جانتی تھی کے میں اُسکی شادی اپنی بتیجی سے کرنا چاہتی تھی اور وہ دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرنے جارہا ہے،، چیخی

مما آپ تھوڑا سکون کریں ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے،،

تُم سب ملے ہوئے ہو، میری اولاد مُجھ سے چھین لی اُنھوں نے سب کو اپنی انگلیوں اور نچا رہی ہیں،،

ہر وقت ایسے الزام کیوں لگاتی ہیں آپ کوئی ہمیں کچھ نہیں پڑھاتا ہمیں خود سمجھ ہے، آپ پلیز نکل آئیں اپنی اس حکمران طبیعت سے ہر فیصلہ تو ہماری زندگی کا آپ نے لیا ہے اب تو جی لینے دیں ہمیں،،

میری بات ہوئی ہے نور سے کتنی اچھی لڑکی ہے وہ خدارا بھائی کو جینے دیں جیسے وہ چاہتے ہیں،،

ہاں ہاں میں ہی بری ہوں باقی سب تو تمہاری سگیاں ہیں ناں میں نے اپنی جوانی روندھ دی تُم لوگوں کے پیچھے اب ایسے کہہ رہے ہو تُم لوگ،،

گستاخی معاف مما مگر ہمیں ملازمین، دادو اور پھوپھو نے پالا ہے آپ کا ایسا حق جتانا بنتا نہیں ہے، میں بہت مصروف ہوں بعد میں بات کروں گی،، کہتی فون کاٹ دی،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

زین یہ تُم اچھا نہیں کر رہے وہ نکاح کے لئے تیار ہو رہا تھا جب عدیلہ کمرے میں داخل ہوتے بولیں،،

اچھا آپ نے بھی کبھی نہیں کیا ہمارے ساتھ مما ایسی باتیں آپ کو زیب نہیں دیتی،، ایسے بولتا اُنکے اندر ابلتے لاوے کو ہوا دی

تُم سب مل کر مجھے مار ہی کیوں نہیں دیتے،، چیخی

بیٹے کے نکاح کے دن تو ایسی باتیں نہ کریں مما جائیں اور تیار ہوں نکاح کے لئے آپ کو نہ دیکھ کر خاندان والوں نے باتیں بنانی ہیں جو آپکو گوارہ نہیں ہو نگی،، اُنہیں کندھوں سے تھام کر آہستہ آہستہ کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

شاہ نور صادان آپکا نکاح زایان بلال سے گواہان کی موجودگی میں طہ شدہ حق مہر جس میں ماہانہ خرچ اور اُنکی جائیداد کا آٹھواں حصہ ہے آپ کو قبول ہے۔،، مولوی صاحب کی آواز مائک میں گونجی پورے حال میں خاموشی چھاگئی اگلے ہی لمحے قبول کرتی نور کی آواز آئی،،

ایجاب و قبول کے بعد مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا، جلدی میں نکاح اور تیاریوں کی وجہ

سے کم ہی لوگ شریک ہوئے تھے، آمنہ اور بریحہ مہمانوں کا استقبال کرتی آج نور کی جگہ سنبھالے ہوئی تھیں، یشفع نے ویڈیو لنک کے ذریعے شرکت کی جہاں اُنکی آنکھیں باپ کی کمی کی وجہ سے نم تھی وہاں ہی نور کی آنکھیں ماں کو یاد کرتے بھیگی تھیں،،

ایک تھکا دینے والا سفر تمام ہوا تھا، تقریب اپنے جوبن پر تھی دولہا اور دلہن اسٹیج سے اُتر کے شگفتہ بیگم کے پاس دعائیں لینے آئے وہ تو جیسے اسی موقع کا انتظار کر رہی تھیں،،

میرا زین تمہارے حوالے اُسکا بہت خیال رکھنا اللہ تُم لوگوں کو دنیا کی ہر خوشی دیکھنا نصیب کرے، دونوں کے ماتھے چومتے بولیں

میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے،، اُنکی اس بات کر پاس موجود سب چونکے

اور کچھ ہی لمحوں میں حال کی خاموشی میں اُنکے لب سے کلمے کی آواز آئی اور وہ ابدی نیند سو چکی تھیں۔

دادی کی وفات نے سب پر غم کے پہاڑ توڑے تھے اگر کسی پر اثر نہیں ہوا تھا تو وہ عدیلہ تھی، جس کی رسی دراز تھی،، یشفع بھی اگلے ہی دن کی فلائیٹ لے کر پاکستان آگئی تھی،،

اس وقت دونوں شگفتہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے خالی کمرے کو دیکھ رہے تھے، اُنکی ماں کے پاس اولاد کے لئے وقت نہیں تھا اور باپ زیادہ تر کام کے سلسلے میں گھر سے دور رہتے تھے جب ادھر ہوں بھی تب بھی دونوں میاں بیوی کی نوک جھونک میں اولاد کے لیے کم ہی وقت نکلتا جس شخصیت نے اُنہیں پال پوس کر بڑا کیا، اُنکی پرورش کی، اُنہیں صحیح اور غلط کا فرق بتایا تھا وہ اُنکی دادی تھی،،

مجھے لگتا ہے میرا دل پھٹ جائے گا یشفع،، بیڈ پر دادی کی جگہ بیٹھتا بولا

ہمت کریں بھائی وہ بہتر جگہ ہو نگی،، اُسکا کندھا تھپکتی کہہ رہی تھی

میری شادی دیکھنے کی کتنی خواہش تھی ناں اُنہیں،،

ہمم، مگر وہ اب آپ کے لیے مطمئن تھیں نور کو ملنے کے بعد سے میری بات ہوئی تھی اُن سے آپ کا رشاطہ ہونے کے بعد اور اتنا خوش میں نے اُنہیں کبھی نہیں دیکھا تھا،، وہ بتا رہی تھی

ہاں تبھی تو نکاح کے فوراً بعد ہی اپنے فرائض سے دست بردار ہوگئی،، آنکھیں اشکبار تھیں

باجی آپکو عدیلہ باجی بولا رہی ہیں، وہ باتیں ہی کر رھے تھے جب ملازمہ پیغام لے کر آئی تھی، نندوں کو وہ پہلے ہی یہاں سے بھیج چکی تھی مگر اپنی اولاد کو ایسے دادی کے لئے ہلکان ہونا انہیں بلکل پسند نہیں آرہا تھا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

شگفتہ بیگم کی وفات کی وجہ سے کیس ملتوی ہوتا جارہا تھا اب تک خاندان میں بہت سے گٹھ جوڑ ہو چکے تھے،

کمرہ عدالت میں جہاں زین اور حامد موجود تھے وہیں مخالفین سے معاملات طہ پانے والے خاندان کے بہت سے لوگ موجود تھے،،

تُمام گواہان اور ثبوتوں کے مدعے نظر رکھتے ہوئے بلال ملک کے قتل کے جرم میں ملوث ملزمان کو عدالت سزائے موت سناتی ہے،، فیصلے کی آواز گونجی

The Court is adjourned

جج کی بات پر سکتے میں گیا زین، حامد کے کندھا ہلانے پر ہوش میں آیا مگر ایک باغی آنسو آنکھ سے نکل کر بہہ چکا تھا، جہاں بلال کا غم تازہ ہوا تھا وہاں ہی بیٹے کے قاتلوں کا انجام دیکھنے کی حسرت لیے رخصت ہوئی شگفتہ بیگم کے دُکھ کے لیے دل رو رہا تھا۔

عدالت سے تھوڑا دور ایک گاڑی دیکھ کر اُس کے پیچھے ہی اپنی گاڑی لگادی اور دروازہ کھولتا باہر آگیا، تب تک دوسری گاڑی سے آفیسر بھی باہر آچکے تھے،،

مبارک ہو میرے دوست،، اُسکی طرف آتے مسکرا کر کہا

شکریہ شعیب جواد میں ساری زندگی تمہارا احسان مند رہوں گا،، بغل گیر ہوتے بولا

نہیں زین تُم ایسے نہیں کہو یہ میرا فرض تھا مجھے بھی انکل بہت عزیز تھے، اور اُنکی وفات پر میں نے اپنے بابا کو بہت ازیت میں دیکھا تھا اور تمہیں پل پل تڑپتے ہوئے دیکھا تھا اور آج میں نے اپنا اُس وقت کا خود سے کیا وعدہ پورا کر لیا میں بہت خوش ہوں،،

اللہ دادی اور انکل کی اگلی منازل آسان فرمائیں،، دل سے کہا

آمین، کہتا دونوں ساتھ ساتھ چلتے آگے بڑھ گئے برسوں کا ساتھ تھا دونوں کا ہر خوشی اور غم کے سچے ساتھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

دیکھو زین بلال کو مرے سالوں بھیت چُکے ہیں تُم کیوں اب خاندان کو دو حصوں میں تقسیم کرنے پر تلے ہو،،

خاندان کے کچھ لوگ اس وقت صلح نامہ لیے زین کے گھر سے منسلک بیٹھک میں بیٹھے تھے،،

محترم، باپ دس دن پہلے مرے یہ دس سال پہلے زخم کبھی نہیں بھرتا اور نہ ہی کم ہوتا ہے میرا فیصلہ وہی ہے جو پہلے دن تھا میں اُن ملزمان کو کبھی معاف نہیں کروں گا، جب میرا باپ مرا تھا تب تو آپ لوگ نہیں آئے تھے ہمیں سہارا دینے، میرا میرے بہن بھائیوں کا

بچپن نہیں لوٹا سکے آپ لوگ، تو آج کیوں آئے ہیں،، وہ پھٹ پڑا تھا

دیکھو زین یہ وقت ایسے جوش میں آنے کا نہیں ہے ایسے صرف دشمنی بڑھے گی خاندان میں بس،، ایک اور بزرگ بولے

مجھے اس سب سے کوئی سروکار نہیں ہے،، کمال بے نیازی تھی لہجے میں

خاندان کے بزرگ تمہارے دروازے پر آئیں ہیں اور تُم اپنی نہ سہی اپنے باپ دادا کی عزت کا ہی خیال رکھ لو،، ایک اور آواز آئی

جی اُنہیں کی عزت کا ہی تو خیال کر رہا ہوں میں اب تک آپ لوگ آئے کوئی اور موقع ہوتا تو مجھے خوشی پہنچتی مگر معذرت میں اس معاملے میں آپکی مدد نہیں کر سکتا چائے پی کر جائیے گا،، کہتا اُٹھ کر باہر نکل گیا۔

شادی کچھ ماہ بعد ہونی تھی اس لیے گھر بنوانے کا کام شروع کیا جانا تھا دونوں اسی سلسلے میں آرکٹیکٹ کے آفس میں بیٹھے تھے، دونوں نے پچاس پرسنٹ شیئر کے ساتھ ہی عدیلہ کے گھر کے قریب ایک پلاٹ خرید لیا تھا تاکہ اُس گھر کے مکینوں سے رابطہ برقرار رہے مگر دونوں خواتین کی الگ آزاد اور خود مختار ریاست ہو،،

آرکٹیکٹ سامنے ایک چارٹ پر اُنہیں گھر کا نقشہ سمجھا رہا تھا،،

گراؤنڈ فلور پر ڈرائنگ روم، گیسٹ روم، ڈائننگ ہال، کچن، ڈرٹی کچن ہو گا ادھر سیڑھیاں ہونگی جہاں سے اوپر آکر پہلے سیٹنگ ایریا ہو گا اور سامنے ہی ماسٹر بیڈروم، اور رائٹ پر دوسرا روم ہو گا،، واڈروب روم، اور آفس لفٹ سائڈ پر ہونگے،،

اگر کوئی تبدیلی کروانی ہو تو؟

نہیں اچھا ہے تُم بتاؤ نور،، زین بولا

مجھے بھی ٹھیک لگ رہا ہے اسے ڈن کر دیں،، سر ہلاتے کہہ رہی تھی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

زین تُم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے،، وہ لوگ گھر کے لئے جگہ دیکھ کر آئے تھے جس کی خبر عدیلہ کو پہنچ چکی تھی اسی لیے اُسکے گھر میں داخل ہوتے ہی اُسکی جانب لپکی،،

جی؟ صرف اتنا ہی کہا اور آگے چل دیا

زین میں بات کر رہی ہوں،، چلائی تھی

مما میں بہت تھکا ہوا ہوں،،

مجھے بتاؤ کیا کمی ہے اس گھر میں جو تُم اپنے لیے الگ بنا رہے ہو؟

وہی کمی جو میرے باپ دادا کے گھر میں تھی جدھر آپ نے مجھے میرا بچپن تک گزار نے دیا،، دوبدو جواب آیا

تُم اپنی ماں سے بدلے لو گے،، آواز دھیمی ہو گئی تھی

نہیں مما میں ایسا بلکل اُس وجہ سے نہیں کر رہا مگر یہی ہم سب کے حق میں بہتر ہے، آپ نے اپنی ساس اور نندوں کے ساتھ جو کیا ہے اس گھر میں حکمرانی قائم کرنے کے لیے میں بلکل بھی نہیں چاہتا کے اتنے کانٹے ہٹانے کے بعد بھی آپکی زندگی میں اس گھر کی ایک اور حکمرانی کی اُمیدوار آئے، آپ اور نور دونوں میری زمہ داری ہیں اور مطلب اُسی سے ہونا چاہئے اس سے فرق نہیں پڑے گا کے میں کہاں رہوں گا آپ بے فکر رہیں،، کہتا سائڈ سے

ہو کر نکل گیا۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

یشفع کی نور سے کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی اُسکی واپسی شادی کے بعد ہونی تھی ابھی اس کے بہن بھائیوں کو اس کی زیادہ ضرورت تھی،، نور اور بریحہ کا کاروبار بہت آگے جا چکا تھا ایک دنیا اب اُنکا کام پہچانتی تھی،، زایان باپ کے قاتلوں کو انجام تک پہنچا کر اب بہت پر سکون تھا، حامد سزا سے پہلے ہی واپس اپنی فیملی کے پاس چلا گیا تھا،،

ہر عمل کا بدلہ ہوتا ہے، عمل اچھا ہو تو بدلے اُس وقت ملتے ہیں کے انسان خود حیران رہ جاتا ہے، اور برائی کا انجام بھی جلد یہ بدیر ضرور مکافات عمل کی صورت میں ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے، تھا انسان ہی ہے جو بھول جاتا ہے وہ جو اوپر بیٹھا ہے وہ دل کے حال جانتا ہے اور کسی سے زیادتی نہیں کرتا،

میر جوگنگ سے واپس آرہا تھا جب اپنے گھر کی طرف جاتی ایک خاتون کو دیکھ کر ٹھٹھکا
ایک کمزور وجود، بے جان قدم اٹھاتا اُنکے گھر کے دروازے پر رکا،،

اتنے سال شادی کے گزر جانے کے بعد بھی نرمین کے ہاں کوئی اولاد نہیں پیدا ہوئی تھی
جس کو وجہ بنا کر اسکا شوہر دوسری شادی کر چُکا تھا،تاریخ نے خود کو دہرایا اور شادی کے کچھ
ہی دنوں بعد دوسری خاتون نے ٹھیک اُسی طرح اُسے طلاق کے بعد گھر سے نکلوایا جیسے
کچھ سالوں پہلے صادان سے میرب کو نکلوایا گیا تھا،،

مجھے شاہ میر سے ملنا ہے،، جس گھر اور اُسکے مکینوں کو ٹھوکر مار کر گئی تھی اتنے سالوں بعد
اُسی میں ایک سوالی کی حیثیت سے کھڑی چوکیدار کو کہہ رہی تھی،،

آپکا نام،،

نرمین شاہ میر کی ماں،،تب تک میر وہاں پہنچ چکا تھا

مگر میری مما تو اتنے سالوں پہلے فوت ہو گئی تھیں،، دفعتاً میر کی آواز سنائی دی

میرا بچہ،، اُسکی طرف لپکی

ایکسکیوز می،، اُن سے دور ہوتے بولا

مجھے معاف کر دو میر، اپنی ماں کو معاف کر دو،، روتے ہوئے بولی

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا میری مما فوت ہو چکی ہیں تو آپ خود کو میری ماں نہ کہیں اور دوسری بات معافی کی،،

تو جان لیں کے آپ کے جانے میں میرے لیے مصلحت تھی اگر میں آپ کے ساتھ ہی رہ رہا ہوتا تو میں آج شاہ میر صاداں نہ ہوتا جس کو اپنے وجود پر پورا اعتماد ہے جس کی پہچان اُنکا

فخر ہے،، مجھے آپ سے شکایت نہیں ہے بلکہ احسان مند ھوں کہ آپ نے مجھے اپنانے سے انکار کیا تبھی میں صحیح ہاتھوں میں گیا، اُسکی باتوں پر نرمین نے آنکھیں مینچ لی یہی سچائی تھی جسے اُسنے جھیلنا تھا

اجازت دیں،، کہتا گھر کے اندر داخل ہو گیا پیچھے وہ بس اُسکی پیٹھ تکتی رہ گئی

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کے تمہارے بھائی کی شادی ہو گئی ہے،، ایشل کیفے میں بیٹھی زنابیہ کا انتظار کر رہی تھی جب کہیں سے ہانیہ نمودار ہوئی

ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتا نہیں ہے جو میں تمہیں اپنی گھر کی باتیں بتاتی،، اُسکی آنکھوں میں دیکھتی اطمینان سے بولی

تُم سمجھتی کیا ہو خود کو،، بھڑ کی

ایشل بلال،،اطمینان سے گویا ہوئی

ارے تمہارا وہ نیا دوست کہاں ہے ہانیہ،،اپنے پیچھے سے نابی کی آواز پر چونکی

کون سا دوست ؟انجان بنی

وہی جس پر تمہارا لیٹسٹ کرش ہے ؟تُم ایسا کرو جا کر اُسے ڈھونڈو ہمیں تھوڑا کام ہے،،
ساتھ ہی ایشل کو اٹھنے کا اشارہ کیا،

اور ہاں ایک بات یاد کروا دوں تمہیں،واپس مڑتے بولی

یہ ایک یونیورسٹی ہے جہاں پڑھنے آتے ہیں ہم سب اور یہ وقت بہت قیمتی ہے اسے ان

چیزوں میں ضائع نہ کرو،،

جو بھی تمہارے نصیب میں ہوا اُسے پانے کے لئے تمہیں کسی کے آگے نہ جھکنا پڑے گا نہ ہی خوار ہونا پڑے گا، اس وقت جس کام کے لئے تُم یہاں اس جگہ روز آتی ہو صرف اُس پر فوکس رکھو، دھیمی آواز میں کہتی وہ تو چلی گئی تھی مگر اسے بہت کچھ سیکھا گئی تھی کتنی ہی دیر اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ دونوں گئی تھیں۔

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

حال میں مدھم روشنیاں تھی، اسٹیج پر نصب پروجیکٹر پر ایک وجود موجود خود اعتمادی سے دھیمی رفتار سے بول رہا تھا، حال میں موجود ہر نفس غور سے اُسے سن رہا تھا،،

آپ وہ ہیں جس نے آپکو بچانا ہے، جس نے آپکا خیال رکھنا ہے، مشکل میں آپکی مدد کرنی ہے۔ جی ہاں ! آپ ہی وہ ایک انسان ہیں جس نے آپکو بہتری کی طرف لے کر جانا ہے کیوں کے آپ کے اندر وہ قابلیت اور خصوصیات اللہ نے ڈالی ہیں۔

انسان افضل مخلوق ہیں جسے اللہ نے تمام مخلوق سے بہتر خصوصیات دے کر بھیجا ہے اُس نے تو تفریق نہیں کی تو زمین پر موجود وجود کیوں خود کو بہتر سمجھیں۔اس بات کو سمجھیں کے تمام تر خصوصیات آپ کے اپنے اندر موجود ہیں جو آپکی مدد کریں گی ایک بہتر انسان بننے میں،

آپ وہ ہیں جسے اللہ نے اس دنیا میں بھیجا ہے اپنے آپ کو پہچانیں آپ جب یقین رکھیں گے اپنی قابلیتوں پر خود پر تو کوئی بھی طاقت آپکو کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتی۔ کوئی بھی آپکو نہیں روک سکتا کے آپ وہ سب حاصل کریں جس کی آپکو خواہش ہے۔یاد رکھیں،آپکی مدد کے لئے ہر بار کوئی نہیں آئے گا،آپکو اپنے لیے خود کھڑا ہونا ہو گا۔

خود کو کسی بھی دوسرے انسان سے کم نہ سمجھیں اور جلد باز نہ ہوں ہر کام کا وقت ہوتا ہے اور وہ طہ شدا وقت بہترین ہوتا ہے۔

شاہ میر نے بات ختم کی تو سکتہ ٹوٹا اور حال تالیوں سے گونج اٹھا، آج ایک سیمینار میں وہ بطور اسپیکر مدعو کیا گیا تھا، پرائیویٹ پڑھائی کے ساتھ اُس نے ڈیجیٹل کی دنیا میں ایک نام بنالیا تھا اس کامیاب شخص کو دیکھنے کے بعد بہت سے لوگ اپنی محرومیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کھڑے ہو چکے تھے،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

بابا آپ کو کیسا فیل ہو رہا ہے آپ کی اولاد ایک مقام پر پہُنچ چکی ہے اپنا نام اپنی پہچان بنالی ہے،، زنابیہ ہاتھ کا مائیک بنا کر ایک رپورٹر کی طرح بولتی ساتھ بیٹھے صادان کو جانب مڑی سب لان میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے ساتھ ہی اُنکیطرف متوجہ تھے،،

اتنا اچھا کے الفاظ نہیں ہے بیان کرنے کے لیے،، چائے کا سپ لیتے مسکراتے گویا ہوئے

کیا آپ ہمارے دیکھنے والوں کو کوئی میسج دینا چاہیں گے،، مسکراہٹ دباتے اگلا سوال آیا

بلکل میں اپنے بچوں کو کہنا چاہوں گا کے،،

دکھاوا گناہ ہے، ہمارے اعمال کا انحصار نیت پر ہوتا ہے اپنی نیت صاف رکھیں، چاروں اولادوں کو دیکھتے پیار سے گویا ہوئے

یہ بات اہم نہیں ہونی چاہئے آپ کے لیے کے لوگ کیا کہیں گے، میری تعریف ہو گی یہ نہیں۔ آپکی نیت اچھی اور صاف ہونی چاہیے اور آپکے عمل میں دوسروں کے لئے بہتری ہو، اور یہ بغیر کسی غرض کے نظر آنا چاہیے،

دکھاوا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے، لوگ آج اگر آپکی تعریف کر رہے ہیں کیا معلوم کل وہی آپ میں نقص نکال رہے ہوں آپ ہر کسی کو خوش نہیں کر سکتے۔ اور آخر کو انسان ان ریسوں سے تھک کر جب بیٹھتا ہے اُسے خود بھی احساس ہوتا ہے کے میں نے خود کو اور اپنے فرائض کو پیچھے چھوڑ کر جو دنیا میں واہ واہ کے لئے کیا غلط کیا۔

اس لیے اپناذہنی سکون اہم رکھیں چھوڑ دیں واہ واہ کو،، کہتے دوبارہ چائے کا کپ اٹھالیا

چائے اب ٹھنڈی ہو چکی تھی،،

وی لو یو ڈیڈ آپ نے ہمیں پر پھیلا کر آزادی سے اڑھنا سکھایا ہے ہمیں ہمیشہ سپورٹ کی

ہے ہمیں بنانے کا شُکریہ ،،نور نے مسکراتے کہادور اُفق پر غروب ہوتا سورج گواہ رہا تھا،،

----------- Jeena he tou hai by Zarom ----------

ہمارے ہاں زیادہ تر گھروں میں کمبائنڈ فیملی سسٹم ہے،ماں باپ بہن بھائی کے رشتے کے

ساتھ گھر میں نند بھابھی،ساس بہو جیسے رشتے بھی ہوتے ہیں۔جو رشتے بچپن سے بنے

ہوتے ہیں اُن میں تو پیار،دوستی،لڑائی جگڑے ہوں بھی تب بھی سب ایک دوسرے کی

نیچر سے واقف ہوتے ہیں،خوب سمجھتے ہیں ایک دوسرے کو مگر کچھ رشتے جو بعد میں بنتے

جب ایک لڑکی شادی ہو کر دوسرے گھر جاتی ہے ادھر اُسے ایک نئے ماحول میں

ایڈجسٹ ہونے کے ساتھ باقی رشتوں کی نزاکت کو بھی سمجھنا ہوتا ہے،اور پتا نہیں کیوں کچھ رشتوں میں تضاد قدرتی طور پر رہتا ہے، نندوں سے ساس سے مگر اُنکو حل کرنا کم ہی سمجھ آتا ہے مگر مزید بدگمانیاں بنتی ہیں اور اندازہ نہیں ہوتا ان سارے معاملات میں جو تماشائی اپنی اولاد ہوتی ہے اُنکی پرسنالٹی پر کتنا غلط اثر پڑتا ہے۔ کیا ہم ان بدگمانیوں کا حل نہیں نکال سکتے کیا ہم دوسروں کو بُرا سمجھنا بند نہیں کر سکتے ہر بات پر الزام تراشیوں سے باز نہیں آ سکتے؟

ہر رشتے کو آئیڈیل بنانے کے لیے بہت کچھ کمپرومائز کرنا ہوتا ہے،اور دونوں طرف کے لوگوں کو کرنا ہوتا ہے تو ہم کیوں ہٹ دھرم بنے،،

مما آپ مجھ سے ناراض ہیں لائنج میں بیٹھی عدیلہ کو دیکھ کر اُن کی طرف آتے کہا،،

تمہیں فرق پڑتا ہے؟

نہ پڑتا ہوتا تو پوچھتا؟ بتائیں کیا بات ہے کیوں ایسے اُداس ہیں آپ؟؟

میں کیسے رہوں گی تمھارے بغیر؟

دیکھیں مما،، اُنہیں اپنی طرف متوجہ کرتے بات شروع کی،،

میں یہاں اسی گلی میں رہوں گا روز جتنی بار ہماری مُلاقات ہوتی ہے تب بھی ویسے ہی ہو گی مگر پلیز سمجھیں اس بات کو کے میں کوئی بدلہ نہیں لے رہا آپ سے بس آگے کی زندگی پرسکون بنانے کی کوشش کر رہا ہوں، نورا گر میری بیوی ہے تو آپ میری ماں ہیں میری جنت ہیں میں آپ دونوں میں سے کسی ایک کو بھی خفا کرنے کہا سوچ بھی نہیں سکتا مگر یقین جانیں اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے میں ایک اور زین ایشل عرشان اور یشفع بنتے نہیں دیکھ سکتا،، نرمی سے اُنکا ہاتھ تھامے کہتا جارہ تھا،

یہ تو طہ ہے کے ان نازک دور شتوں میں بیلنس رکھنا اُسی ایک مرد کا کام ہے جو بیٹا اور شوہر

ہے وہی جو گھر کا سر براہ ہے۔

کچھ ماہ بعد،،

نہیں زین یہاں دادی کی پکچر اچھی لگے گی وہاں نہیں،،دونوں سامنے ڈھیروں فریمز لیے گھر کی گلکسی وال ڈیکور کر رہے تھے،،

نہیں یہاں میں نے میرب آنٹی کی پک لگانی ہے۔،،وہ اپنی بات پر ڈٹا تھا،،

تھوڑی ہی دیر میں بحث و تکرار کے بعد وال تیار تھی

جس کے وسط میں نور اور زین کی تصویر آویزاں تھی،،ساتھ ہی شگفتہ بیگم اور زین کے دادا کی،،میرب اور صادان کی،،یشفع کی شادی پر لی جانے والی گروپ فوٹو،بلال کے ساتھ بیٹھے سارے بہن بھائیوں کی تصاویر،آمنہ کے نکاح پر لی گئی فیملی فوٹو اور دونوں کے بہت

سے اعزازات لیتے وقت کی تصاویر آویزاں تھی، غرض دونوں کی پوری دنیا وہاں بسی تھی

، خوبصورت دُنیا۔

کبھی کبھی ہمیں لگتا ہے کہ ہماری زندگی بہت مشکل ہے، کبھی ایک پریشانی تو کبھی کوئی مصیبت، سکون تو جیسے نصیب ہی نہیں۔ اور ایسا وقت زیادہ ترتب آتا ہے جب ہم ہوں بھی حق پر، تب ہم سوچتے ہیں اپنے اعمال کو کے کیا غلط ہوا مجھ سے کے یہ اسکی سزا ہے، اور جب آپ کو کوئی ایسا معاملہ نظر نہیں آتا اُس وقت سمجھ جائیں یہ آزمائش ہے، آپ نے اِسے پار کرنا ہے، یہ ہمیشہ نہیں رھے گی مگر اسکا اثر رہے گا۔ آپ کو کبھی کچھ قربان بھی کرنا پڑ جاتا ہے، یہ دراصل آپ کا امتحان ہوتی ہے حب الٰہی کا، کے آپ کے لیے دنیا کی یہ آسائشیں زیادہ اہم ہیں یہ اللہ کی رضا، جب بھی ایسا کچھ ہو اُس پر صبر شکر اور استقامت رکھیں، صرف اللہ سے مدد مانگیں اور ساتھ شکر بھی ادا کریں۔ اور یاد رکھیں صبر یہ ہوتا ہے کے آپ آزمائشیں کے پہلے لمحے سے ہی اُس پر صابر رہیں، یہ نہیں کہ شروع میں گلے کرنا اور پھر خاموش ہو جانا، اور اس بات کو سوچیں کے اللہ کے پیارے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے ورنہ بہت سے لوگ اپنی زندگی خوشیوں اور مسرتوں میں گزارتے ہیں۔ آپ ہیں وہ

خوش نصیب جسے اپنی غلطیاں اور گناہوں کو سنوارنے کا موقع ملا ہے۔اللہ ہم سب کا حامی و ناصر رہیں

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959